صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 13 جنوری 2011ء بمطابق 8 صفر 1432 ہجری صبح گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللہ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلَقَدۡ رَءَاہُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِینِO وَمَا ھُوَ عَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِینٍ O وَمَا ھُوَ بِقَوۡلِ شَیۡطٰنٍ رَّجِیمٍO فَاَیۡنَ تَذۡھَبُونَO اِنۡ ھُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِینَO لِمَن شَآءَ مِنکُمۡ اَن یَسۡتَقِیمَO وَمَا تَشَآءُونَ اِلَّآ اَن یَشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِینَ۔

(ترجمہ): انہوں نے اس فرشتہ کو (اصلی صورت میں آسمان کے) صاف کنارہ پر بھی دیکھا ہے۔ اور یہ پیغمبر مخفی (بتلائی ہوئی وحی کی) باتوں پر بخل کرنے والے بھی نہیں۔ اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے۔ (جب یہ بات ثابت ہے) تو تم لوگ (اس بارے میں) کدھر کو چلے جا رہے ہو۔ بس یہ تو (بالعموم) دنیا جہان والوں کیلئے ایک نصیحت نامہ ہے۔ (اور بالخصوص) ایسے شخص کیلئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے۔ اور تم بدون خدائے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔ و آخرُ الدّعوٰنا اَنِ **الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔**

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions' Hour': Fazlullah Khan, not present. Noor Sahar Bibi, not present. Israrullah Khan Gandapur Sahib, Question number?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: 816۔

جناب سپیکر: 816، جی۔

* 816 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کریش پروگرام کے تحت خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں کروڑوں روپے کی سکیمیں جاری ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پروگرام کے تحت کل کتنی مجوزہ سکیمیں محکمہ ہذا کو موصول ہوئی ہیں اور ان میں سے کتنی سکیموں پر کام جاری ہے، نیز جاری شدہ سکیموں کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ کریش پروگرام کا ذکر 09-2008 اور 10-2009 کے اے ڈی پی میں نہیں ہے؛

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پروگرام کی منظوری کس فورم سے لی گئی، آیا اس طرز کی منظوری کی ماضی کے ادوار میں کوئی مثال ہے، تفصیل بتائی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) مندرجہ ذیل اضلاع میں کریش پروگرام کے تحت مختلف سکیمیں منظور ہوئی تھیں جن میں سے کچھ سکیمیں مکمل ہیں جبکہ کچھ سکیموں پر کام جاری ہے، جن کی تفصیل بھی درج ذیل ہے:

(1) مانسہرہ (2) ایبٹ آباد (3) ملاکنڈ (4) مردان (5) کوہاٹ (6) پشاور (7) چارسدہ۔

ضلع مانسہرہ: مانسہرہ میں درج ذیل دو عدد سکیمیں 09-2008 میں شروع ہوئیں جو کہ مکمل ہو چکی ہیں:

(i) 'Rehabilitation of Suspension Bridge Shohal Mazulah' تباہ شدہ فلڈ 2008، تحصیل بالاکوٹ، ضلع مانسہرہ، یہ سکیم مکمل ہو چکی ہے۔

کام شروع ہونے کی تاریخ	03-03-2009
کام مکمل ہونے کی تاریخ	02-06-2009
مختص شدہ رقم	4.280 (M)

(ii) 'Repair and rehabilitation of Sufeda Road, two Kilometer'

کام شروع ہونے کی تاریخ	22-07-2009
کام مکمل ہونے کی تاریخ	10-06-2010
مختص شدہ رقم	12.464 (M)

<u>ضلع ایبٹ آباد:</u> ایبٹ آباد میں کریش پروگرام کے تحت 2 سکیمیں منظور ہوئیں۔ ایک سکیم جس کا تخمینہ لاگت 7.900 ملین ہے، مکمل ہو چکی ہے۔ دوسری سکیم جس کا تخمینہ لاگت 4.91 ملین روپے ہیں، اس پر کام جاری ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

تخمینہ لاگت	4.891 ملین
خرچہ	2009-10 نہیں
موجودہ رواں مالی سال خرچہ	2010-11 نہیں
فزیکل پراگریس	50%
ریمارکس	کام جاری ہے جبکہ اس کے فنڈز موصول نہیں ہوئے۔

<u>ملاکنڈ ایجنسی:</u> ملاکنڈ میں درجہ ذیل 3 عدد سکیمیں کریش پروگرام کے تحت شروع ہوئی تھیں جو کہ مکمل ہو چکی ہیں:

(i) مرمت اور دوبارہ بحالی تھانہ آلہ ڈھنڈر روڈ ڈسٹرکٹ ملاکنڈ 8 کلومیٹر

(ii) مرمت دوبارہ بحالی طوطاکان میخ بندر روڈ (8 کلومیٹر)

(iii) مرمت اور دوبارہ بحالی غونڈوں روڈ (4 کلومیٹر)

<u>ضلع مردان:</u> مردان میں درجہ ذیل 12 عدد سکیمیں کریش پروگرام کے تحت شروع ہوئی تھیں جو کہ مکمل ہو چکی ہیں:

(i) مل بائی پاس روڈ مردان کی دوبارہ بحالی 6.65 کلو میٹر تخمینہ لاگت 139.158 ملین روپے۔

(ii) تخت بھائی رجڑ روڈ ضلع مردان کی دوبارہ بحالی اور بلیک ٹاپنگ 7.50 کلو میٹر تخمینہ لاگت 78.956 ملین روپے۔

(iii) کالج چوک سے عدل چوک تک سڑک کی دوبارہ بحالی اور بلیک ٹاپنگ 0.550 کلو میٹر تخمینہ لاگت 25.826 ملین روپے۔

(iv) تخت بھائی سے عزیز آباد جانے والی سڑک کی توسیع و تعمیر منسلکہ لوئر سوات کنال تاخادی خیل و شاخ نمبر 6 وٹکر 10 کلو میٹر، تخمینہ لاگت 191.400 ملین روپے۔

(v) سرکٹ ہاؤس سے فضل حق کالج تک سڑک کی دوبارہ بحالی اور بلیک ٹاپنگ 3 کلو میٹر تخمینہ لاگت 58.500 ملین روپے۔

(vi) بغدادہ چوک سے گجر گڑھی چوک تک این سی سی سڑک کی دوبارہ بحالی اور بلیک ٹاپنگ 2.60 کلو میٹر تخمینہ لاگت 35.426 ملین روپے۔

(vii) اڈہ چوک سے چارسدہ چوک، مردان تک بحالی اور بلیک ٹاپنگ 2.70 کلو میٹر تخمینہ لاگت 35.426 ملین روپے۔

(vii) شیر گڑھ سے ہاتھیاں تک سڑک کی بحالی اور بلیک ٹاپنگ 2.70 کلو میٹر تخمینہ لاگت 35.426 ملین روپے۔

(ix) میر افضل خان چوک سے گولڈن سینما بذریعہ پیرانوں ڈاگ اور رستم خیل کی سڑک کی دوبارہ تعمیر 3.50 کلو میٹر تخمینہ لاگت 31.053 ملین روپے۔

(x) شیخ ملتون طورو سڑک این سی سی سڑک سے نویکلے برج سڑک کی Rehabilitation and Improvement، 5.30 کلو میٹر تخمینہ لاگت 74.132 ملین روپے۔

(xi) مانگہ سے بکیانہ تک بذریعہ مسلم آباد سڑک کی بحالی اور بلیک ٹاپنگ PF-23 مردان 1.10 کلو میٹر تخمینہ لاگت 7.915 ملین روپے۔

(xii) نستہ سڑک سے کورغ سڑک بذریعہ غریب آباد سڑک کی بحالی اور بلیک ٹاپنگ PF-23 مردان 1 کلو میٹر تخمینہ لاگت 6.811 ملین روپے۔

ضلع کوہاٹ: کوہاٹ میں درجہ ذیل ایک عدد سکیم کریش پروگرام کے تحت شروع ہوئی تھی جو کہ جون2010میں مکمل ہوچکی ہے:

(i) این ایچ اے سڑک سے خدر خیل گاؤں تک سڑک کی بحالی اور بلیک ٹاپنگ 6.50 کلومیٹر تخمینہ لاگت 21.948 ملین روپے۔

ضلع پشاور: پشاور میں درجہ ذیل ایک عدد سکیم کریش پروگرام کے تحت شروع ہوئی تھی جو کہ مکمل ہو چکی ہے

(i) بادشاہی سڑک Taking off from کنال وایہ مدرسہ محمدیہ PF-6 پشاور کی تعمیر، تخمینہ لاگت 5.579 ملین روپے۔

ضلع چارسدہ: چارسدہ میں درجہ ذیل 10 عدد سکیمیں کریش پروگرام کے تحت شروع ہوئی تھیں جو کہ مکمل ہوچکی ہیں:

(i) ترناب چینہ سڑک کی امپرومنٹ وتوسیع 9 کلومیٹر تخمینہ لاگت 49.374 ملین روپے۔

(ii) بہلولہ بازار سے تخت بھائی رجڑ بمعہ لنکس گل آباد سڑک کی امپرومنٹ وتوسیع 8.5 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 55.520 ملین روپے۔

(iii) تخت بھائی رجڑ روڈ کی بحالی ودوبارہ تعمیر 15 کلومیٹر تخمینہ لاگت 17.944 ملین روپے۔

(iv) ناگمان چارسدہ سڑک تا پلاڈھیری اور شولگرہ میرہ خیل سڑک 5.50 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 20.610 ملین روپے۔

(v) سپین پل سے شینکائی پل تک سڑک 1 کلومیٹر تخمینہ لاگت 4.234 ملین روپے۔

(vi) بوساخیل سے مرزاگان چارسدہ سڑک 0.50 کلومیٹر تخمینہ لاگت 2.505 ملین روپے۔

(vii) ڈیرانیانوکورونہ سے کولہ ڈھیر سڑک 1.50 کلومیٹر تخمینہ لاگت 6.142 ملین روپے۔

(viii) ہشارہ سڑک 2 کلومیٹر تخمینہ لاگت 10.500 ملین روپے۔

(ix) گل آباد نہر سے مانی کلے بذریعہ ڈاگ بنگلہ 3 کلومیٹر تخمینہ لاگت 9.045 ملین روپے۔

(x) جان خان کلے سڑک سے اکبرآباد کشمیرانوں کلے سڑک تک 1.50 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 6.183 ملین روپے۔

(ج) جی ہاں، کریش پروگرام ڈیمانڈ نمبر 15 سے Meet up ہوتا ہے جو کہ اسمبلی سے Approve کیا گیا ہے۔

(د) مذکورہ پروگرامز DDWP/PDWP سے منظور کئے گئے ہیں، علاوہ ازیں کریش پروگرام کا سسٹم 1998 سے شروع کیا گیا، جس کے ذریعے صوبے کی اہم سڑکوں کی Rehabilitation کی جاتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یس سر۔ سر، میں نے اس میں جو سوال کیا ہے، یہ کریش پروگرام کے متعلق ہے اور سر، جہاں تک میری معلومات ہیں، یہ پورے صوبے سے انہوں نے مانگے تھے کہ آپ روڈز Identify کر کے ہمیں دیں اور ابھی اس کو چند اضلاع تک محدود کر دیا گیا ہے جس کو میں سمجھتا ہوں کہ مرضی کی بندر بانٹ ہو رہی ہے۔ یہ Basically rehabilitation کا پروگرام تھا اور ابھی اس میں New developmental activities شروع ہیں تو سر، ایک تو آپ کا اے ڈی پی ہے جس میں دو سو کلو میٹر روڈ ہے، وزیر اعلیٰ صاحب نے مہربانی کی ہے اور دو دو کلو میٹر دیا ہے لیکن اگر آپ اس کی تفصیلات دیکھیں تو سر یہ تو Over and above ایک ایسی چیز جارہی ہے جس سے علیحدہ چند اضلاع مستفید ہو رہے ہیں اور باقی صوبے کا اللہ ہی حافظ ہے۔ سر، میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ تو میں نے بہت پہلے بھیجا تھا، آپ اگر دیکھیں تو 17 نومبر 2009 کو اور ابھی اس کا جواب آرہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ مہربانی کر کے اس کو کمیٹی کو ریفر کرا دیں تاکہ اس میں Identify ہو سکے اور اگر اس طریقے سے ایک چیز ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے منسٹر صاحب کو تو سن لیں نا جی۔ جی آنریبل منسٹر ۔۔۔۔

حافظ اختر علی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ دوئ چه دا کوم تفصیل ورکړے دے، په دیکښے زما یو ضمنی سوال دے۔ د ضلع مردان کوم تفصیل ئے چه ورکړے دے او په دیکښے مختلف روډونه او د هغے Cost ئے ښودلے دے نو مل بائی پاس روډ جی شپږ کلومیټره روډ دے او د دے ئے 138 ملین لاګت ښودلے دے۔ بل طرف ته جی اووه کلو میټره دے او د هغے لاګت 78 ملین دے نو که منسټر صاحب مونږ ته لږ دا وضاحت اوکړی چه آیا دیکښے دا تفاوت ولے دے چه شپږ

کلو میټره او اووه کلو میټره او Cost د هغې دغه دے؟ دویم جی زما ضمنی سوال دا دے د منسټر صاحب نه چه په ضلع مردان کښے دا دوه حلقے، څنګه چه اسرارالله خان صاحب اووئیل، پی ایف 23 او پی ایف 27، حالانکه ضلع مردان کښے خو اته حلقے دی نو آیا په دے نورو کښے د بحالئ څه ضرورت نه وو، حالانکه بلا روډونه دغه شان د دے منتظر دی نو د دے څه بنیاد دے؟

ملک قاسم خان خټک: جناب والا!

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب، ستاسو څه دی؟

ملک قاسم خان خټک: سر، زما خو دا ریکویسټ دے چه ګورئ جی، زمونږ انفراسټر کچر بالکل تباه دے، روډونه برباد دی-----

جناب سپیکر: نه Repeat کوئ مه کنه یو کوئسچن، دا هغوی اوکړو، بل نوے سوال شته؟

ملک قاسم خان خټک: بس جی دغه ضلع کرک مونږ وایو چه پکښے دننه کړی۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: عطیف خان! ډیر شو، دا د دوه کوئسچنو نه زیات نه وی پکار Normally، تاسو څه وایئ جی؟

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی۔ تاسو دا ضلع پیښور اوګورئ جی، په ضلع پیښور کښے زما خیال دے چه صرف په پی ایف 6 کښے چه کوم سړک دوئ ورکړے دے او زما خیال دے زمونږ پیښور په یولسو حلقو باندے مشتمل دے، بل دا چه داسے ټول پیښور پکښے Ignore شوے دے نو پکار دا ده چه د دے مساوی تقسیم شوے وے چه هر سړی ته خپل حق ملاؤ شوے وے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسټر صاحب، پلیز۔

بیرسټر ارشد عبدالله (وزیر قانون): مهربانی جی۔ داسے ده چه دا کریش پروګرام چه کوم دے، دا د 1998 نه یو سسټم را روان دے نو دا څه نوے نه دے چه که څوک دا اووائی چه دا څه نوے شے دے یا دے ګورنمنټ Introduce کړے دے او خاص ضلعو له په دیکښے Benefit ورکول غواړی۔ دویمه خبره دا ده جی چه یره

دے آنریبل هاؤس دا As a demand No. 15 approve کړے دے، پاس کړے ئے دے او کیبنټ هم Approve کړے دے۔ بل دا چه کوم پراجیکټس دے ته راځی نو دا کوم پراونشل ډیویلپمنټ ورکنګ پارټی چه کوم Highest forum دے د ډیویلپمنټ، په هغے کښے د دے sifting دوئ کوی، داسے ډیر Proposals راځی، مطلب دا دے چه In hundreds راځی خو د هغے Sifting اوشی او د خپلے Criteria مطابق، د ډیمانډ مطابق دوئ Approval ورکوی۔ باقی دا ده چه که څوک دا وائی چه یره یو خاص ضلع ده نو زما خیال دے چه یو خاص ضلع نه ده بلکه مانسهره ده، ایبټ آباد دے، ملاکنډ دے، کوهاټ دے، پیښور دے، چارسده ده نو دا ده چه د دے نه مخکښے که کریش پروګرامز اوګورئ جی نو سدرن ډسټرکټس کښے شوی دی، ملاکنډ کښے شوی دی، په سوات کښے شوی دی، په مختلفو ضلعو کښے، په مختلف کالونو کښے، د 1998 نه واخله هغه کریش پروګرامز چه اوګورئ نو هره ضلع کښے بنۀ ټهیک ټهاک کارونه شوی دی۔ تیر شوی کال په دے ضلعو کښے شوی دی چه کوم په دیکښے Mentioned دی۔د دے نه پس به انشاء الله په نورو ضلعو کښے اوشی نو دے له څه داسے سیاسی رنګ نه دی ورکول پکار۔ ډیویلپمنټل کارونه چه هر ځائے کښے کیږی، د صوبے یو حصه ده نو دا به اسرار خان ته زۀ ګزارش اوکړم چه په دے باندے که ووټنګ اونه شی نو ښه به وی۔ مهربانی اوکړئ چه دا-----

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر!

<u>جناب سپیکر</u>: اسرار اللہ خان۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر میں اس سے مطمئن اس وجہ سے نہیں ہوں کیونکہ جہاں تک میری معلومات ہیں، اس میں نیا کام جاری ہے۔ ابھی سر، آپ دیکھیں کہ دو اضلاع میں، میں نام نہیں لینا چاہتا تھا کہ دل آزاری نہ ہو کیونکہ سر پانچ سو ملین سے زیادہ کی رقم ایک ضلع میں، پھر اس سے بھی زیادہ دوسرے ضلع میں لیکن آپ سدرن ڈسٹرکٹس میں دیکھیں تو آپ کے سات اضلاع ہیں مگر صرف کوہاٹ میں کوئی ایک سکیم انہوں نے ڈالی ہے۔ سر، اگر یہ کریش پروگرام ہے، مجھے تو یہ کرش پروگرام دکھائی دے رہا ہے کیونکہ بعض اضلاع کو کرش کیا گیا ہے اور باقیوں کے مزے ہو رہے ہیں تو میری سر، اس میں یہ گزارش ہے کہ اگر واقعی گورنمنٹ سنجیدہ ہے تو یہ وہاں پہ Thrash out ہو جائے کہ

کے نام پر اگر آپ نیا اے ڈی پی اس میں بنا رہے ہیں تو گورنمنٹ کے پاس استحقاق Rehabilitation ہے کہ ایک خصوصی پروگرام شروع کرلے۔ اسمبلی ایک چیز پاس کر رہی ہے Rehabilitation کے نام پہ اور وہاں پر یہ ہو کہ نیو سکیم ہو تو سر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے-----

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی آپ کیا چاہتے ہیں؟

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر، میں چاہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیں سر۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

<u>Voices</u>: Yes.

<u>Mr. Speaker</u>: Those who are against it may say 'No'.

<u>Voices</u>: No.

<u>Mr. Speaker</u>: Those who are in favour of it may stand up before their seats, please. Count down, please.

(Counting was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: Only ten. Now those who are against it may stand up please.

(Counting was carried)

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Noes' have it. The motion is dropped. Syed Jaffar Shah, Question No. 903 ji.

* 903 _ <u>جناب جعفر شاہ:</u> کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ باغ ڈھیری تا مدین روڈ 10-2009 کے اے ڈی پی میں شامل ہے اور اس کی تعمیر کیلئے رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سڑک پر تاحال کام کیوں شروع نہیں کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ سڑک پر کام کب شروع کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) مذکورہ سڑک کیلئے 10-2009 میں 83.444 ملین روپے منظور ہوئے تھے جس میں 6 کلومیٹر سڑک اور ایک عدد پل کی تعمیر شامل تھی۔ 6 کلومیٹر روڈ 10-2009 میں مکمل ہو چکا ہے جبکہ پل کی تعمیر باقی ہے جس پر تخمینہ لاگت 68.428 ملین روپے ہے۔ چونکہ حالیہ سیلاب کی وجہ سے تعمیر شدہ

1.5 کلومیٹر سڑک دریا برد ہو گئی ہے جس کو (Flood Damage Rehabilitation PC-I) میں شامل کیا گیا ہے اور فنڈ کی دستیابی پر دوبارہ کام شروع کیا جائے گا۔

(ii) اس کا تفصیلی جواب جز (ب) کے سب جز (i) میں موجود ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?
Mr. Jaffar Shah: No Sir, satisfied.
Mr. Speaker: Thank you. Mufti Syed Janan Sahib, not present.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سوال نمبر پڑھیں جی۔ حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: کوسچن نمبر 922۔

جناب سپیکر: جی۔

* 922 _ مفتی سید جانان (سوال حاجی قلندر خان لودھی نے پیش کیا): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں چھوٹی سڑکوں کی مرمت کیلئے سالانہ رقم مختص کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 09-2008 کے دوران ضلع ہنگو کی کن سڑکوں کی مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور کن بنیادوں پر خرچ کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع ہنگو کی سڑکوں پر -/24,65,271 روپے ضلع ناظم کی منظوری کے مطابق خرچ کئے گئے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

Name of Work: - AOM&R/Special repair to all Govt: Matteled Roads in District Hangu 2009-10:

S. No	Name of work	Amount in Rs.
01	Repair of Tora Wari Road	Rs. 549342/-
02	Repair of Karbogha Sharif Road	Rs. 344299/-
03	Repair of Shahu Khel Road	Rs. 548128/-
04	Repair of Shira Wari Road	Rs. 290248/-
05	Repair of Sarmalow Kandow Road	Rs. 337600/-
06	Repair of Dallan Road	Rs.198556/-
07	Repair of Dallan Markaz Road	Rs. 197098/-
Total		Rs. 24,65,271/-

Mr. Speaker: Any supplementary?

حاجی قلندر خان لودھی: سر، یہ ہے کہ آپ کے توسط سے میں یہ ضمنی سوال پیش کرنا چاہتا تھا لیکن اب تو اچھی بات ہے کہ چیف منسٹر صاحب بھی آ گئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ایم اینڈ آر کا فنڈ جو ہوتا ہے، یہ چھوٹی موٹی Repair کیلئے ہوتا ہے اور سر، اس میں یہ ہوتا ہے کہ اس سے پہلے ایک Provision رکھی ہوئی تھی، اب بھی ہے کہ روڈوں پر کچھ بندے ہوتے تھے، ہم ان کو قلی کہتے ہیں، وہ لوگ ہوتے تھے، اس پر کلاس فور ٹائپ کے لوگ Daily ہوتے تھے۔ اب یہ ایسا ہوتا ہے کہ جس آدمی کی بھی Death ہو جاتی ہے یا اس کی سروس پوری ہو جاتی ہے تو وہ سیٹ Abolish ہو جاتی ہے، وہ ختم ہو جاتی ہے۔ اب روڈوں پر تھوڑی سی نالی جدھر بنی ہوتی ہے، اسلئے وہ روڈز زیادہ خراب ہو جاتے ہیں۔ جب وہ لوگ موجود تھے تو چھوٹی چھوٹی Repair خود بھی کر لیتے تھے، تار کول لے لیتے تھے، محکمہ ان کو دے دیتا تھا، وہ تھوڑی سی بجری لیتے تھے، اس کھڈے میں ڈال دیتے تھے اور وہ پارٹ Repair ہو جاتا تھا تو اور پارٹس نہیں کھلتے تھے جی۔ اب تو جدھر ڈرین بند ہو گیا تو وہ بند ہو گیا، جدھر نالہ بند ہو گیا، وہ بند ہو گیا تو یہ چھوٹی سی بات پر اس صوبے کو کتنی بچت ہو گی، آیا گورنمنٹ اس پر نظر ثانی کرنا پسند کرے گی؟

جناب سپیکر: نہیں، آپ قلی بحال کرنا چاہتے ہیں یا ایم اینڈ آر بحال کرنا چاہتے ہیں؟

حاجی قلندر خان لودھی: ایم اینڈ آر تو بحال ہے جی، قلی ہونگے تو یہ Effective ہو گا جی، Major کام کا تو ٹینڈر ہو گا مگر پھر اس کے بعد یہ چھوٹی چھوٹی Repairs جو ہیں، ہمارے پاس وہ Locally ہوتی تھیں تو وہ کر لیتے تھے، اس سے پورے صوبے کو بڑا نقصان ہو گیا ہے۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Law, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ایسا ہے جی کہ ہم سے پہلے گورنمنٹ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ قلیوں کے کیڈر کو Dying cadre declare دے دیا تھا کہ جو لوگ ریٹائر ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد وہ پوسٹ ختم ہو جاتی ہے۔ بہر حال اس کے اوپر اس ہاؤس میں پہلے بھی کافی کوسچنز آ چکے ہیں اور پھر وہ کمیٹیز میں چلے گئے ہیں And I believe کہ ہمارے پرویز خان ہیں جن کا تعلق نوشہرہ سے ہے، ان کی ایک رپورٹ بھی ہے جس کے اوپر ڈیپارٹمنٹ سوچ رہا ہے، اس کو دوبارہ Revive کرنے کے متعلق Recommendations اور اپنی سفارشات تیار کر کے وزیر اعلیٰ صاحب کو ہم دینگے تو یہ اچھی Suggestion ہے اور انشاء اللہ اس کے اوپر ڈیپارٹمنٹ وہ کریگا جی۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Dr. Zakirullah Khan Sahib, not present. Mohtarama Mehar Sultana Bibi, Question No?

محترمہ مہر سلطانہ: سوال نمبر 683۔

Mr. Speaker: 683, any supplementary?

محترمہ مہر سلطانہ: یس سر۔ سر، اس میں میرے تمام سوالوں کے جوابات انہوں نے "جی ہاں" میں دیئے ہوئے ہیں۔ سر، میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کافی عرصہ پہلے میں نے یہ کوئسچن جمع کیا تھا اور جو دو بزرگ حضرات میرے پاس آئے تھے، ان کے کہنے پہ میں نے یہ سوال جمع کیا تھا اور سر، ان میں ایک کی Death بھی ہو چکی ہے۔ سر، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کب تک اس پل کی تعمیر ہو گی تاکہ ان لوگوں کو کچھ سہولت فراہم کی جا سکے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دیکښے سر گزارش دا دے چه په بنوں کښے بم بلاسټ شوے دے، بشیر خان او میاں صاحب هلته تلی دی، د هغوی ډیپارټمنټ دے او ما ته دا انسټرکشنز دی، که دا پینډنګ شو نو بیا به پرے-----

Mr. Speaker: Should we keep it pending?

وزیر قانون: او جی، دا به مهربانی وی جی۔

جناب سپیکر: لوکل گورنمنٹ کے کوئسچنز کو پینڈنگ کرتے ہیں۔

(نوٹ): سوالات نمبر 683، 687 اور 695 پینڈنگ کر دیئے گئے۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، سوال نمبر؟

جناب عبدالاکبر خان: سوال نمبر 707۔

جناب سپیکر: جی۔

* 707 _ جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں ایک یونیورسٹی کا قیام عمل لایا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹی میں مختلف کیڈر میں مختلف گریڈز کی آسامیوں پر تقرریاں کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو آیا مذکورہ تقرریوں کیلئے قانونی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز امیدواروں اور بھرتی شدہ افراد کی تفصیل بمعہ نام، ولدیت اور پتہ بھی فراہم کی جائے؟

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) تمام تقرریوں کیلئے مروجہ قانونی طریقہ اختیار کیا گیا جس کی مختصر تشریح درج ذیل ہے:

(i) گریڈ 17 اور اوپر کی آسامیوں پر تقرری کیلئے یونیورسٹیوں میں مروجہ قانونی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے جس کے مطابق تمام آسامیوں کو قومی اخبارات روزنامہ 'ایکسپریس' روزنامہ 'آج' اور 'دی نیوز' میں باقاعدہ مشتہر کر کے درخواستیں طلب کی گئیں اور تمام آسامیوں کیلئے اہل تمام امیدواروں سے این ٹی ایس طرز پر ٹیسٹ لیا گیا۔ اس مقصد کیلئے سات امتحانی مراکز قائم کئے گئے تھے جن پر ڈیوٹی کے فرائض یونیورسٹی کے سینیئر پروفیسرز صاحبان نے سرانجام دیئے جبکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر احسان علی، رجسٹرار پروفیسر شیر علی خان، ڈین آف سائنسز پروفیسر ڈاکٹر سعید انور اور پروفیسر ڈاکٹر عنایت علی شاہ نے تمام امتحانی مراکز کا وقتاً فوقتاً معائنہ بھی کیا۔ ٹیسٹ میں کامیاب امیدواروں سے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی کے سامنے ڈیمانسٹریشن لی گئی، اس کمیٹی میں ڈین آف سائنسز، رجسٹرار، متعلقہ شعبہ کے چیئرمین صاحبان اور ممتاز ماہر مضامین شامل تھے۔ ڈیمانسٹریشن کے بعد تمام کامیاب امیدوار انٹرویو کیلئے سلیکشن بورڈ کے سامنے پیش ہوئے۔ سلیکشن بورڈ پروفیسر احسان علی، وائس چانسلر عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، گورنر سرحد نامزد کردہ ممبر پروفیسر اجمل خان، وائس چانسلر اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور، پروفیسر ڈاکٹر سعید انور ڈین آف سائنسز عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، بریگیڈیئر (ر) منظور بنگش، ممبر پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد، عزیز خان سابقہ آئی جی پولیس اور متعلقہ شعبوں کے چیئرمینز اور ممتاز ماہرین مضامین پر مشتمل تھا۔ اس سلیکشن بورڈ کے کامیاب ہونے والے امیدواروں کی منظوری یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے دی جس کے اس وقت سربراہ صوبائی وزیر ہائیر ایجوکیشن محترم قاضی اسد صاحب ہیں جبکہ اس کے ممبران میں سپیکر سرحد اسمبلی کے نامزد کردہ ممبر صوبائی اسمبلی جناب غنی داد خان کے علاوہ وائس چانسلر عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن عطاء الرحمان لودھی، سابقہ آئی جی پی سندھ عزیز خان، رجسٹرار عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، ڈین آف سائنسز عبدالولی خان یونیورسٹی مردان سائرہ خان ہوتی، گورنر سرحد کی نامزد کردہ ممبر محترمہ شہناز مسعود، پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج فار گرلز مردان اور نصیر آفریدی شامل ہیں۔ اس یونیورسٹی سنڈیکیٹ کی سفارشات کی حتمی منظوری یونیورسٹی کے سینٹ نے دی جس کے سربراہ محترم گورنر اویس احمد غنی صاحب ہیں اور اس کے ممبران میں پروفیسر ڈاکٹر احسان علی،

وائس چانسلر عبدالولی خان یونیورسٹی، پروفیسر ڈاکٹر محمد آمین سابقہ ڈائریکٹر کالجز صوبہ سرحد، حمایت اللہ مایار ڈسٹرکٹ ناظم مردان، ڈاکٹر حمایت اللہ چیئرمین بی آئی ایس ای ایبٹ آباد، پروفیسر میاں شیرین سابقہ پرنسپل گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج نوشہرہ، ڈاکٹر ناصر علی خان ڈائریکٹر آئی ایم ایس حیات آباد پشاور، ڈاکٹر ناصر جمال خٹک چیئرمین انگلش ڈیپارٹمنٹ یونیورسٹی آف پشاور، پروفیسر ڈاکٹر ریاض حسین ایڈوائزر ہائرایجوکیشن کمیشن اسلام آباد شامل ہیں۔ یونیورسٹی سینٹ سے باقاعدہ منظوری کے بعد کامیاب امیدواروں کو تقرر نامے جاری کر دیئے گئے۔ امیدواروں کی تفصیل اور بھرتی کئے گئے افراد کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) عبدالولی خان یونیورسٹی میں درجہ چہارم کی ملازمت کیلئے تمام امیدواروں کی فہرستیں ارسال کی گئی ہیں جن کی کاپیاں فراہم کی گئیں۔ اس کے علاوہ درجہ چہارم کے بھرتی شدہ ملازمین کی فہرستیں بھی فراہم کی گئیں جبکہ مستقل بنیاد پر یہ آسامیاں پر کرنے کیلئے اخبار میں مشتہر کر دی گئی تھیں، اشتہار کی کاپیاں فراہم کی گئیں۔ مزید یہ کہ عبدالولی خان یونیورسٹی کی انتظامیہ کے مطابق کلاس فور اور لیب اٹنڈنٹ کی حالیہ بھرتیاں یونیورسٹی ایکٹ 2009 کے سیکشن 54 کے تحت مروجہ قواعد وضوابط کے تحت عمل میں لائی گئی ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب عبدالاکبر خان: جی بس، میں کیا کروں جی، کئی دفعہ تو یہ سوال آیا ہے اور یہ کمیٹی کو بھی ریفر ہوا ہے لیکن ہائرایجوکیشن کمیٹی کے جو چیئرمین ہیں، کئی دفعہ یہاں پر ہم اٹھے ہیں اور آپ سے ریکویسٹ کی ہے مگر وہ میٹنگ کال نہیں کرتے جناب سپیکر، یہ کیا ہو رہا ہے کہ ادھر سے آپ ڈائریکشنز دے دیتے ہیں، آپ بات کر لیتے ہیں اور پھر وہ میٹنگ کال نہیں ہوتی؟ اس میں تو سر، میرا ایک سپلیمنٹری ہے کہ یہ جو سینکڑوں اپوائنٹمنٹس عبدالولی خان یونیورسٹی میں ہوئی ہیں، کیا یہ قانون کے مطابق ہوئی ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ "جی ہاں"۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ یہ میرے پاس عبدالولی خان یونیورسٹی کا ایکٹ پڑا ہوا ہے اور اس کے سیکشن 11 کے سب سیکشن (5) کی جو کلاز (iv) ہے، اس میں یہ لکھا ہے کہ:

"make appointments of such categories of employees of the University in such manner"-----

جناب سپیکر: قاضی صاحب! آپ نے جواب دینا ہے، یہ ایکٹ آپ کے پاس نہیں ہے؟ پڑھ لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ان کو پتہ ہوگا جی، "as may be prescribed by the statutes with consent and approval of the Government". میرا صرف سپلیمنٹری یہ ہے کہ یہ جو سینکڑوں اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، کیا یہ پروانشل گورنمنٹ کی Consent اور ان کی Approval سے ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی آنریبل قاضی صاحب، حاجی قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یو، سر۔ سر، عبدالاکبر خان صاحب نے جو سوال کیا ہے، میرے خیال میں ہم نے اس کا جواب اس ایکٹ میں ٹھیک دے دیا ہے۔ عبدالولی خان یونیورسٹی ایکٹ کے سیکشن 54 کے تحت Interim period میں کہ جب تک عبدالولی خان یونیوسٹی کے Statutes اور Bylaws نہیں بنتے تو اس دوران وہ پشاور یونیورسٹی کے Statutes اور Bylaws کے مطابق اپنے کام کو چلانے کیلئے کارروائی کرینگے اور باقی جو بھرتیاں ہیں سر، اس کیلئے اپنا سلیکشن بورڈ ہے، اس سلیکشن بورڈ کے بعد پھر سنڈیکیٹ، سنڈیکیٹ کے بعد پھر ان کی سینٹ، تو انہوں نے اپنا کام کر دیا اور مجھے اس میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی کہ جس میں ہم اس کو آگے اور زیادہ Probe کریں تو سپیکر صاحب، ہمیں-----

جناب سپیکر: تھوڑا سا حصہ ان کو بھی دیا کریں نا تاکہ-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل سر، میں-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! انہوں نے عبدالولی خان یونیورسٹی ایکٹ کے سیکشن 54 کا حوالہ دیا ہے تو جناب سپیکر، Statutes اور رولز تو ایکٹ کے Under ہوتے ہیں، وہ تو کہتا ہے کہ جب تک ان کے Statutes اور رولز نہیں بن جاتے تو وہ وہی رولز اور Statutes کو Follow کرینگے جو پشاور یونیورسٹی کے ہیں تو رولز اور Statutes تو ایکٹ کے Under ہوتے ہیں، میں تو Main Act کی بات کر رہا ہوں کہ Main Act کے تحت وہاں پر جو بھی اپوائنٹمنٹس ہونگی، That will be with the consent and approval of the Government، دو چیزیں ہیں، کیا پروانشل گورنمنٹ نے Consent اور Approval دی ہے یا نہیں، بس مجھے صرف اس کا جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: آنریبل قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس طرح ہے کہ سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ کیا اور کیس کا ٹائیٹل تھا 'Collector of Sales Tax versus Messer Megatech (Pvt) Limited,

’2005اور اس میں سر یہ اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ لوں، بنیادی طور پر وہ یہ چاہتا ہے سر، سپریم کورٹ کا فیصلہ کہ، میں پڑھ لیتا ہوں سر، اگر آپ اجازت دے دیں؟

جناب سپیکر: تھوڑا ساBriefاس میں سے لیں لے، اگر لمبا چوڑا ہے تو۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، تھوڑا سا، تین چار لائنیں ہیں جی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرا تو بہت صاف اور آسان سا سپلیمنٹری ہے کہ کیا یہ اپوائنٹمنٹس۔

(قطع کلامی)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ مجھے اجازت دے دیں پھر میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ کورٹ کے فیصلے کیوں Quote کرتے ہیں، میں تو سپلیمنٹری کر رہا ہوں کہ کیا یہ ایکٹ کے مطابق پراونشل گورنمنٹ کی Consent اور Approval سے ہوئی ہیں، کیا قاضی صاحب کے ڈیپارٹمنٹ نے ان اپوائنٹمنٹس کی Consent اور Approval دی ہے یا نہیں بس؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اس کا جواب دیتا ہوں نا، اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ پڑھ لوں، میں پڑھ لوں سر، تو جس طرح یہ کہتے ہیں کر لیں گے، آنریبل ممبر کو انشاء اللہ ہم مطمئن کرینگے۔

جناب سپیکر: ایسی چیز نہ کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی بالکل سر، اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ لوں سر؟

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس فیصلے کا آخری حصہ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ Every word used by the legislature must be given its true meaning and the provisions construed together in a harmonious manner. It would not be legal and proper to apply one provision of law in isolation from the other provisions as no surplus sieges or redundancies can be attributed to the legislative organs of the State سر، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک طرف آپ وائس چانسلر کو سیکشن 54 کے تحت کام چلانے کی اجازت دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، میرا قانون بنا نہیں ہے اور اس کے پاس سینٹ ہے، اس کے باقی سارے سلسلے اپنے جو تمام فورمز ہیں تو وہاں سے، باقی جس جس لیول کی بھرتی اس نے کرنا تھی، اس کی اس فورم سے Approval لی ہے۔ میں ایم پی اے صاحب سے گزارش کرتا ہوں، مہربانی کر کے اس پر ہمیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں تو ایکٹ کی بات کرتا ہوں۔ سیکشن 54 تو کہتا ہے کہ وہ Statutesاور رولز، اسی رولز پر چلولیں گے جو پشاور یونیورسٹی کا ہے۔ میں تو ایکٹ کی بات کر رہا ہوں، میں نے تو ایکٹ بھی کلیئر کیا ہے کہ پراونشل گورنمنٹ کی Consentاور Approval سے ہو گی تو کیا پراونشل گورنمنٹ نے Consent اور Approval دی ہے، بس میرا یہی سپلیمنٹری ہے اور منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب سے Consent لیتے ہیں، اے جی تو نہیں ہے، اے جی صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی کہ یونیوسٹی تو Autonomies body ہے اور اپنے رولز ریگولیشن کے مطابق، اپنے سنڈیکیٹ کے جو ان کے فیصلے ہوتے ہیں، ان کے مطابق چلے گی تو I have my doubts کہ اس میں پراونشل گورنمنٹ کی ضرورت ہو گی یا نہیں ہو گی؟

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب! اگر دوسری یونیورسٹی کے ایکٹ میں یہ بات نہیں ہے تو میں اس کی بات نہیں کرتا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ جو یونیورسٹی کے ایکٹ میں ڈالا گیا ہے اور سارے ہاؤس نے اس کو Approve کیا ہے، جو ایکٹ کا حصہ ہے، اگر اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا تو کیا یہ قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ کیا چاہتے ہیں، اگر یہ مجھے وہ بات بتادیں تو پھر میں اس کو وہ جواب دونگا؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں چاہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں اور خدا کیلئے ہائر ایجوکیشن کے جو چیئرمین ہیں یا تو کسی اور کو لگا دیں یا اگر وہ ہیں تو ایک ٹائم فریم ہمیں دے دیں کہ دس دس مہینے سے ہماری جو موشنز پڑی ہوئی ہیں اور وہ نہیں لی جا رہیں تو میری درخواست ہو گی منسٹر صاحب سے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب! کمیٹی میں جانے کو Allow کر رہے ہیں کہ نہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر یہ عبدالاکبر خان صاحب چاہتے ہیں، میں ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں، وائس چانسلر کو بلاتا ہوں، آپ وہ کمیٹی بنائیں جو تین دن میں فیصلہ کرے، ان کی مرضی یہ ہے کہ یہ لیٹ نہ ہو تو اگر یہ میرے ساتھ بیٹھتے ہیں تو میں وائس چانسلر صاحب کو کل ہی بلا لیتا

ہوں، Monday کو بلا لیتے ہیں اور بہتر یہ ہو گا میرے خیال میں کہ ہم آسانی سے بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکال لیں گے، آپ کے چیمبر میں بیٹھ جائینگے سر۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، چونکہ Already اس قسم کا ایک کوئسچن کمیٹی کو ریفر ہو چکا ہے تو میری درخواست ہو گی کہ جو کمیٹی ہے، اس کی میٹنگ کیلئے آپ کل یا پرسوں ترسوں کی Date فکس کر لیں اور اگر چیئرمین صاحب نہیں ہیں تو کوئی دوسرا ممبر اس کو Preside کرے تاکہ جو Matters ہیں، یہ اس میں چلے جائیں۔

وزیر قانون: زۀ بہ ریکویسٹ دوئ تہ او کړم۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایسی بات ہے ناکہ کل بھی اسی طرح میٹنگز بلائی گئی تھیں، اس میں آپ لوگ آتے نہیں، اس کی کئی میٹنگز میں نے بلائی تھیں مگر اس میں بھی آپ کی Attendance بہت Thin ہوتی ہے تو یہ کمیٹیوں کو آپ خود ہی وہ کرتے ہیں، اسی وجہ سے شاید چیئرمین میں بھی وہ ہوتے ہیں، Any how ابھی قاضی صاحب! آپ ان کے ساتھ، عبدالاکبر خان! ایسا ٹھیک ہو گا، چیمبر میں ان کو بلائیں اور آپس میں بیٹھ کر آپ فیصلہ کر لیں۔ تھینک یو۔ سید قلب حسن، سوال نمبر؟

جناب قلب حسن: 785۔

جناب سپیکر: جی۔

* 785 _ سید قلب حسن: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں پوسٹ گریجویٹ کالج برائے طلباء قائم ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ کالج کب قائم ہوا اور اس وقت طلباء اور لیکچررز کی تعداد کیا تھی؛

(ii) سال 2009ء میں طلباء اور لیکچررز کی تعداد بتائی جائے؛

(iii) آیا حکومت طلباء کی نشستیں اور لیکچررز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز اب تک محکمہ نے اس ضمن میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) مذکورہ کالج 1955 میں قائم ہوا جس میں اس وقت طلباء اور لیکچررز کی تعداد درج ذیل تھی:

طلباء کی تعداد: 80

لیکچررز کی تعداد: 15

(ii) سال 2009ء میں کالج ہذا میں طلباء اور لیکچررز کی تعداد درج ذیل ہے:

طلباء کی تعداد: 1890

لیکچررز کی تعداد: 56

(iii) اس ضمن میں عرض ہے کہ کالجز میں لیکچررز کی تعداد طلباء کی تعداد کے مطابق بڑھائی جاتی ہے اور محکمہ اعلیٰ تعلیم متعلقہ پرنسپل کی سفارش پر کالجز میں موجود وسائل و سہولیات کے پیش نظر طلباء کی نشستوں میں اضافہ کرتا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

سید قلب حسن: یس سر۔ اس میں ایک ہی ضمنی کوسچین ہے کہ سٹوڈنٹس کی جو تعداد ہے، وہ 1890 ہے اور لیکچررز کی تعداد 56 ہے۔ میرا ضمنی کوسچین یہ ہے کہ کیا حکومت کا کوئی ارادہ ہے کہ لیکچررز کی تعداد کو بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر: جی قاضی اسد صاحب! آنریبل منسٹر فار ہائر ایجوکیشن۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اگر آپ ہمارا جواب پڑھیں تو پہلے جب اس میں سٹوڈنٹس کی Strength 80 تھی تو وہاں پر 15 لیکچررز تھے، اب 2009 کا ہم نے ان کو جواب دیا ہے کہ 1890 سٹوڈنٹس ہیں اور اس میں ہمارے پاس 56 پڑھانے والے فیکلٹی ممبرز ہیں۔ سر، Ideally تو یہ ہے کہ دس پندرہ بچے ہوں، جیسا کہ ہمارا ایک فارمولا ہے کہ سکول میں چالیس بچوں کیلئے ایک ٹیچر ہونا چاہیئے تو اس حساب سے تو میرے خیال میں یہ ٹھیک ہے۔ نظام ہم چلا رہے ہیں، اگر پرنسپل Feel کریں کہ ان کے پاس ٹیچرز کی تعداد کم ہے تو ہمارے ساتھ رابطہ کر سکتے ہیں پورے صوبے میں، پھر ہمارے پاس دو تین طریقے ہوتے ہیں۔ سر، آپ کو پتہ ہے کہ ایک تو ہم نے Adopt کیا ہے، ابھی ابھی جو لیکچررز بھرتی کئے ہیں، ان کا بھی ایک پورا پراسس ہے کیونکہ سر، یہ ہے کہ گریڈ 17 ہے، اگر کوئی عام گریڈ ہوتا تو پھر اس میں ہم آسان طریقہ اختیار کرتے، اسلئے پبلک سروس کمیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا مطلب ہے کہ Requirement ہو تو وہ پورا کر دینگے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہم کر سکتے ہیں سر، اگر ہو تو یہ پوائنٹ آؤٹ کر دیں، انہوں نے چونکہ سوال پوچھا ہے تو میرے خیال میں تعداد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو جی۔ Again قلب حسن، سوال نمبر؟

سید قلب حسن: سوال نمبر 786 سر۔

جناب سپیکر: جی۔

* 786 _ سید قلب حسن: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پوسٹ گریجویٹ کالج کوہاٹ میں طلباء کلاس رومز میں فرنیچر نہ ہونے کی وجہ سے زمین پر بیٹھتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اے ڈی پی میں محکمہ تعلیم کیلئے سب سے زیادہ فنڈز مختص کرنے کے باوجود مذکورہ کالج میں فرنیچر نہ ہونے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز حکومت اس بارے میں کیا قدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) یہ درست نہیں ہے، مذکورہ کالج میں فرنیچر وافر مقدار میں موجود ہے۔

(ب) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کالج ہذا کو فرنیچر کی مد میں تقریباً دو لاکھ روپے سال 2006-07 میں اور دو لاکھ روپے سال 2008-09 میں دیئے ہیں اور ہائر ایجوکیشن ہر سال فرنیچر کی خریداری کیلئے کالجوں پر کافی رقم خرچ کر رہا ہے، چنانچہ فرنیچر کی عدم موجودگی کی وجہ سے طلباء کا زمین پر بیٹھنے والی بات درست نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Any supplementary، سپلیمنٹری په دیکښے شته؟

سید قلب حسن: یس سر۔ سر، انہوں نے لکھا ہے کہ مذکورہ کالج میں فرنیچر کافی مقدار میں ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ انہوں نے دو سالوں میں دو دو لاکھ روپے کی گرانٹ دی ہے فرنیچر کیلئے۔ میری بس صرف اس کوسچن میں یہ ریکویسٹ ہے منسٹر صاحب سے کہ یہ گرانٹ جو فرنیچر کیلئے ہے، چونکہ تقریباً دو ہزار سٹوڈنٹس ہیں اور وہاں پر فرنیچر کی کافی کمی ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس میں کچھ اضافہ کریں۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Higher Education, please.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، بالکل میرے آنریبل ممبر نے جو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، اگر اس کے باوجود کمی ہے تو اس کمی کو دور کرینگے اور ادھر انشاء اللہ تعالیٰ فنڈز مہیا کرینگے تاکہ فرنیچر کی کمی کو پورا کیا جا سکے لیکن یہ زمین پر بیٹھنے کی جو بات کی گئی ہے، وہ غلط ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. Again Qalb-e-Hassan Sahib, Q. No?

سید قلب حسن: سوال نمبر 787 سر۔

جناب سپیکر: جی۔

* 787 ۔ **سید قلب حسن:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں یونیورسٹیاں قائم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبہ خیبر پختونخوا میں کل کتنی یونیورسٹیاں قائم ہیں؛

(ii) صوبائی حکومت مذکورہ یونیورسٹیوں کو سالانہ کتنی گرانٹ دیتی ہے، نیز دو سال کے اخراجات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) کوہاٹ یونیورسٹی کو پچھلے دو سالوں میں کتنی گرانٹ دی گئی ہے، اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) صوبہ خیبر پختونخوا میں قائم پبلک و پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

Public Sector Universities in Khyber Pakhtunkhwa

S. No	Name of University
01	University of Peshawar
02	University of Engineering & Technology Peshawar
03	Gomal University Dera Ismail Khan
04	Hazara University Dhodial Mansehra
05	University of Science & Technology Kohat
06	University of Malakand Chakdara Dir Lower
07	University of Science & Technology Bannu
08	Islamia College Peshawar
09	Frontier Women University Peshawar
10	Abdul Wali Khan University Mardan
11	Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal
12	Agriculture University Peshawar
13	Khyber Medical University Peshawar
14	Institute of Management Sciences Hayatabad Peshawar

Private Sector Universities in Khyber Pakhtunkhwa

S. No	Name of University
01	Qurtaba University of Science & IT Peshawar
02	CECOS University Hayatabad Peshawar
03	Preston University of Science & Technology Kohat
04	City University Dalazak Road Peshawar

05	Sarhad University Of Science & IT Peshawar
06	Ghandara University Peshawar
07	Northern University Nowshera
08	Abasyn University Ring road Peshawar
09	IQRA University Old Jamrud Road University Town Peshawar

(ii) صوبائی حکومت کی طرف سے یونیورسٹیوں کو کوئی باقاعدہ مالی معاونت نہیں کی جاتی اور ایسا گا ہے بگاہے گرانٹ کی شکل میں ہی ہوتا ہے۔ یونیورسٹیوں کو پچھلے دو سالوں میں فراہم کی گئی گرانٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	جامعات	رقم	مقصد	سال
01	پشاور یونیورسٹی	19,50,000/-	کمپیوٹر لیبارٹری، جناح کالج برائے خواتین	2008-09
02	پشاور یونیورسٹی	62,50,000/-	اساتذہ کی تنخواہیں اور 12 کمروں کی تعمیر	2007-08
03	آئی ایم سائنسز پشاور	6,70,00,000/-	گرانٹ	2008-09
04	عبدالولی خان یونیورسٹی مردان	5,00,00,000/-	ملازمین کی تنخواہوں کیلئے	2009
05	ایضاً	2,40,00,000/-	بسوں کی خریداری کیلئے	2009

(iii) پچھلے دو سالوں میں کوہاٹ یونیورسٹی کو صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی گرانٹ مہیا نہیں کی گئی کیونکہ یونیورسٹیوں کی تمام تر مالی معاونت و ادائیگیاں ہائر ایجوکیشن اسلام آباد سے ہوتی ہیں اور صوبائی حکومت کبھی کبھار حسب ضرورت ہی کوئی مالی معاونت فراہم کرتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

سید قلب حسن: یس سر۔ سر، اس میں اگر آپ دیکھیں تو یہ کوئی پانچ یونیورسٹیاں ہیں اور سب کیلئے صوبائی حکومت نے مختلف رقوم کی شکل میں گرانٹس دی ہیں۔ سر، میری اس میں ایک ریکویسٹ ہے کہ کوہاٹ یونیورسٹی جنوبی اضلاع کی واحد بڑی یونیورسٹی ہے اور ابھی تک ہماری صوبائی حکومت نے اس کو کوئی بھی گرانٹ کسی بھی شکل میں نہیں دی ہے۔ چیف منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ وہاں کیلئے جب گرانٹ نہیں ہوتی تو وہ یونیورسٹی والے سارا بوجھ طلباء پر ڈالتے ہیں، ان کی فیسوں اور داخلوں پر وہ لگا لیتے ہیں، ان کی فیسیں کافی زیادہ ہیں، جتنی بھی یونیورسٹیاں ہیں، ان کے مقابلے میں وہاں کی فیسیں اور ایڈمشن فیس بہت ہی زیادہ ہے، وہ لوگ Afford نہیں کر سکتے اور وہاں کے لوگ جو ہیں، سب جنوبی اضلاع اور پاڑاچنار سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں،Comparativelyاور یونیورسٹیوں سے آپ کے ریٹس زیادہ ہیں؟

سید قلب حسن: سر ریٹس بھی زیادہ ہیں، ایڈمشن فیس بھی زیادہ ہے-----

جناب سپیکر: ایڈمشن فیس زیادہ ہے؟

سید قلب حسن: اور حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی گرانٹ اس کیلئے نہیں ہے-----

جناب سپیکر: کوئی گرانٹ نہیں ہے؟

سید قلب حسن: اگر یہ گرانٹ حکومت کی طرف سے ہوگی تو اس یونیورسٹی-----

Mr. Speaker: Honourable Minister for Higher Education, please.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ ہم نے جواب دیا ہے کہ ان یونیورسٹیز کو ہائر ایجوکیشن کمیشن فنڈنگ کرتا ہے لیکن جہاں پر ایسی کوئی ایمرجنسی ہو تو صوبائی حکومت سہارا دینے کیلئے گرانٹ کی شکل میں اپنی یونیورسٹیز کی مدد کر دیتی ہے۔ اب سر، یہ آئیڈیل ورلڈ میں تو ہونا چاہیئے کہ آپ تمام یونیورسٹیز کو، ہائر ایجوکیشن سمیت باقی ایجوکیشن کو آپ سپورٹ دیتے رہیں لیکن سر، میرے خیال میں یہOne million dollarکا ایک کوسچن ہے کہ ایجوکیشن کا بجٹ بڑھانا چاہیئے اور وہ یہی ہاؤس، یہ پورا پارلیمنٹ، پاکستان کے جتنے بھی ایسے فورمز ہیں، وہاں سے جب تک یہ فیصلہ نہیں ہوگا تو موجودہ حالت میں سر، کہاں تک ہم ان کو سپورٹ کرینگے؟ آپ کو صوبے کے حالات کا بھی پتہ ہے، جب تک آپ اس کو اپنی Priority نہیں بنائیں گے میرے خیال میں یہ Priority No. 1 کہ آپ کا ایک فکسڈ بجٹ تعلیم کیلئے مختص کر دیا جائے، جیسا کہ نیشنل ایجوکیشن پالیسی میں ہے لیکن سر، نیشنل ایجوکیشن پالیسی میں یہ ہے کہ آپ نے مثال کے طور پر اس کو اگلے تین سال میں سات فیصد تک لیکر جانا ہے، یعنی اس سال کی Commitment نہیں دی گئی نیشنل ایجوکیشن پالیسی میں، لہذا میں تو سمجھتا ہوں کہ ہماری صوبائی حکومت نے، خیبر پختونخوا نے تو پھر بھی بہت بڑی ہمت کی ہے کہ ہمارے جو حالات ہیں، جن حالات سے ہمارا صوبہ گزر رہا ہے، اس کے باوجود یہ کروڑوں روپے یونیورسٹیز کو دیئے گئے، اگر ہمارے پاس فنڈنگ موجود ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی سپورٹ دے دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، Devolution میں یہ ہائر ایجوکیشن ٹوٹل اس طرف نہیں آرہا ہے اس دفعہ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہائر ایجوکیشن کے متعلق آپ کا بالکل بڑا Important question ہے جی، ہائر ایجوکیشن کے بہت سارے اور حصے آرہے ہیں لیکن ہائر ایجوکیشن کمیشن کے پاس اس کی جو Budgeting ہے اور فنانس کا حصہ ہے، فی الحال ان پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: وہ ابھی نہیں آئے، ابھی رہتے ہیں۔ جی قلب حسن۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر، میرے خیال میں ہم اپنی اسمبلی میں سب سے زیادہ بجٹ جو رکھتے ہیں، وہ ہیلتھ اور ایجوکیشن کیلئے رکھتے ہیں تو میری یہ ریکوسٹ ہے کہ Coming جو بجٹ ہے، اس میں تو نہیں ہے، پچھلے دو تین سالوں میں نہیں ہے تو میری ریکویسٹ ہے کہ کوئی سپیشل گرانٹ کوہاٹ یونیورسٹی کیلئے ہوتا کہ غریب طلباء کے اوپر اس کا بوجھ نہ ہو۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! اس کو Special consideration میں رکھیں، تھینک یو۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سوال نمبر 812۔

جناب سپیکر: جی۔

* 812 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 09-2008 میں مفتی محمود (مرحوم) لائبریری کیلئے چوکیدار اور نائب قاصد کی پوسٹیں منظور ہوئی تھیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتی کیلئے مروجہ طریقہ کار کے مطابق اخبارات میں اشتہار اور ٹیسٹ و انٹرویو بھی لیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو امیدواروں کے نام، اخبار کا اشتہار، ٹیسٹ و انٹرویو میں کامیاب / سلیکٹ شدہ افراد کے نام و پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) نائب قاصد اور چوکیدار کی آسامیوں پر بھرتی کیلئے مروجہ طریقہ کار کے مطابق متعلقہ دفتر روزگار سے موزوں امیدوار طلب کئے گئے جن کو محکمانہ سلیکشن کمیٹی نے انٹرویو کے بعد موزوں پاکر بھرتی کے احکامات صادر کئے۔

(ج) بھرتی شدہ افراد کے اپوائنٹمنٹ آرڈرز، جن میں ان کے تمام کوائف درج ہیں، ان کی کاپیاں، سلیکشن کمیٹی کی میٹنگ کی روداد اور دفتر روزگار ڈی آئی خان کی ارسال کردہ امیدواروں کی لسٹ فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ اس میں سر میری قاضی صاحب سے یہ گزارش ہے کہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کمیشن جو ہوتا ہے، وہ تو اس کی Competency ہوتی ہے کہ ڈسٹرکٹ کے اندر جتنے بھی بے روزگار ہوں، انہوں نے یہ جو نائب قاصد بھرتی کئے ہیں، وہ تو Outside the district ہیں، مطلب ہے کہ کس طریقے سے انہوں نے یہ چیز Manage کر لی کہ مطلب ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Higher Education, please.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مثال کے طور پر ایک ڈسٹرکٹ کا آدمی دوسرے ڈسٹرکٹ میں جا کے رہ رہا ہے، Permanently ادھر چلا گیا ہے یا اس نے وہاں گھر کرایہ پہ لے لیا ہے اور وہ اپنے آپ کو وہاں پر رجسٹر کرا دیتا ہے اور اگر ایمپلائمنٹ ایکسچینج والے کسی ڈیپارٹمنٹ کو لسٹ بھیج دیتے ہیں اور اس میں اس رجسٹرڈ آدمی کا نام بھی ڈال کر بھیج دیتے ہیں تو اس وجہ سے یہ ہو گیا ہو گا۔ ویسے اگر یہ چاہیں تو میں ان کو بلا کے ان کے ساتھ، آنریبل ایم پی اے کے ساتھ بیٹھ کے اس مسئلے کا حل نکال سکتے ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you. Again Israrullah Khan Gandapur Sahib, Question number?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ سوال Dispose of ہو گیا؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ کہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ بیٹھے گا اور آپ۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، میری یہ گزارش ہے کہ یہ سوال کافی ٹائم سے لٹکا ہوا ہے، یہ بھی نومبر 2009 میں گیا تھا، دو سال سے وہ تنخواہیں بھی لے رہے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ کمیٹی کو ریفر کرا دیں کیونکہ سر اس کے جو رولز ہیں، میں اچھے طریقے سے جانتا ہوں، وہ جو ہے اسی ڈسٹرکٹ کا بندہ ہو گا، یہ تو نہیں ہے کہ اس بندے نے وہاں پہ گھر لیا ہے، اس کا کیا ثبوت ہے کہ اس بندے نے وہاں پر گھر لیا ہے؟

جناب سپیکر: قاضی صاحب! کمیٹی کو کیا، Oppose کرتے ہیں، کیا کریں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں نہیں، بھیج دیں سر۔

جناب سپیکر: بھیج دیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Again Israrullah Khan, Question number?

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر سوال نمبر 149۔

جناب سپیکر: جی۔

* 149 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: کیا وزیر خزانہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ڈی آئی خان کے پاس ہر محکمے کی طرف سے نئی بھرتی کا آرڈر تنخواہ بنانے کیلئے پہنچتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نگران ضلع ناظم بھی بعض مواقع پر افراد کو بھرتی کر کے تنخواہ کیلئے ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ڈی آئی خان کو آفس آرڈر کی کاپی بھجواتے ہیں اور وہ ان پر عمل بھی کرتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی نظام کے تحت گریڈ 1 تا 10 تک بھرتی کے اختیارات ای ڈی او اور 11 تا 16 تک ڈی سی او کے پاس ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 07-2006 سے 09-2008 تک نگران ضلع ناظم کی طرف سے کتنے آرڈر ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کو موصول ہو چکے ہیں، تفصیل بمعہ آفس آرڈر فراہم کی جائے؛

(ii) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ماورائے رولز آف بزنس کے ان بوگس آرڈرز پر جو کہ نگران ضلعی ناظم نے جاری کئے ہیں، کس قانون کے تحت تنخواہیں بنائیں اور آیا حکومت اکاؤنٹس آفیسر کے اس اقدام پر قانونی کارروائی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، سوائے خود مختار، نیم خود مختار اور وہ محکمہ جات جن کا حساب کتاب Departmentalized ہے۔

(ب) جی نہیں، ضلع ناظم یا نگران ضلع ناظم کے پاس بھرتی کا کوئی اختیار نہیں ہے، تمام تعیناتیاں محکمانہ چناؤ کمیٹی کی سفارشات پر ہوتی ہیں جبکہ تعیناتی کا آرڈر متعلقہ مجاز آفیسر جاری کرتا ہے۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلعی (Devolved) محکمہ جات میں:

1۔ گریڈ 1 تا 10 کی بھرتی کا مجاز آفیسر ای ڈی او ہے۔

2۔ گریڈ 11 تا 15 کی بھرتی کا مجاز آفیسر ڈی سی او ہے۔

3۔ گریڈ16 کی بھرتی ذیلی محکمے کا سربراہ(Head of Attached Department) کرتا ہے۔

(د) (i) جیسا کہ اوپر جز(ب) کے جواب میں وضاحت کی گئی ہے کہ نگران ضلع ناظم کے پاس بھرتی کا کوئی اختیار نہیں، لہذا کوئی تفصیل فراہم نہیں کی جا سکتی۔

(ii) اس سلسلے میں عرض ہے کہ نہ تو نگران ضلع ناظم تعیناتیوں کا مجاز آفیسر تھا اور نہ ہی اس کی طرف سے کوئی تقرری کا بل ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر نے پاس کیا ہے، لہذا ڈی ای او کے خلاف کوئی کارروائی زیر غور نہیں۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ ناظمین کے ٹائم پہ انہوں نے بھیجا تھا تو چونکہ اب تو سانپ بھی نکل گیا ہے تو لکیر پیٹنے سے کیا فائدہ؟

(قہقہے)

جناب سپیکر: Not pressed۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب، سوال نمبر جی؟ او دا جواب قاضی صاحب! د چا دے، دا لیټ ولے راغے چه د ناظمینو د وخت سوال وو؟

ملک قاسم خان خٹک: سر!-----

جناب سپیکر: د 2008 سوال وو، 2010 کښے راغے۔

ملک قاسم خان خٹک: کوئسچن نمبر 237، تاسو دوئ ته بار بار هدایات ورکوئ خو دا ستاسو په هدایات باندے نه ځی۔

Mr. Speaker: Finance Minister-----

ملک قاسم خان خٹک: سر، زما خبره خو واوره کنه جی۔

جناب سپیکر: یو منټ، ستاسو نه دے جی۔ د اسرار الله خان ګنډاپور صاحب د دوه کالو سوال نن ولے راغے جی؟ جی آنریبل لاء منسټر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سر، اصل کښے دا دے هاؤس کښے مخکښے هم راغلے وو او دغه شوے دے خو دا زما خیال دے ګنډاپور صاحب په هغه ورځ به نه وو کیدے شی ځکه پاتے شوے وو، د دے جواب ډیر مخکښے راغلے دے جی، ټائم ئے شوے دے۔

جناب سپیکر: 10-12-2010 کښې راغلې دے جی، Reply received on 10-12-2010 او دا پیش شوے وو په 31-07-2008 کښې۔

وزیر قانون: داسې ده جی، اوس خو ستاسو انسټرکشنز راغلی دی، ډیپارټمنټ والا اوس تیز شوی دی، اوس به انشاء اللّٰه تیز تیز، Within fifteen days به رالیږی، آئنده به داسې دغه نه کیږی انشاء اللّٰه۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، ہمارے منسٹرز صاحبان مہمان اداکار ہیں سر۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہمارے منسٹرز صاحبان مہمان اداکار ہیں۔ سر، ان کیلئے آپ کوئی کوڈ آف کنڈکٹ ایشو کریں کیونکہ وہ آتے نہیں ہیں، ان کی وجہ سے یہ سوال جو ہوتے ہیں، ڈیفر ہو جاتے ہیں، پھر جب آتے ہیں تو دو دو سال گزر جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ویسے بھی اخلاقی طور پر بھی جس منسٹر صاحب کے کوئسچنز ایجنڈا پر ہوتے ہیں اور ان کا نہ آنا یہ ویسے زیادتی کی بات ہے۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: همایون خان بیمار وو جی، هغه پرون هم هسپتال ته تلے وو او د هغه طبیعت ٹھیک نه وو۔

جناب سپیکر: هغه هر وخت بیمار وی جی چه سوالونه ئے وی۔

وزیر قانون: بیمار دے جی نو سړے څه اووائی۔

جناب سپیکر: دا یو ښهٔ پریکٹس نه دے جی۔ جی ملک قاسم خان خټک صاحب، سوال نمبر جی؟

Malik Qasim Khan Khattak: Question No. 237.

Mr. Speaker: Question No. 237, Question No. 358, Question No. 474. Ji any supplementary?

ملک قاسم خان خټک: سر، دا د اکتوبر 2008 سوال دے، ستاسو د بار بار هدایاتو باوجود هیڅ عمل نه کیږی۔ ما وئیل چه ډیپارټمنټ ئے Care نه کوی، زهٔ احتجاجاً دا خپل درے واړه کوئسچنز Withdraw کوم چه د بیا د پاره چه کوم دے، هسے تاسو 2008 ته اوګورئ جی، د سوال جواب کله راځی؟ 2010 کښې۔ د سپیکر

احترام په دے اسمبلئ کښنے نشته، بیا به بل د چا وی جی؟ دا زهٔ احتجاجاً Withdraw کوم، خپل کوئسچنز درے واړه۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اوس خو خصوصی انسټرکشنز ستاسو د دے وجے نه مونږ ایشو کوؤ لگیا یو او لاء منسټر صاحب هم ایشورنس د رکړو چه اوس تیزی راغلے ده د کافی حده پورے۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی لاء منسټر صاحب۔

وزیر قانون: مونږ خو دغه اوکړو بس او باقی دا ده جواب خو تفصیلاً ورکړے شوے دے جی او انشاء الله آئنده به په وخت جواب داخلوی، فنانس ډیپارټمنټ ته به خصوصی انسټرکشنز ورکړو جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو لاء منسٹر صاحب۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو خصوصاً انسٹرکشنز دی جاتی ہیں، نہیں ہے تو سب کیلئے پہلے ہو چکی ہے لیکن دو سال کی تاخیر سے یہ جو کوئسچنز آئے ہیں، It`s shameful، آئندہ کیلئے اگر ایسا ہو گیا تو اس کا سخت نوٹس لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: زرقا بی بی، محترمہ زرقا بی بی۔

محترمہ زرقا: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

جناب سپیکر: سوال نمبر بی بی؟

محترمہ زرقا: سوال نمبر 565۔

جناب سپیکر: جی۔

* 565 _ محترمہ زرقا: کیا وزیر محکمہ خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ، گورنر سیکرٹریت، پی بی ایم سی اور بینولنٹ فنڈ سیل میں تعینات سرکاری ملازمین کو سیکرٹریٹ الاؤنس دیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ الاؤنس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں کام کرنے والے ملازمین کو وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ اور گورنر ہاؤس / سیکرٹریٹ میں کام کرنے والے ملازمین کو گورنر ہاؤس الاؤنس ملتا

تھا۔ باقی ملازمین کو سیکر ٹریٹ الاؤنس کے نام سے کوئی الاؤنس نہیں ملتا ہے۔، تاہم جب سے صوبہ کے تینوں سیکر ٹریٹ کے ملازمین کیلئے 20% سپیشل الاؤنس کی منظوری دی گئی ہے تو وزیر اعلیٰ سیکر ٹریٹ اور گورنر ہاؤس / سیکر ٹریٹ کے ملازمین کو دونوں الاؤنسز میں سے کسی ایک کیلئے Opt کرنا تھا جبکہ پی بی ایم سی ملازمین کو بھی سپیشل الاؤنس دے دیا گیا ہے کیونکہ یہ ملازمین بھی سیکر ٹریٹ میں اپنی ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔ بینولینٹ فنڈ سیل میں ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے سیکر ٹریٹ کے ملازمین کو 20% سپیشل الاؤنس ملتا ہے جبکہ بینولینٹ سیل کے ملازمین کو کوئی الاؤنس نہیں ملتا ہے۔

(ب) اس بارے میں محکمہ فنانس کے مراسلے بحوالہ نمبرات FD(SOSR.II)8-7/2002/ Vol-IV dated 06-02-2008 اور FD(SOSR.II)8-7/2008 dated 28-02-2009 ملاحظہ کئے گئے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ زرقا: جی سر۔ جناب سپیکر، د دوئ نہ ما کوئسچن کړے وو چہ "آیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ سیکر ٹریٹ، گورنر سیکر ٹریٹ، پی بی ایم سی اور بینولینٹ فنڈ سیل میں تعینات سرکاری ملازمین کو سیکر ٹریٹ الاؤنس دیا جاتا ہے؟" نو دوئ وئیلی دی، ما تہ ئے جواب را کړے دے چہ وزیر اعلیٰ سیکر ٹریٹ، گورنر سیکر ٹریٹ اور پی بی ایم سی، دوئ تہ خو ملاویږی خو د بینولنټ فنډ سیل چہ کوم ملازمین دی نو ھغوی تہ نہ ملاویږی نو زۂ د دے وزیر صاحب نہ دا تپوس کومہ چہ آیا دا د دوئ سرہ زیاتے نہ دے، آیا دوئ سرکاری ملازمین نہ دی؟ دویم کوئسچن مے ترینہ دا دے چہ آیا د دوئ څہ ارادہ شتہ دوئ لہ د الاؤنسز ورکولو؟ تھینک یو، مسټر سپیکر۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جی جی۔ دا سے دہ جی، څنګہ چہ پہ جواب کښے کافی تفصیلاً مونږ دا وئیلی دی چہ یرہ ګورنر سیکرټریټ شو، وزیر اعلیٰ سیکرټریټ شو او دا نور سیکرټریټ شو زمونږ، دا چونکہ سپیشل الاؤنس دے، دا دوئ تہ صرف ورکړے شوے دے، د دے د پارہ چہ د دوئ کارونہ او د دوئ ورکنګ آورز چہ کوم وی، ھغہ د دے ټولو نہ جدا دی او Longer working hours دی او Normally اکثر د ماښام ماخښوتنہ پورے دوئ کار کوی، د ھغے د وجے نہ دا څہ لږ ډیر الاؤنسز

دوئ ته دغه شوی دی، باقی چه کوم خلق د سیکریټریټ نه لاړل، تلی دی بینولنټ فنډ ته On deputation، هغوی ته دغه Apply کوی خو Otherwise بیا ډیرے محکمے دی نو ټولو ته خو بیا نه شی ملاویدے ځکه چه Every body has to be treated at par نو د سیکریټریټ د پاره Criteria جدا ده او د نورو محکمو د پاره جدا ده۔ مهربانی سر۔

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

760 _ جناب فضل اللہ خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں 09-2008 کے دوران ایم اینڈ آر فنڈ سے کام ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فنڈ سے کون کونسا کام ہوا ہے، اس کی Administrative approval کس نے دی ہے اور کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ فنڈ کی منظوری ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر شانگلہ نے دی ہے اور جہاں پر کام ہوا ہے، اس پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی گئی۔

806 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ رستم مردان سے انبیلہ بونیر تک روڈ کی منظوری دی جا چکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ روڈ کیلئے ٹینڈرز کب طلب کئے گئے، نیز مذکورہ روڈ پر کام کس حد تک مکمل کیا گیا ہے اور کتنا کام ابھی نامکمل ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ روڈ کے ٹینڈرز مورخہ 15-11-2008 کو طلب کئے گئے تھے۔ مذکورہ کام مورخہ 23-12-2008 کو شروع ہوا جس کی مدت تکمیل 18 مہینے تھی جو کہ مدت مقررہ میں کام مکمل ہو چکا ہے۔

681_ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں مختلف پوسٹوں پر بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مدت کے دوران کئی لوگوں کو مختلف رہائشی سکیموں میں پلاٹ بھی الاٹ کئے جا چکے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) بھرتی شدہ ملازمین کی میرٹ لسٹ، ایڈریسز اور عہدہ وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) جن ملازمین کو پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں، ان کی مدت ملازمت، پتہ اور عہدہ وغیرہ فراہم کیا جائے، نیز پلاٹ الاٹ کرنے کے طریقہ کار کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) بھرتی شدہ ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

LIST OF APPONTMENTS

S. No	Name	Designation	Appoint date	Domicile
01	Ziaullah	T W Oprator	18-07-2007	Bannu
02	Raqias Khan	Mali	11-09-2007	Bannu
03	Shah Hussain	T W Operator	27-10-2007	Peshawar
04	Azam Khan	Mali	07-11-2007	-do-
05	Nasir Ali	Driver	19-12-2007	-do-
06	Hussain-ur-Rehman	Forest Guard	12-01-2008	Nowshera
07	Fayaz Ahmad	T W Operator	21-01-2008	Peshawar
08	Arab Gul	Driver	31-01-2008	-do-
09	Shah Zeb	Security Guard	11-02-2008	K Agency
10	Naseer Ahmad	Mali	09-02-2008	Peshawar
11	M Said Rahim	Driver	09-04-2008	Mardan
12	Bahadur Khan	Driver	03-05-2008	Charsadda
13	Mukhtiar Khan	Mali	21-04-2008	Peshawar
14	Hazrat Khan	Mali	20-05-2008	Charsadda
15	Ezat Khan	Forest Guard	17-05-2008	-do-

(ii) اس ادارے نے 2% منظور شدہ کوٹہ کے تحت پہلے سے وضع شدہ طریقہ کار کے مطابق سینیئر ملازمین کو حیات آباد میں پلاٹ الاٹ کئے ہیں جن کے نام و تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	مدت ملازمت
01	محمود طارق	جنرل منیجر پی ڈی اے	18-06-1986
02	امتیاز سلیم	ڈائریکٹر انجینئرنگ پی ڈی اے	10-05-1986
03	قاضی لائق احمد	ڈائریکٹر جنرل پی ڈی اے	21-11-1988

19-11-1986	ڈپٹی ڈائریکٹر پی ڈی اے	شاہ زمین خان	04
28-03-1983	ڈپٹی ڈائریکٹر پی ڈی اے	افتخار احمد	05
29-03-1988	ڈپٹی ڈائریکٹر پی ڈی اے	جمعہ الرحمان	06
28-03-1988	ڈپٹی ڈائریکٹر پی ڈی اے	گل زیب خان	07
28-03-1988	ڈپٹی ڈائریکٹر پی ڈی اے	امتیاز حسین	08

مذکورہ مدت کے دوران نگران وزیر اعلیٰ صاحب صوبہ سرحد کی منظوری سے سول سیکر ٹریٹ کے گریڈ ایک تا سولہ ملازمین کو ریگی ماڈل ٹاؤن میں 5 مرلہ اور 10 مرلہ کے پلاٹ جو کہ جنرل پبلک کیلئے مخصوص تھے، دیئے گئے۔ ان پلاٹوں کی الاٹمنٹ کی تمام کارروائی بشمول قرعہ اندازی بینولینٹ فنڈ سیل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ پشاور نے اپنے قاعدے اور طریقہ کار کے مطابق کی ہوگی۔ پی ڈی اے نے صرف ان کے سفارش کنندہ ملازمین کو الاٹمنٹ لیٹر جاری کئے۔ مزید تفصیلات محکمہ انتظامیہ بینولینٹ فنڈ سیل دے سکے گا۔ اس کے علاوہ پولیس شہداء کیلئے 960 پلاٹس وزیر اعلیٰ صاحب (سابقہ) حکومت کی منظوری کے بعد مخصوص کئے گئے ہیں جن کی الاٹمنٹ محکمہ پولیس صوبہ سرحد کی سفارش پر متعلقہ شہداء کو کی جاتی ہے۔ مزید یہ تفصیل محکمہ پولیس کے پاس ہوگی۔ مزید برآں پی ڈی اے ملازمین کو 5 اور 10 کے پلاٹس ان کے مخصوص 2% کوٹہ سے بمطابق قانون وقاعدہ الاٹ کئے گئے ہیں۔

رسمی کارروائی

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب، قلندر خان لودھی صاحب، حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پی ایف 87 میں الیکشن ہو رہا ہے اور وہ ایسا ہمارا بھائی، دوست تھا جو اسمبلی میں بیٹھا ہوا تھا، اس کی Death ہوگئی، وہ تو ایسا ملنگ آدمی تھا کہ ان کے تو سب پارٹیوں کے ساتھ ایسے تعلقات تھے کہ ہر وقت ایسا ہی نظر آتا تھا کہ سب پارٹیوں کا، اس کی پارٹی (Q) نہیں ہے بلکہ سب پارٹیوں میں ایسا وہ شریک تھا مگر وہاں پہ الیکشن ہو رہا ہے اور ہماری ریکویسٹ تھی کہ اس کو Unopposed چھوڑ دیا جائے۔ چلیں گورنمنٹ کی جیسی مجبوری ہے، الیکشن Contest کر رہی ہے لیکن اب ظلم کی بات یہ ہے کہ گورنمنٹ کے وزراء وہاں بیٹھے ہوئے ہیں، اس کا چھوٹا سا بچہ الیکشن لڑ رہا ہے، ٹھیک ہے جس کو بھی کوئی ووٹ دیتا ہے، وہاں عوام

ووٹ دیں اور جو بھی آتا ہے، اسے ویلکم کریں گے لیکن اب یہ ہے کہ اس کے ساتھ زیادتی ہے، وہ چھوٹا سا بچہ ہے، وہ کس کس کو Oppose کرے گا، گورنمنٹ کے وزراء وہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو میری آپ سے ریکویسٹ ہو گی کہ یہ الیکشن رولز کے بھی خلاف ہے تو مہربانی کر کے ان کے ساتھ ذرا مہربانی کی جائے کہ ان لوگوں کو اوپن چھوڑ دیا جائے کہ جس کو ووٹ دیتے ہیں، تو ان کو ایسے Compel نہ کیا جائے اور وہاں جو ہمارے وزراء بیٹھے ہوئے ہیں، یہ چیف منسٹر صاحب بھی سن رہے ہیں، میرے خیال میں ان کی بھی ان کے ساتھ بڑی ہمدردی تھی تو مہربانی کر کے اس کیلئے کچھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل۔۔۔۔۔

میاں نثار گل کاکاخیل: زۂ څه وئیل غواړم۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هم په دے Matter باندے ؟

میاں نثار گل کاکاخیل: بل څه ضروری خبره ده۔

جناب سپیکر: هں جی ؟

میاں نثار گل کاکاخیل: بله خبره ده۔

جناب سپیکر: نه نه اودریږه، د دے جواب آنریبل لاء۔۔۔۔۔

میاں نثار گل کاکاخیل: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: دا یو Dispose of شی کنه جی۔ دیکښے به څوک جواب ورکړی ؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بابک صاحب، جی آنریبل سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهربانی سپیکر صاحب۔ قلندر لودهی صاحب چه کومے مسئلے طرف ته نشاندهی اوکړه، زما یقین دا دے چه دا خو سپیکر صاحب، په اولنی ځل باندے کیږی چه یو ضمنی الیکشن دے او هلته په اولنی ځل باندے چه الیکشن کمیشن کومه فیصله کړے ده، حکومت د هغے فیصلے پابندی هم کړے ده او هیڅوک داسے نه شی ثابتولے چه هلته یو وزیر تلے وی او Campaign ئے کړے وی بلکه زما یقین دا دے چه دا خو زمونږ د دے حکومت کریډټ دے چه په ډیره شفاف طریقه باندے او په دومره غیر جانبداره طریقه

باندے ھلته الیکشن دے۔ تاسو اوګورئ چه تر اوسه پورے ھلته یو وزیر نه دے تلے چه ھغه Campaign کړے وی، باقی د پارټئ مشران شو یا د پارټئ نور نمائندګان شو نو ظاھره خبره ده سپیکر صاحب چه ھلته ضمنی الیکشن دے، د پارټئ مشران به ھم ځی او د پارټئ نمائندګان به ھم ځی۔ د حکومت د حده پورے حقیقت دا دے چه دا ډیره واضحه ده چه تر اوسه پورے ھیڅ مداخلت نه شوے دے او نه انشاء اللّٰه مونږه د دے اراده لرو چه په ھغے کښے مونږه مداخلت اوکړو سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب میاں نثار گل خان۔

میاں نثار گل کاکاخیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مجھے ذرا وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ چاہیئے اور وہ اسلئے کہ جناب سپیکر، اللہ تعالیٰ نے اس صوبے پہ بہت بڑا کرم کیا ہے اور Specially جنوبی اضلاع میں کوہاٹ ڈویژن پہ کہ اس میں تیل اور گیس کے وسیع ذخائر پیدا ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر، شکر الحمد للہ کہ ابھی کوہاٹ ڈویژن پورے پاکستان کو 40% گیس سپلائی کر رہا ہے اور ساتھ ساتھ تقریباً چالیس ہزار بیرل تیل بھی دے رہا ہے۔ آپ نے دو تین مرتبہ اخبار میں بھی پڑھا ہو گا کہ نوشپہ بانڈہ ایک علاقہ ہے جو میرے حلقے میں بھی ہے اور اس کے عوام نے تقریباً ایک سال پہلے پائپ لائن کو بند کیا تھا، پھر میں نے کمپنی والوں کے ساتھ اور ان کے ساتھ مذاکرات کر کے پائپ لائن کے کام کو کھلوا لیا اور مین پائپ لائن پہ یہ گیس چلی گئی۔ جناب سپیکر، اس سے پہلے ہنگو ڈسٹرکٹ میں لوگوں نے کام کو بند کیا تھا اور ساتھ ساتھ کوہاٹ ڈسٹرکٹ کے شیخان میں لوگوں نے کام کو بند کیا تھا اور پھر ان لوگوں نے جو کام بند کیا تو مذاکرات کے بعد ان لوگوں کو تو پائپ مل گیا، جنہوں نے کام بند کیا تھا لیکن نوشپہ بانڈہ کے لوگوں نے جب کام کھلوا لیا تو اس کے بعد مرکزی حکومت نے، میں دو تین دفعہ خود گیا، مرکزی حکومت نے پانچ کلو میٹر Radius میں اس علاقے کو گیس کی سپلائی نہیں کی۔ جناب سپیکر، اس سے دو دن پہلے لوگوں نے احتجاج کر رکھا تھا تو میں خود بمعہ ڈی سی او ان کے پاس گیا، ان کو ریکویسٹ کی، 15 تاریخ ان کی Deadline تھی تو پھر میں نے بڑی مشکل سے ان کو کہا کہ آپ لوگ 30 تاریخ تک انتظار کر لیں اور انشاء اللہ تعالیٰ 30 تاریخ تک یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جناب سپیکر، اسلئے میں ایوان میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہم چاہتے ہیں کہ ملکی کمپنیاں آئیں اور اس ملک میں اور اس صوبے میں اور اس پسماندہ اضلاع میں تیل اور گیس تلاش کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے کہ ان علاقوں کے جو وسائل ہیں، وہ اس ملک اور اس صوبے کے استعمال میں ہوں لیکن

جناب سپیکر، اسی فلور پہ میں ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خدانخواستہ اگر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بن گیا تو پھر لوگوں کیلئے بھی مسائل پیدا ہونگے اور حکومت کیلئے بھی ہونگے اور میرا یہ فرض ہے کہ اسمبلی فلور پہ اپنے محترم وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ پہنچادوں کہ جس طرح بھی ہو 30 تاریخ سے پہلے اگر کرک کے عوام کا ایک جرگہ بلایا جائے اور بیٹھ کے یہ مسائل حل ہو جائیں تو میرے خیال میں یہ ہمارے لئے بھی اور کمپنیوں کیلئے بھی اچھا ہوگا۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، یہ مسئلہ بھی اہم ہے اور اس سے Related تو نہیں ہے لیکن آپ کی اجازت سے کہ سر، بنوں میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک جلوس نکلا تھا اور وہ واپڈا کے خلاف تھا، اس جلوس پہ سر پولیس نے فائرنگ کرتے ہوئے تقریباً 13 افراد کو زخمی کر دیا اور ایک شخص کی موت واقع ہو گئی۔ سر، اس میں ایک شخص جو ہے، وہ صوبائی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑ چکا ہے اور اسد یار خان اس کا نام ہے سر، اور وہ مطلب ہے کافی Narrow margin سے ہار گئے تھے۔ سر، اگر یہ رویہ ہو کہ آپ کا واپڈا کے خلاف احتجاج ہو اور بجائے اس کے کہ وہ Aerial firing کرتے، وہاں پہ شیلنگ کرتے یا لاٹھی چارج کرتے مگر انہوں نے عوام پر فائرنگ کر دی اور 13 افراد کو زخمی کر دیا۔ سر، یہ نہایت اہم مسئلہ ہے تو میری یہ گزارش ہو گی چیف منسٹر صاحب سے کہ وہ جو زخمی ہیں، ان کی عیادت کیلئے میں گیا تھا، وہ کہتے ہیں کہ اب وہ ہماری ایف آئی آر بھی چاک نہیں کرتے تو سر، اگر یہ طریقہ کار ہو، میری گورنمنٹ سے یہ گزارش ہو گی کہ مہربانی کر کے وہ ایف آئی آر بھی درج کی جائے اور ملوث افراد کے خلاف کارروائی بھی کی جائے۔ تھینک یو، سر۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی محمد علی خان! محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، کومه خبره چه اسرار خان اوکړه، پرون دوه درے ځله زهٔ پاڅیدلے وومه خو ما ته د بابر صاحب د دغه د وجے هغه موقع ملاؤ نه شوله۔ په بنوں کښے چه هغه جلوس وتے وو د لوډشیډنګ خلاف او دا

جلوسونه هر ځائے کښے اوځی خو چه لوډ شیډنګ دے ، اتهاره بیس گهنټے بجلی نه وی نو خلق به خامخا سړک ته راا وځی نو چه روډ ته هغوی راوتی دی، پولیس پرے مخامخ فائرنګ کړے دے او هغے کښے هغه کس مړ دے۔ زمونږه د اسد یار خان چه کومه اسرار خان تذکره اوکړه، د هغه بالکل هډوکے الوتے دے۔ دا بالکل ټارګټنګ فائرنګ شوے دے نو زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب هم ناست دے ، دا ریکویسټ کوؤ چه د دے د جوډیشل انکوائری اوشی او کوم قصور وار کس دے ، هغه ته د سزا ملاؤ شی او که د واپډا قصور وی او که پولیس پکښے قصور وار وی چه هغوی ته سزا ملاؤ شی او دے مړی له او زخمیانو له د معاوضه ورکړی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: جی ثاقب الله خان۔

<u>جناب عدنان خان</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: بیا به درکوم، موقع درکوم۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکرصاحب، د بنوں خبره کیږی سر، پرون هلته یو خودکش دهماکه شوے وه او ډیر کسان ورکښے شهیدان شوی دی جی خو مونږ ترا وسه پورے دعا نه ده کړے۔ زهٔ به ریکویسټ کوم چه وړومبئ دا دعا اوکړو نو بیا به د اسرار خان خبره Take up کړئ خو هغه دعا ضرری ده جی ځکه چه ډیر کسان مړه او شهیدان شوی دی سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: *عدنان خان وزیر صاحب، عدنان وزیر صاحب، عدنان وزیر۔*

<u>جناب عدنان خان</u>: ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، یو خو جی په بنوں کښے دا ، پرون خو مونږه دعا کړے وه، د لوډ شیډنګ خلاف چه کوم جلوس راوتے وو، په هغے باندے اسرار خان هم خبرے اوکړے او محمد علی خان هم خبرے اوکړے ، ما پرون تاسو نه هغه غوښتے وو خو تاسو ما ته اجازت رانکړو بهرحال پرون Suicide attack هم شوے دے ، اوس د سحر په ټائم یو ریموټ کنټرول بم هم خلاص شوے دے نو اول به د هغوی د پاره دعا اوکړو، لکه څنګه چه ثاقب خان اووئیل نو د هغے نه پس به بیا په دے باندے خبره اوکړو۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی عطیف خان۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، په دے شګئ هندکیانو کښے پرون یوه دهماکه شوے ده جی، د ماشومانو یو سوزوکے وو، هغے کښے هم دغه تلل، یو دوه زنانه پکښے شهیدانے شوی دی او د سکول بچی پکښے دغه شوی دی، پکار ده چه هغوی هم په دے دعا کښے یاد شي۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ د بل چا د دعا خو څوک دغه نه غواړی؟ دعا کیلئے کوئی اور ریکویسٹ تو نہیں ہے؟ جی حافظ اختر علی صاحب! دا دوئ چه کوم واقعے تفصیل سره اووئیلے جی، د هغے ټول شهیدانو د پاره تاسو دعا اوغواړئ جی۔

(اس مرحلہ پر مرحومین اور شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، میں بنوں کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہا تھا، ساتھیوں نے جو باتیں کیں، ان کو میں Second کرتا ہوں اور سر میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے، بنوں میں یہ جو ناگفتہ بہ واقعہ پیش آیا ہے، آئے دن اس قسم کے واقعات سامنے آرہے ہیں، اس کا حل ہمارے پاس موجود ہے لیکن Some what ہمارے انسٹی ٹیوشنز جو ہیں، وہ اس پر عمل نہیں کرنا چاہ رہے ہیں۔ کل ایک ایس ای صاحب تھے، میں نام نہیں لیتا، ان سے بھی ڈسکشن ہو رہی تھی اور انہوں نے کہا ہمارے پاس 2000 یونٹس ضرورت سے زیادہ ہیں مگر صرف اس کا جو نظام ہے، آگے چوری اور اس کا جو Administrative use ہے، اس کی وجہ سے یہ سارے معاملات پیدا ہو رہے ہیں اور سر، کل For the first time میرے نالج میں بھی اضافہ ہوا کہ اس وقت خیبر ایجنسی اور مہمند ایجنسی میں اٹھارہ سٹیل ملز کام کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: سٹیل ملز؟

جناب وجیہہ الزمان خان: جی سر، وہاں پر تین سٹیل ملز ہیں جن کو Legal permission ملی ہوئی ہے اور وہ بھی اس سے تجاوز کر کے وہاں پر بجلی استعمال کر رہی ہیں اور باقی جو ہیں، وہ بل ہی نہیں Pay کر رہیں، اس پر انکوائریاں شروع ہوئی ہیں اور ایک سٹیل مل کی بجلی کی کھپت کتنی ہوتی ہے، آپ کو اس کا اندازہ ہو گا؟ تو یہ اس قسم کی جو Leakages ہیں سر، ان کو اگر کنٹرول کر لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ لوڈ شیڈنگ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے بلکہ صرف انتظامی امور میں ان کی یہ جو نااہلی ہے، اس کی وجہ سے سارے واقعات پیش آرہے ہیں اور Every now and then یہاں پہ اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں، یہ بڑے افسوس کی ایک بات ہے، ہمارے صوبے کیلئے بھی اور ملک کیلئے بھی۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی وساطت سے وفاقی حکومت سے گزارش کرونگا کہ اس قسم کی چوریاں جو ہیں، ان کو پکڑیں، بہت شکریہ سر۔

محترمہ یاسمین ضیاء: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یاسمین ضیاء صاحبہ۔

محترمہ یاسمین ضیاء: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ جیسا کہ سپیکر صاحب، آپ لوگوں کے نوٹس میں بھی آیا ہو گا کہ پچھلے دنوں پشاور میں چار سالہ بچی کا Rape ہوا ہے تو جناب سپیکر، میں اس حوالے سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ابھی تک وہ مجرم گرفتار بھی نہیں ہوئے، حکومت نے اس حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، ابھی تک اس حوالے سے کوئی ایسی بات ہمارے نوٹس میں نہیں آئی؟ ایک چار سالہ بچی کیساتھ درندوں کی طرح کے واقعات جو ہیں جناب سپیکر، ہمارے معاشرے کی خراب صورتحال کی نشاندہی کرتے ہیں اور میں اس حوالے سے حکومت سے کہتی ہوں کہ وہ اپنے اقدامات اس کے حوالے سے اٹھائے، ان مجرموں کو سخت سے سخت سزائیں دے اور ہمیں بتائے کہ ابھی تک اس حوالے سے کیا ہوا ہے؟ اس کے علاوہ جناب سپیکر، میں میڈیا سے یہاں پر گزارش کرتی ہوں کہ اس چیز کو وہ زیادہ Highlight نہ کرے کیونکہ وہ خاندان ایک Shock سے گزر رہا ہے اور جب اس کو بار بار میڈیا پہ یا اس طرح کے وہ لوگ جاتے ہیں یا اس کو Highlight کرتے ہیں تو ایک تو ان کیساتھ اس طرح بہیمانہ سلوک ہوا ہوتا ہے، درندگی کا شکار ہوئے ہوتے ہیں تو معاشرے میں ان کیلئے رہنا محال ہو جاتا ہے، لہذا آپ کے توسط سے میری ان سے بھی یہ گزارش ہے کہ اس حوالے سے تھوڑی سی احتیاط برتنی چاہیئے تاکہ وہ جو زیادتی کے شکار ہوئے، وہ ہمارے معاشرے کے اس سلوک سے

اور یا پھر ہمارے ہاتھوں سے خود شکار نہ ہو جائیں اور حکومت اس حوالے سے یہ بتائے کہ انہوں نے اب تک اس کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: ستارہ ایاز بی بی۔

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود): جی۔ انہوں نے جو بات کی ہے، واقعی It is very unfortunate، یہ Recently ہوا ہے اور ہمارا جو چائلڈ پروٹیکشن کمیشن ہے، They are in touch with the family لیکن اس کو ہم نے زیادہ Highlight اسلئے نہیں کیا کہ یہ کیس ہی ایسا ہے کہ چار سال کی بچی ہے، وہ Psychologically اس وقت اس Condition میں نہیں ہے کہ وہ کسی سے بات کر سکے۔ ایف آئی آر پہلے اس کے والد نہیں کاٹ رہے تھے لیکن ہم نے اس کے ساتھ Counseling کی ہے اور ایف آئی آر جو Unknown لوگ ہیں، جن کا ابھی ہمیں پتہ نہیں ہے کہ کون ہیں، ان کے خلاف کاٹی جا چکی ہے، ان کے Family کیساتھ بھی Counseling ہو رہی ہے اور ہمارا جو رہبر سنٹر ہے، وہ ٹیم گئی ہوئی ہے اور ساتھ میں یہ ہے کہ بچی کے جو آپریشنز ہیں، اس کی سرجری، دو سرجریز ابھی رہتی ہیں، وہ گورنمنٹ اپنے خرچے پہ کر رہی ہے لیکن یہ چیز، میں یہاں پہ اپنی بہن کا بھی شکریہ ادا کرونگی کہ بار بار ان کی Family کو، ہمیں بھی بہت زیادہ وہ ہے کہ اس وقت وہ ایک Mental، یعنی اس حالت سے گزر رہے ہیں، اگر ہماری ٹیم بھی جاتی ہے تو بہت مشکل سے وہ ہم سے بات کرتے ہیں، بہت مشکل سے وہ ملتے ہیں اور وہ بار بار یہی کہتے ہیں کہ پلیز اس کو Highlight نہ کریں اور جس طرح ہمارا معاشرہ ہے تو یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان لوگوں کو قرار واقعی سزا دیں لیکن اس بچی کو سامنے لے کے آنا یا بار بار اس کا نام لینا، اس کے والدین پہ اس کا بہت غلط اثر ہو رہا ہے، وہ بھی اس کیساتھ ایک نفسیاتی مریض بنے ہوئے ہیں تو گورنمنٹ اس پر اپنی پوری وہ کر رہی ہے اور انشاء اللہ ان کو قرار واقعی سزا دیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو بی بی، تھینک یو۔ یہ چائلڈ پروٹیکشن بل جو ابھی ہم نے اسمبلی سے پاس کرایا تھا، اس پر کام صحیح ہو رہا ہے؟

وزیر برائے سماجی بہبود: جی اس کے تحت ہم یہ کر رہے ہیں، کمیشن نے اس پر ایکشن لیا ہے اور کمیشن اس ساری چیز کو Handle کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: Fully implementation ہو رہی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب، سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، حالیہ سیلاب کی وجہ سے صوبائی حکومت نے بہت سے اضلاع میں انکم ٹیکس معاف کیا ہے، جس میں ضلع ایبٹ آباد رہ گیا ہے حالانکہ ضلع ایبٹ آباد میں بھی اسی طرح سیلاب کی وجہ سے تباہی ہوئی ہے، نقصانات ہوئے ہیں، جس طرح باقی اضلاع کے اندر نقصانات ہوئے ہیں تو میری حکومت سے یہ گزارش ہے کہ جس طرح صوبے کے باقی اضلاع کے اندر انکم ٹیکس معاف کیا گیا تو اس طرح ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں بھی لوگوں کو انکم ٹیکس کی چھوٹ دی جائے کیونکہ وہاں بھی لوگوں کے بڑے نقصانات ہوئے ہیں اور اس کی واضح مثال یہ ہے کہ ایوب برج کے ساتھ ایک برج ہے جو ایک عرصے سے بنا ہوا تھا، اس کو سیلاب کی وجہ سے نقصان ہوا ہے، لوگوں کی زمینیں تباہ ہوئیں، گھر تباہ ہوئے تو ایبٹ آباد کو بھی اس میں شامل کیا جائے اور انکم ٹیکس کی چھوٹ ایبب آباد کو بھی دی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ آج تو گلہ ختم ہو گیا نا؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: (ہنستے ہوئے) جی جی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی انور خان صاحب۔

جناب اورنگزیب خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږئ جي۔ یو یو، ون بائی ون۔ آج چونکہ ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف فرما ہیں تو وہ Notes آپ کے لے رہے ہیں اور آخر میں میں ان کو دعوت دونگا۔ جی انور خان صاحب، تھوڑا تھوڑا، مختصر مختصر بولیں۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ وزیر اعلیٰ صاحب دلته ناست دے جي، د دوئ شکر گزار یو۔ زمونږ جي په دیر کښے، په دیر اپر کښے زمونږ سره دوه ایریگیشن چینلز دی جي، داروړه ایریگیشن چینل او

ګنديګار اريګيشن چينل، د هغے لاندے لږے لږے زمکے راځي او حکومت آبيانه په ټول ملاکنډ ډويژن کښے جي، په سوات بونير او دے ځايونو کښے معاف کړے ده خو دير اپر ئے ترينه بالکل بهر کړے دے جي۔ د دير لوئر په باره کښے هم دا خبره ده چه هلته هم آبيانه نه ده معاف شوے نو جي دا کومے اوبۀ چه دلته راغلي دي، کومو چه چارسده تباه کړے ده، کومو چه نوښار تباه کړے دے، دا ټوله اوبۀ جي د سوات او د دير نه راغلے ده۔ زمونږه ټول انفراسټرکچر چه کوم دے، که زمونږه پلونه دي، که زمونږه زمکے دي، که شهيد بے نظير بهټو يونيورسټي ده جي، هلته کښے هغه هم تباه شوے ده۔ سيلاب مونږه جي ډير زيات وهلي يو او زمونږه هغه کار چه په کوم دغه سره پکار وو، هغه شان هلته آباد کاري نه کيږي۔ اولنے درخواست به مے دا وي، زمونږه وزيراعلیٰ صاحب دلته ناست دے جي، دا درخواست به وي ستاسو په وساطت باندے چه آبيانه په کومو نورو ډسټرکټس کښے معاف شوے ده، هلته ته د جي ټوله آبيانه معاف شي۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چه آبيانه معاف شي؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: او په سيلاب کښے چه زمونږه آبادکارئ کښے بالکل مونږ ته توجه نه ملاويږي۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چه د هغے د پاره څه اوشي جي۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: بله جي اين جي اوز دلته کار کوي جي۔ د اين جي اوز هلته ملاکنډ ډيويلپمنټ پراجيکټ دے، نور اين جي اوز دي جي، هغوي پيسه ضائع کوي جي، مونږه Elected representatives يو، هغوي بالکل مونږ ته وائي چه مونږه اين جي اوز يو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اين جي اوز ستاسو په مشوره باندے لږ کار شروع کړي؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: زمونږه په مشوره باندے بالکل کار نه کوي جي۔ زمونږ به وزير اعلیٰ صاحب ته دا درخواست وي چه هغوي۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جي اورنګزيب خان، اورنګزيب خان۔

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب هم ناست دے، ستاسو توجه زۀ دے خبرے ته راوستل غواړمه جي چه چونکه په چارسده روډ باندے زمونږه چه کوم عیدګاه دے، د هغے څه حصه په Lease باندے ورکړے شوے ده او په ټول پیښور ښار کښے بلکه خاصکر زما په حلقه کښے ډیره غټه مسئله ما ته جوړه ده جي۔ مختلف خلق په هغے باندے لکه د جلسو او د جلوسونو پروګرام هغوی تیاروی جي نو وزیر اعلیٰ صاحب هم ناست دے، تاسو هم ناست یئ، چونکه دا یو تاریخی ځائے دے او د ټول پیښور ښار، تاسو هم اکثر هلته راشئ، د اختر د ورځے مونځ ادا کړئ، وزیر اعلیٰ صاحب هم راشی، ګورنر صاحب هم راشی او د هغے چه هغه کومه خوبصورتی ده یا د هغے مخے ته کوم دیوال وهلے کیږی نو په پیښور ښار کښے د مخکښے نه هم دومره آلودګی ده، زمونږه داسے د اجتماعاتو د پاره چه کوم د اختر مونځونه کیږی یا د جنازے مونځونه کیږی، د هغے د مخکښے نه مونږ ته ډیر زیات کمے دے۔ زۀ تاسو ته هم دا ریکویسټ کوم، وزیر اعلیٰ صاحب ته هم دا ریکویسټ کوم چه د عیدګاه مخے ته دا کوم ځائے په Lease ورکړے شوے دے، مهربانی د اوکړی او دغه Lease د ختم کړے شی۔ چونکه دا یو یادګاری ځائے دے، عیدګاه ده، د پیښور ښار د پاره یو اهم ځائے دے او خاصکر زما په حلقه کښے ما ته ډیره غټه مسئله د دے نه جوړه ده نو زۀ به ریکویسټ کوم چه دغه Lease د ختم کړے شی جي۔ ډیره مهربانی جي۔

جناب سپیکر: جی تھینک یو۔

محترمہ سعید بتول ناصر: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی بی بی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: تھوڑا سا اس بی بی کو موقع دے دیں۔ ایک ایک منٹ سے زیادہ نہ بولیں جی۔ جی بی بی۔

محترمہ سعید بتول ناصر: سپیکر صاحب، آپ کی توجہ سیکیورٹی کی طرف دلانا چاہونگی کہ Last year جون میں، I think اکہ جون کے End میں یہاں پر ایک اعلان ہوا تھا، کچھ شکایات عوام کی آئی تھیں کہ یہاں پر ٹریفک کا پرابلم ہوتا ہے اور عوام کو تکلیف ہوتی ہے تو ہمارے سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب اور ظاہر

شاہ صاحب نے کہا تھا کہ ٹریفک سب طرف سے کھول دی جائے تاکہ عوام کو مشکل نہ ہو تو اس پر پھر عملدرآمد ہوا ہے۔ تو میں یہ کہنا چاہونگی کہ یہ بالکل اچھا تھا، شاید عوام کی تکلیف کم ہوئی ہے لیکن اس میں سیکیورٹی رسک بہت زیادہ ہے۔ ٹھیک ہے جو منسٹرز صاحبان ہیں، جن کیساتھ موبائل پولیس ہے ان کو تو تکلیف، ان کی تو گاڑی نہیں رکتی، ان کیلئے تو کوئی پرابلم نہیں ہے کہ آگے ان کے پاس گارڈز ہوتے ہیں، گاڑی ہوتی ہے لیکن اس کے بعد یہ ہوا کہ ہم ایم پی ایز کی گاڑیاں بالکل تیس منٹ اور چالیس منٹ تک یہاں اس چوک پر رکی رہتی ہیں کیونکہ گیٹ بھی ایک ہی Open ہوتا ہے اور اس چوک پر ہماری گاڑیاں رکی رہتی ہیں، ایک تو یہ۔ دوسرا یہ کہ میں اس سے اپنی کوئی پرواہ نہیں کر رہی ہوں کہ جان کو کوئی خطرہ ہے، ٹھیک ہے یہ جو سینیئر منسٹرز ہیں، یہ ہم سے زیادہ اہم ہیں لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ پہلے یہ تھا کہ ایک طرف سے جو پبلک ٹرانسپورٹ ہے، اس کو نہیں آنے دیا جاتا تھا اور صرف ہماری گاڑی گزاری جاتی تھی لیکن اب اس بات کی پرواہ نہیں کی جاتی تو یہ میری گزارش ہے کہ ذرا ہمارے ایم پی ایز، ہم لوگوں کو بھی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر:</u> دوسری بات یہ ہے کہ جب یہ لوگ چلے بھی جاتے ہیں تو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ آنریبل خوشدل خان صاحب! Repetition نہ ہو، جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر):</u> سپیکر صاحب، ډیره مهربانی ستاسو۔ وزیر اعلیٰ صاحب هم موجود دے، یو ډیره اهمه مسئله ده او مسئله زمونږ د اسمبلئ ده۔ تاسو ته معلومه ده چه Previous government کښې په حیات آباد کښې مونږ ته څه دو سو کنال زمکه د دے بلډنګ د پاره وقف شوے وه، راکړے شوے وه او په هغے کښې زمونږ خپل ګورنمنټ هم څه پیسے داخلے کړے وے، بیا Later on اوس مونږ ته معلومه شوه چه یره هغه پلاټس چه کوم زمونږه اسمبلئ ته الاټ شوی وو، هغه وزیراعلیٰ صاحب نورو محکمو ته ورکړی دی۔ په دے سلسله کښې مونږه تاسو سره هم میټنګ کړے وو او تاسو وئیلی وو چه یره مونږ به یو جرګه جوړوؤ، مونږ به وزیر اعلیٰ صاحب له ځو ځکه چه زمونږ دا موجوده کوم ځائے دے، بلډنګ دے، دا زمونږه د Requirement نه ډیر کم دے، په

دیکښے زمونږ د ټول آفیسرز د پاره دفترے نشته دے، زمونږه چه کوم دلته اهلکار دی، د هغوی د پاره Accommodation نشته دے، د پارکنګ مونږ ته پرابلم دے، د کیفی ټیریا مونږ ته ډیر زیات پرابلم دے۔ بله لویه خبره دا ده چه نن سبا د لاء اینډ آرډر سیچویشن خبره ده، اوس بالکل دا بلډنګ په کومه خطه باندے دے نو دا، It is the heart of the city، داسے روډ هم راځی، داسے هم روډ راځی او اکثر لا بیا داسے حالاتو کښے مونږ روډونه هم بندوؤ نو بیا عوام په هغے باندے احتجاج هم کوی، عوام په هغے باندے خفګان کوی نو زۀ مطلب دا دے د دوئ د موجودګئ نه یو فائده اخلم، که د دوئ نن داسے یوه خبره مونږ سره اوشی او مونږ له ئے یو لس منټه ټائم راکړو نو ستاسو په سرپرستئ کښے به ورسره ملاؤ شو، زمونږ سیکرټری صاحب به هم ملاؤ شی او په دے باندے به یو څو خبرے اوکړو ځکه چه هغه زمکه کوم ډیپارټمنټ ته دوئ الاټ کړے ده نو هغوی ته Already الاټمنټ شوے وو او هغه څیز بیا یوے کمیټئ ته حواله شوے وو، د هغے سب کمیټئ زۀ چیئرمین وومه، په هغے کښے مونږ ډیرے هلے ځلے کړے وے او هغه قبضه هم مونږه اغستے وه، هم هغه ویلج والا، منټل هسپتال او نور داسے نو دا زما یو ګزارش وو چه په دے باندے تاسو، ځکه چه هغه څیز ډیر لیټ شو۔ دا تاسو ته مونږ مخکښے هم وئیلی وو، ایسوسی ایشن والا هم ستاسو په نوټس کښے راوستے وو او تاسو مونږ سره دا خبره کړے وه چه مونږ به جرګه جوړوؤ او ډیر زر به د وزیر اعلیٰ صاحب نه ټائم اخلو نو دا هغه موقع ده، مهربانی اوکړئ چه په دے باندے څه خبرے اوشی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: وروستو د سیشن نه بعد به ملاویږو جی۔ ستار خان صاحب،۔۔۔۔

حافظ اختر علی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: په دے پسے جی، دا نن پرائیویټ ممبر ډے دے، ستاسو لږ د زړۀ براس اوباسمه او لږ مختصر کوئ چه نورو ورونړو ته موقع ملاؤ شی۔

جناب عبدالستار خان: میں مختصر بات کرونگا جی۔ ایک بات جو میرے علم میں بھی ہے، یقیناً اس ہاؤس کے علم میں بھی پہلے سے آئی ہوگی، ہمارے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی میں ٹیچنگ سٹاف اور نان ٹیچنگ سٹاف کی جو بات آرہی ہے، اس میں پبلک سروس کمیشن کی طرف سے کچھ امیدواران جو ہمارے ای ڈی

اوز، ڈی ای اوز اور اے ڈی اوز کی پوسٹوں پر آرہے ہیں، اس میں ہمارے محکمہ تعلیم میں بہت سے سینیئر لوگوں سے بھی میں نے مشاورت کی اور ان کی طرف سے کچھ Output آیا تو میں وہ ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ آج ہمارے چیف منسٹر صاحب بھی ہیں، وزیر تعلیم صاحب بھی ہیں اور پورا ہاؤس بھی ہے تو اس میں میرا ایک وہ ہے کہ اس پالیسی پر اگر نظر ثانی کی جائے، اس کے حق میں بہت سے دلائل ہیں جو کہ وقت کی کمی کی وجہ سے میں سامنے نہیں لا سکتا ہوں لیکن صرف اتنی گزارش ہے کہ یہ ایک امتیازی بات ہے کہ ایک استاد جو زندگی بھر اتنا تجربہ کار ہوتا ہے، وہ بھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے آتا ہے، اس کو کسی انتظامی پوسٹ پر نہ رکھا جائے، حالانکہ یہ مثال صرف ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہے، جو پالیسی ابھی لا رہے ہیں، باقی ڈیپارٹمنٹس میں، ہیلتھ میں یا دوسرے اداروں میں یہ بات نہیں ہے، لہذا اس بات پر آج میں سی ایم صاحب سے بھی گزارش کرونگا کہ ہمارا یہ تعلیمی نظام جو ہے، جس میں سات ای ڈی اوز پر ڈیپارٹمنٹ نے بہت Clear cut اعتراضات لگائے تھے، ان کو بھی پبلک سروس کمیشن نے Recommend کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انتظامی پوسٹوں پر اگر ہم یہاں سے لوگ لائیں گے تو ہمارے جو دور دراز علاقے ہیں، خصوصاً پہاڑی علاقے، ان سے آکر ڈیوٹی نہیں کر سکتے ہیں، اس وجہ سے ہمارے پورے تعلیمی اداروں کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ سر، میں گزارش کرونگا کہ مختصر سی بات ہے، سی ایم صاحب اس پر نظر ثانی کریں، یہ پالیسی ہمارے صوبے کے حق میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب! ستاسو خو یو ایډجرنمنټ موشن زما په خیال.....

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، یو مختصر خبره ده. وزیر اعلیٰ صاحب تشریف فرما دے او په لوډ شیډنګ باندے خو سپیکر صاحب، ډیرے خبرے شوے دی او په هغے باندے ستاسو رولنګ هم راغلے دے خو سر زهٔ صرف د هغوی توجه دے طرف ته راګرځول غواړمه چه خصوصاً په مردان کښے د لوډ شیډنګ د وجے نه چه کوم ناګفته بهه صورتحال جوړ شوے دے او امن و امان د هغے د وجے نه انتهائی مخدوش دے، لهذا وزیر اعلیٰ صاحب که خصوصی په دے حوالے سره پیسکو چیف ته یا دغه اهلکارو ته څه هدایات ورکړی ځکه چه سپیکر صاحب، په جماتونو کښے ابهٔ نشته د بجلئ د نشت والی د وجے نه نو جناب، د دوئ په نوټس کښے ستاسو په توسط دا راولم.

جناب سپیکر: جی۔۔۔۔۔

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر صاحب! ایک منٹ مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: زما خیال دے جی دے ایجنڈے ته به لړ راځو، وروستو به، مولوی عبیدالله صاحب۔

مولوی عبیداللہ: نحمده ونصلی علیٰ رسوله النبی ﷺ الکریم۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: هغه خو مے ایډمټ کړے دے کنه؟ جی عبیدالله صاحب۔

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر صاحب، ډیر ممنون یم چه ټائم ملاؤ شو۔ زۀ د کوهستان په باره کښے یو خبره کوم۔وزیر اعلیٰ صاحب هم ناست دے ،د وزیر اعلیٰ صاحب زۀ ډیر ممنون یم چه د مردان په شان ئے زما کوهستان هم شامل کړے دے۔ د کوهستان د پاره د دغه سیلاب په سلسله کښے پانچ سو ملین روپئ منظورے شوی دی او پی سی ونز جوړ شوی دی، اوس به ټینډرے راځی او انشاء الله ډیر زر به کوهستان آباد شی لیکن دا یو ضمنی خبره ده او حقیقت کښے خبره دا ده چه پرون د امریکے نائب صدر راغلے دے کوهستان ته، کوهستان نه پاکستان ته، (قہقہے) اصل کښے پختونخوا ټول کوهستان دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ما وئیل عبیدالله صاحب! که تاسو چهکا اووهله، مونږ خو د په بل دغه لاړو۔ (قہقہہ)

مولوی عبیداللہ: پختونخوا چونکه کوهستان دے نو ځکه زۀ کوهستان وایم۔ پرون چه کومه یو غټه حادثه اوشوه، په بنوں کښے بم بلاسټ شو، ډیر زیات خلق پکښے مړه شول زمونږ وروڼه، دغه شان په پیښور کښے هم بم بلاسټ اوشولو او ډیره زیاته خرابی پکښے راغله۔ حقیقت کښے زۀ دا تاسو ته عرض کوم د وزیر اعلیٰ صاحب په ذریعه باندے چه یو بله یوه مسئله، یو بل مصیبت په دے پاکستان باندے رانه شی۔اګرچه پالیسی د پاکستان د مرکزی حکومت وی لیکن متاثر کیږو مونږه، زمونږ صوبه، زمونږ خوا ته فاټا بیلټ، دا بندوبستی علاقه ده، مونږ متاثر کیږو۔زۀ د وزیر اعلیٰ صاحب په ذریعه باندے مرکزی حکومت ته دا

درخواست کوم چه د خدائے د پاره، د خدائے د پاره دا خپله پالیسی د لړه تبدیل کړی او زمونږ پختونخوا چه د صدر پاکستان د پاره ووټ ورکړے وو، د دغه وجے نه مو ورکړے وو چه هغه مخکښنے پاکستان د بدل شی او نوی پالیسی د پاکستان په حق کښے او د اسلام په حق کښے د پالیسیانے جوړے شی لیکن هغه د پاکستان پالیسیانے نه دی۔ مخکښنے به د جنرل مشرف په وخت کښے پټے پټے یو دوه حملے کیدے په پاکستان باندے، اوس روزانه د نوی نوی جهازونو په ذریعه باندے نوے نوے ډرون حملے په مونږ باندے کیږی، مونږ تباه کیږو نو زمونږ د غیرت تقاضه هم دا ده چه مونږ ورته اووایو چه دا ډرون حملے بند کړئ او زمونږ د ایمان تقاضه هم دا ده-----

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

مولوی عبیداللہ: نو وزیر اعلیٰ صاحب! تاسو مهربانی اوکړئ، هغوی ته دا اووایئ چه دا خپله پالیسی بدله کړئ۔ مهربانی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں جناب پرنس جاوید صاحب، کشور کمار صاحب اور ثناء اللہ خان میاخیل صاحب نے 13 و 14 جنوری 2011ء کیلئے رخصت طلب کی ہے تو: Is it the desire of the House that the leave may be granted

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Privilege-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا ایجنډا لړه نمټاوؤ نو بیا وروستو وزیر اعلی صاحب ته به دغه ورکوؤ۔

تحاریک استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motions': Malik Badshah Saleh, to please move his privilege motion No. 127.

جناب بادشاہ صالح: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ محترم سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ سعودی عرب میں میرے حلقے کے ایک

آدمی کی موت واقع ہوئی اور 2011-01-03 کو بذریعہ سعودی ایئر لائنز لاش پشاور لائی گئی۔ لاش وصول کرنے کیلئے میں ایئرپورٹ گیا اور لاش کو وصول کر کے ایمبولینس میں بمعہ سامان رکھا گیا جبکہ سامان اس کے ذاتی استعمال کا تھا اور جب ایمبولینس باہر نکل رہی تھی تو اس وقت زاہد محمود وغیرہ جو کہ اپنے آپ کو کسٹم کے اہلکار ظاہر کر رہے تھے، میرے سامنے رشوت کا مطالبہ کر رہے تھے اور ایمبولینس کو بھی روکے رکھا جبکہ ایئرپورٹ حکام نے بھی منع کیا لیکن وہ باز نہیں آیا اور یہ بتا رہا تھا کہ قانون اسمبلی پاس کرتی ہے اور یہ بھی بتایا کہ اسمبلی میں آپ لوگ جو کچھ کر سکتے ہیں، کر لیں اور میرے اور اسمبلی ممبران کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ چیک کرنے پر سامان ذاتی استعمال کا نکلا۔ میرے ساتھ حلقہ کے لوگوں کی کثیر تعداد موجود تھی جس سے میرے اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

سر، دا پاتراک ورته وائی، د هغے یو کس په سعودی عرب کښے، هلته دا خلق مزدورئ له زمونږ ډیر زیات ځی نو هلته وفات شوے وو، په 3 جنوری باندے هغه په سعودی ایئر لائنز کښے پېښور ته راوړے شو۔ زه لاړمه ایئر پورټ ته او د ایئر پورټ د حکامو سره ما ډیر ښهٔ کوآپریشن اوکړو۔ ایمبولینس دننه ننوتو، د هغه لاش ما وصول کړو خو د دے لاش سره سامان وو چه اتهائیس کلو وو یا تیس کلو وو جی، زه چه په دے ټائم کښے راوتم او ما دا سامان او ایمبولینس کلی ته رخصتولو نو څه کسان د دے نه تاؤ شو او دے ئے اونیولو۔ بیا زه ورله واپس راغلمه نو هغوی اووئیل چه نه دا خو اوس دے وخت کښے دغه نشته او په دے باندے به کسټم وی نو مونږ ورته ریکویسټ اوکړو چه دا د دے سړی ذاتی سامان دے، دا مړے دے او هلته وفات شوے دے، غریبانان دی۔ بیا د ایئر پورټ، د پی آئی اے او د سعودی ښهٔ مشران ورپسے راغلل چه دا تاسو څه کوئ؟ خو خبرے ئے ډیرے سپکے وے، سامان چه چیک کړے شو نو یو څو کمبلے د هغه سړی رابنکاره شوے جی خو د دے باوجود هم هغوی بیا دا پرینښودو او وئیل ئے چه یره څه ایجنټان په دے وخت کښے موجود نشته چه هغه راشی نو دا به مونږه ورکوؤ۔ بیا ورله ما د هغه کسانو پاسپورټونه ورکړل چه خیر دے دا د ځان سره کیږدئ خو دا مړے اوس مونږ نه شو ایسارولے، ولے چه یوه میاشت ئے شوے ده او دا خرابیږی نو د هغوی پاسپورټونه مونږ د هغوی سره

کیښودل او ما ته مرے بیا هغوی پریښودو خو بیا چه په دے پاسپورټونو پسے سبا له کوم سړے ورغلے دے نو بیا ئے هم د هغه نه دوه نیم زره روپۍ د غه کسانو اغستی دی او پاسپورټونه ئے ورکړی دی جی۔ سر، زمونږ په مخکښے داسے ظلم او داسے زیاتے کیږی نو د عامو خلقو دا قصے خو به مونږ اوریدے خو بیا چه کله ما د اسمبلئ د ممبرئ خبره اوکړه نو هغه ډیر دغه اوکړو چه دا قانون هم تاسو پاس کوئ او دا داسے کوئ او داسے کوئ۔ سر، زه درخواست کوم د دے اسمبلئ په وساطت سره چه د دے خلقو خلاف د سخت ترینه کارروائی اوکړے شی او په داسے سزا باندے دا نه کیږی، دا په لیکلو میکلو نه کیږی سر، دیکښے څه کسانو ته دا پړے اچول غواړی یا ما له څه لږ اختیار راکړئ یو دوه ورځو له، که تاسو ئے نه شئ کولے ، یریږئ نو مونږه ئے کولے شو جی۔ مونږ دا پرواه د چا نه ساتو، هر څه کولے شو جی نو یا ئے ما ته حواله کړئ یا داسے سړے فائرنګ سکواډ ته مخامخ کړئ چه دا شوټ کړی، یو کس دوه، چه داسے حالات بیا نه کیږی جی۔ نو زه درخواست کوم، وزیر اعلیٰ صاحب هم ناست دے ، تاسو هم یئ چه د دے کسانو خلاف به څه کوئ خو دلته کمیټئ ته به ئے رااوغواړئ، معافی به اوغواړی او خبره به خلاصه شی جی؟ نو د دوئ خلاف که څه کولے شئ جی نو چه د سخت نه سخت کارروائی که اوشی نو ډیره مهربانی به وی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب،پلیز۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> سر، داسے ده چونکه دا کسټم فیډرل ګورنمنټ ډیپارټمنټ دے ، بهرحال که دوئ دا مناسب ګنړی او دا کمیټئ ته ریفر شی او هلته بیا دا کس رااوغوښتے شی، یو خو دا طریقه کار دے۔ دویم که د دے نه دوئ مطمئن نه وی نو بیا مونږ د وزیر اعلیٰ آفس استعمالوؤ او په دوئ باندے به یو خط اولیکو کسټمز ته چه کوم د دوئ مشران دی، هغوی ته به څه دغه اوکړو چه څه Disciplinary action واخلی خو ښه دا وه چه On the spot مو خبره خلاصه کړے وے چه بس خبره خلاصه شوے وے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: هغه خو په دیر او سوات کښے دوئ ډیرے خلاصے کړی دی۔

(قہقہہ) هغه چل ئے زده کړے دے ، پروسیجر به Adopt کړو، پروسیجر به Adopt کړو ، دلته به ئے راا وغواړو۔

وزیر قانون: او جی دا ٹھیک ده۔

جناب سپیکر: په کمیټئ کښے به فوری، د دے پریویلج کمیټئ اجلاس به لږ زر راا وغواړئ او دا Concerned خلق به پکښے راا وغواړئ۔ Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب! د دے کمیټئ په باره کښے خبره کوم، که ستاسو اجازت وی نو-----

جناب سپیکر: جی جی آنریبل-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دا څیز کمیټئ ته راشی خو دا ممبران صاحبان چه کوم زمونږه ممبر صاحب Grievances اوښودل، بیا دوئ میټنگ له نه راځی، افسران راشی ټول او بیا په دوئ پسے زه ټیلیفونونه کوم، انتظارونه کوم۔ نو دے ممبرانو صاحبانو ته وئیل پکار دی چه میټنگ له راځئ، بیا تاسو اوګورئ چه زمونږ کمیټئ ډیرے مظبوطے دی او دا کمیټئ Accountability د دے کولے شی خو ممبران نه راځی نو بیا د هغے په وجه باندے زمونږ هغه هر یو څیز خراب شی-----

جناب سپیکر: ہاں، یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نو دا د مهربانی اوکړی، د دے خلاف لږ ایکشن اغستل پکار دی۔

جناب سپیکر: یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ادھر ہاؤس کا اتنا قیمتی وقت اور ساری توجہ آپ کے پیش کردہ مسئلے کی طرف مبذول ہو جاتی ہے اور پھر یہ جو ابھی سامنے آیا کہ آنریبل ممبر زاس میں حاضری نہیں

دیتے، یہ بڑی زیادتی کی بات ہے تو Kindly میری بھی آپ سے درخواست ہے کہ کسی کے جو بھی Grievances ہوں، جس Matter میں بھی کمیٹی کا اجلاس ہو، اس میں آپ کی حاضری Must ہے خواہ مخواہ، ورنہ ہم مجبور ہونگے اور پھر ایسے ممبرز کی وہ ادھر نہیں لیں گے۔

Mr. Naseer Muhammad Khan Maidadkhel Sahib, to please move his privilege motion No. 128.

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میرا سوال بابت مالی وچوکیدار وزارت کھیل وثقافت لکی مروت مورخہ 2010-05-06، جس کا وزارت کھیل وثقافت نے جواب ایوان میں مورخہ 2010-12-30 کو پیش کیا۔ سوال کا جو جواب ایوان میں پیش کیا گیا، اس میں انتہائی غلط بیانی سے کام لیا گیا۔ غلط بیانی کا ثبوت ڈی سی او لکی مروت کی جانب سے ان چار افراد کی بھرتی ہے جن کے اپوائنٹمنٹس لیٹر کے آرڈرز کی کاپیاں ہیں، جو لف ہیں۔ ایوان میں انفارمیشن غلط دینے اور حقائق چھپانے پر نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اسلئے تحریک استحقاق کو منظور فرما کر وزارت کے متعلقہ افراد اور بھرتی میں متعلقہ ایم پی اے کو نظر انداز کرنے پر کمیٹی کے چیئرمین بمعہ تمام ممبران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے اور تحریک کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر، ایوان کی انفارمیشن کیلئے میں اس سوال کا جواب پڑھنا چاہونگا اور اس کی اجازت چاہونگا۔ جناب سپیکر، سوال میں نے بھیجا تھا 2010-05-06 کو اور اس کا جواب آیا 2010-12-30 کو۔ "(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت کے ہیڈ کوارٹر سٹیڈیم کیلئے چپڑاسی، چوکیدار اور مالیوں کی آسامیاں مشتہر کی گئی تھیں؟"، جواب آیا کہ "صوبائی حکومت نے 10-2009 کے دوران ضلع لکی مروت سٹیڈیم کیلئے دو مالی اور دو چوکیداروں کی آسامیاں منظور کی تھیں۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اقتدار کی نچلی سطح پر منتقلی کے بعد بنیادی تنخواہ سکیل ایک تا پندرہ تک آسامیوں پر تعیناتی متعلقہ ضلعی سلیکشن کمیٹی کی سفارش پر ضلعی رابطہ آفیسر کرتا ہے، ضلعی سپورٹس آفیسر ضلع لکی مروت کے مطابق ان آسامیوں کو تاحال مشتہر نہیں کیا گیا ہے"۔ جز (ب) میں ہم نے، میں نے یہ پوچھا تھا جناب کہ "آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں"، "مندرجہ بالا وضاحت کی روشنی میں یہ درست نہیں ہے"۔ جز (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو (i) مذکورہ آسامیوں کیلئے کن امیدواروں نے درخواستیں دیں اور ان کا تعلق کس حلقہ یا گاؤں سے ہے؟"، جواب ہے کہ "چونکہ یہ آسامیاں مشتہر ہی نہیں کی گئی ہیں اسلئے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی"۔ (ii) ان آسامیوں پر بھرتی شدہ افراد کا تعلق کس حلقہ،

گاؤں سے ہے اور کس کی سفارش پر بھرتی کئے گئے ہیں؟ جواب ہے "ان آسامیوں پر تاحال کوئی بھرتی نہیں ہوئی"۔ جناب سپیکر، آخر میں میں نے پوچھا تھا کہ "(iii) بھرتی شدہ افراد کی تعلیمی قابلیت اور پیشہ وارانہ اسناد کی کاپیاں بھی مہیا کی جائیں؟" جواب میں وہ فرماتے ہیں کہ "ان آسامیوں پر تاحال کوئی بھرتی نہیں ہوئی"۔ جناب سپیکر، جہاں تک سپورٹس کمپلیکس کا تعلق ہے تو یہ ڈسٹرکٹ کمپلیکس کے درمیان میں واقع ہے اور تاجہ زئی کی زمین پر پورے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کے لیئے بلڈنگز بنائی گئی ہیں اور تاجہ زئی پی ایف 75 میں آتا ہے جی۔ یہاں پر جی ایک ہی بات خصوصاً نوٹ کر لیں جی۔ جواب میں وہ جو بیان کرتے ہیں کہ "ضلعی سپورٹس آفیسر ضلع کی مروت کے مطابق ان آسامیوں کو تاحال مشتہر نہیں کیا گیا ہے"، اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ایڈورٹائزمنٹ نہیں دی۔ اس کے بعد جناب سپیکر، اگر آپ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں ہاؤس سے، پہلے منسٹر صاحب جواب دیں، پھر اس کے بعد۔۔۔۔۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: سر، میں وضاحت کر دوں، پھر اس کے بعد اگر یہ جواب دے دیں تو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کون جواب دے گا؟

<u>وزیر قانون</u>: جناب سپیکر، چونکہ منسٹر صاحب ہیں نہیں اور اس پر چونکہ Already ان کا سوال آچکا ہے اور جواب سے بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ مطمئن نہیں ہیں تو میرے خیال میں Further طریقہ کار یہ بہتر ہو گا کہ میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کر لونگا کہ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور یہ مسئلہ ان کا حل کر دیں، تو میرے خیال میں یہ ایک مناسب، اگر ایسا مناسب سمجھتے ہیں تو زیادہ بہتر ہو گا جی۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: سر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی نصیر محمد خان۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: میں ذرا Add کر دوں۔ سر، یہ کاپیاں لگی ہوئی ہیں، وہ چار کاپیاں، جس پر ہمارے ڈی سی او صاحب نے دستخط کئے ہوئے ہیں۔ نہ اس میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کہتے ہیں کہ وہ بھرتیاں ہو چکی ہیں اور آپ کو۔۔۔۔۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: جناب سپیکر، نہ یہ مشتہر کی گئی ہیں، نہ اس میں ایمپلائمنٹ ایکسچینج کو Involve کیا گیا ہے اور نہ ہی اس میں کسی ایم پی اے سے پوچھا گیا ہے۔ حلقہ میرا ہے اور مجھے بھی کم از کم علم نہیں ہے مگر الحمدللہ کہ ان اپوائنٹمنٹس کی کاپیاں میرے ہاتھ لگ گئیں۔ اب جناب سپیکر، جہاں تک ہمارے ڈی سی او صاحب کا تعلق ہے، میں بڑے افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں، الحمدللہ ہمارے عزت

مآب وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں۔اب جی جیل بنایا ہوا ہے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں، میں وزیر اعلیٰ صاحب کی انفارمیشن کیلئے کہنا چاہتا ہوں۔اس کے باوجود کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات ہوتے ہیں جی ہمارے کاغذوں پر اور ہمارے ڈی سی او صاحب انہی آرڈروں کو کینسل کر دیتے ہیں، بڑے افسوس کی بات ہے۔ایک ڈی سی او ایک صوبے کے وزیر اعلیٰ کے دستخط پر اپنا حکم جاری کرتا ہے، کتنے افسوس کی بات ہے اور اس کے باوجود بھی انہیں ادھر بٹھایا ہوا ہے۔میں بڑے ادب سے یہ کہونگا کہ خدارا اس ڈی سی او سے ہماری جان چھڑا دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: جیسا کہ میں نے گزارش کی جی کہ ہم کو آپریشن کرنے کیلئے نصیر محمد خان کیساتھ بالکل تعاون کرنے کو تیار ہیں۔میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کر لونگا، وہ ان کیساتھ بیٹھ جائیں گے مگر جہاں تک بات ہوئی ہے کہ Illegal appointments ہوئی ہیں تو میں گزارش کروں کہ جی اس وقت تک تنخواہ پاس نہیں ہو سکتی جب تک کہ جتنا بھی پروسیجر ہے، جو Laid down procedure ہے، اگر وہ Follow نہیں ہوتا تو اکاؤنٹنٹ جنرل کا جو آفس ہے یا جو ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفیسر ہوتا ہے، وہ کیس ہی پراسس نہیں کرتا، بہر حال چونکہ یہ ہمارے معزز ممبر ہیں، انہوں نے ایک Allegation لگایا ہے تو یہ بہتر ہوگا، میں ریکویسٹ کرونگا ان سے کہ یہ اس کو مان جائیں۔میں منسٹر صاحب کیساتھ ان کو بٹھا کر یہ مسئلہ حل کروالونگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب ثالث بن رہے ہیں کہ آپ کو اور منسٹر صاحب کو۔۔۔۔۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: جناب سپیکر! یہ جواب اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے اور اس ایوان میں غلط جواب پیش کرنے پر اس پورے ایوان کی بے عزتی ہو رہی ہے، (تالیاں) اگر یہ اپنی بے عزتی چاہتے ہیں، اگر یہ چاہتے ہیں کہ ہماری بے عزتیاں اسی طرح ہوتی رہیں تو یہ جو بھی فیصلہ کریں گے، کم از کم میں احتجاج تو ضرور کرونگا لیکن ان کے فیصلے کو میں منظور کرونگا جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

<u>Voices</u>: Yes.

<u>Mr. Speaker</u>: Those who are against it may say ‘No’.

<u>Voices</u>: No.

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر! میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس کو کل تک پینڈنگ رکھ لیں۔

(شور)

جناب سپیکر: نہ هغوی خو تا سو تہ اووئیل کنه چه دا تا سو پینډنگ کړئ ؟

وزیر قانون: د دے نه مخکښے هم جی، سحر هم دوئ کاؤنټنگ کړے دے ، سحر هم کاؤنټنگ شوے دے ، که بیا وائی نو بیا به ئے اوکړو خو هیڅ بے هیڅه ولے خلق په عذا بوئ ؟

جناب سپیکر: نو چه هغه درته ریکویسټ اوکړو چه پینډنگ ئے اوساتئ، ممبر صاحب نه منی۔

وزیر قانون: مونږه جی کوآپریشن ته تیار یو ، ما خو اووئیل تا سو ته-----

جناب سپیکر: آپ Defeat ہو رہے ہیں تو مانیں گے؟

(شور)

جناب سپیکر: آپ ان کیساتھ بیٹھ جائیں، جس طرح انہوں نے کہا ہے، منسٹر صاحب کو بھی بٹھالیں، ان کو بھی بٹھالیں اور Matter resolve کریں، تھینک یو۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his privilege motion No. 129.

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: تھینک یو، سر۔ سر، میں مشکور ہوں لیکن لاء منسٹر صاحب سے میری گزارش ہے کہ، آج وہ غالباً کہیں جھگڑا کر کے آئے ہیں کیونکہ صبح سے ہی وہ ہر چیز پہ Negative جا رہے ہیں تو میری گزارش ہوگی کہ یہ جو پریویلج موشن ہے، مہربانی کر کے اس کو بھی ذرا سن لیں۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ محکمہ صحت نے میرے سوال کا اسمبلی میں جو کچھ جواب دیا اور جب کمیٹی میں اس کا جواب دیا تو وہ بالکل برعکس تھا۔ ان کا یہ فعل Fabricated documents کے زمرے میں آتا ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

سر، اس میں پریویلج ایکٹ کے سیکشن 8 کو اگر دیکھیں: "Presenting to the Assembly or a Committee any false, untrue, fabricated or falsified document with intent to deceive the Assembly or, as the case may

"be, the Committee" اور اس کیلئے باقاعدہ انہوں نے سزا بھی تجویز کی ہے۔ تو سر، میری گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ مہربانی کر کے یہ پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس کو کمیٹی کو ریفر کرادیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل لاء منسٹر صاحب، دا د ایگریکلچر دے، صحت دے؟ محکمہ صحت، کہاں ہیں محکمہ صحت کے وزیر صاحب؟ عبدالاکبر خان! آدھا جواب تو آپ بھی دے سکتے ہیں۔ ٹریژری بنچز سے کون جواب دے گا جی؟

<u>ایک آواز</u>: پینڈنگ رکھ دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: پینڈنگ رکھ دیں؟ This is kept pending۔ (مداخلت) جی اودریږئ چه دا Matters لږ راغونډ کړو، لږ صبر اوکړئ۔ (مداخلت) اوس خو پینډنگ شو، لاړو جی بس پریږدئ۔

توجہ دلاؤ نوٹس

<u>Mr. Speaker</u>: 'Call Attention Notices': Israrullah Khan Gandapur, to please move his call attention notice No. 430.

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: شکریہ سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: مختصر جی۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: جی سر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ سیڈ فارم راکھ زندانی اور سیڈ فارم رتہ کلاچی پر ایک عرصے سے قابضین نے ڈیرے جمائے ہوئے ہیں اور محکمہ زراعت کے افسران تاحال اس کو واگزار کرانے سے قاصر ہیں، جس کی وجہ سے محکمہ کی یہ قیمتی اراضی تاحال مختلف عدالتی مراحل کا شکار ہے۔ مختصر بات کے بعد اس کا مناسب حل تجویز کیا جائے۔

سر، اس میں میری وزیر زراعت صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہ کوئی چار ہزار کنال سے اوپر زمین ہے اور سر، آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس پر کافی سٹوریاں آئی تھیں اور یہ اس زمین کے علاوہ ہے جو کہ ملٹری نے بعض افراد کو الاٹ کی تھی اور اس پر سر وہ کبھی ایک عدالت سے سٹے لے لیتے ہیں، کبھی دوسری سے تو اس چار ہزار کنال زمین پر ابھی تک قابضین بیٹھے ہوئے ہیں اور محکمہ مختلف عدالتی مرحلوں میں پھنسا ہوا ہے۔ تو میری گزارش ہے کہ آپ اگر اس کو کمیٹی کو ریفر کرادیں کیونکہ ہم اس میں ایڈمنسٹریشن کو بھی بلالیں گے، اٹارنی جنرل صاحب کو بھی بلالیں گے اور اس کی وہاں پر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل ایگریکلچر منسٹر صاحب۔

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب، ډیره زیاته مهربانی۔ سپیکر صاحب، زمونږ حکومت چه راغے نو زمونږ دا کوشش وو په ایګریکلچر ډیپارټمنټ کښے او خاصکر په ډیره اسماعیل خان کښے چه چرته ډیره زیاته زمکه ده چه مونږه هلته تخمونه پیدا کول او هائی بریډ تخمونه، د غنمو، د جوارو او چرته چه زمونږ Experiments روان وو په ریسرچ کښے جی نو اوس جناب سپیکر صاحب، زیات تر زمکه خو مونږ اونیوه خو مجبوری دا ده چه بعضے وخت بعضے خلق چه دی، لکه راکهه زندانی دے او سردار صاحب اووئیل، دا بالکل صحیح خبره کوی، هغه عدالتونو ته تلی دی نو دلته ایډوکیټ جنرل ناست دے ، دوئ ته به اووایم چه دا خپل Influence استعمال کړی ځکه چه دا زمونږه Priority ده چه په تیر شوی دور کښے کومے زمکے غیرقانونی خرڅے شوے دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خو که عدالتونو کښے وی نو اوس خو Sub judice ښکاری۔۔۔۔

وزیرزراعت: نه جی۔

جناب سپیکر: خو ایډوکیټ جنرل صاحب! تاسو څنګه دا سسټم، چار هزار کنال ده، لږ ناوخته دے کنه، لږ لیټ هم نه دے ۔ایڈوکیٹ جنرل صاحب،ایڈوکیٹ جنرل صاحب کا مائیک آن کریں۔ تاسو یو ځائے کښے کښینئ نو دوئ به تاسو ته هغه دغه بیا پوره الاټمنټ به اوکړی هلته جی۔

جناب ایڈوکیٹ جنرل: سپیکر صاحب، Litigation officer د هرے یوے محکمے سره وی نو هغه د مونږ سره راشی، ما ته د Facts راکړی چه یره دوئ ته کوم ځائے کښے پرابلم دے ، کیس کوم ځائے کښے پینډنګ دے ، Stay اوس ملاؤ ده، څه صورتحال دے نو هغه به زۀ کلیئر کړم انشاء الله، څه خبره نه ده جی۔

جناب سپیکر: دا اسرارالله خان صاحب! تاسو موؤر یئ، تاسو او ډیپارټمنټ دواړه به اے جی صاحب Contact کوئ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔

جناب سپیکر: خوا ے جی صاحب! دیکښے یو میاشت دوه کښے چه----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! تاسو چه څنګه وایئ خو زما ګزارش دا وو چه محکمه Agree شی او مونږ ئے کمیټئ ته ریفر کړو او هلته کښے دا ټول راشی، ولے چه دیکښے څه زمکے داسے دی چه په هغے باندے، هغه ورته وائی ډی پی او ته چه تاسو مونږ ته قبضه واخلئ----

جناب سپیکر: اودریږه چه ارباب صاحب ورسره Agree کیږی که نه؟ جی ارباب ایوب جان صاحب! کمیټئ ته ئے اولیږو؟

وزیرزراعت: بالکل ئے دے کمیټئ ته اولیږئ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the call attention moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee. Syed Jafar Shah Sahib, please move your call attention notice No. 447. Ji Jafar Shah Sahib, please.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں-----

جناب سپیکر: تاسو د شهد مچو پسے راغستے ده؟

جناب جعفر شاہ: او جی، دا ډیره اهم مسئله ده جی، It’s a big problem۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا خصکر سوات، دیر، شانگلہ اور کوہستان کے مکھی پال زمیندار اپنی مکھیوں کی بہتر نگہداشت اور پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کیلئے سال کے سرمائی مہینوں میں پنجاب کے میدانی علاقوں کا رخ کرتے ہیں اور اپنے کاروبار کو جاری رکھتے ہیں۔ حالیہ دنوں اور مہینوں میں صوبہ پنجاب میں یہ لوگ کافی مشکلات سے دوچار ہیں اور ہر روز دن دیہاڑے پیشہ ورڈاکوان کے مکھی فارم لوٹتے رہے ہیں، جس سے غریب زمیندار بہت متاثر ہیں۔ صوبائی حکومت سے درخواست ہے کہ پنجاب حکومت سے اس بارے میں براہ راست رابطہ کرکے اس مسئلے کو حل کروانے کی یقین دہانی لے لے۔

جناب سپیکر، په دیکښې دا سے خبره ده چه ښکاری دا سے چه د هغوی پولیس هم ورسره ملاؤ دی۔ ډیره لویه مسئله ده جی، په سوؤنو زمیندار د دے نه متاثره دی، حکومت ته زمونږه ریکویسټ دے چه په دے باندے Immediate action واخلی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دا سے ده جی چه دا مسئله واقعی اهم ده خو ښهٔ طریقه کار به د دے دا وو چه دوئ قرارداد راوستے وے او قرارداد مونږه پاس کړے وے نو مونږ به گورنمنټ آف پنجاب له یو ښهٔ Collective message ورکړے وو او دا مخکښې هم دوئ ته ما گزارش کړے وو، مخکښې هم د دوئ یو دا سے کال اټینشن نوټس راغلے وو بهرحال مونږ دے ته تیار یو خو که دا تاسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، که تاسو وایئ نو دا به ریزولیوشن ته Convert کړو کنه؟

وزیر قانون: دا که ریزولیوشن ته Convert شی نو ښهٔ به وی جی، دا به زیاته ښه وی۔

جناب سپیکر: Converted to a resolution، دا په دے پسے بیا تاسو پیش کړئ۔

قراردادیں

جناب سپیکر: فرسٹ وه، جعفر شاه صاحب! Your resolution, the call attention you converted it into، که لږ وخت د رکړمه نو وروستو به۔۔۔۔

جناب جعفر شاه: نه جی، هم اوس به ئے پیش کړم۔

جناب سپیکر: ځه بسم الله کړئ جی۔

جناب جعفر شاه: جناب والا، یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ پنجاب حکومت کو سفارش کرے کہ صوبہ خیبر پختونخوا خاصکر سوات، دیر، شانگلہ اور کوہستان کے کھی پال زمیندار اپنی کھیوں کی بہتر نگہداشت اور پیداواری صلاحیت بڑھانے کیلئے سال کے سرمائی مہینوں میں پنجاب کے میدانی علاقوں کا رخ کرتے ہیں اور اپنے کاروبار کو جاری رکھتے ہیں۔ حالیہ مہینوں میں صوبہ پنجاب میں یہ لوگ کافی مشکلات سے دوچار ہیں اور آئے دن دیہاڑے پیشہ ور ڈاکوان کے کھی فارم لوٹتے رہے ہیں، جس سے غریب زمیندار بہت متاثر ہیں۔

صوبائی حکومت پنجاب حکومت سے اس بارے میں، بلکہ ہاؤس سے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ ایک متفقہ قرارداد منظور کرکے پنجاب حکومت سے اس مسئلے کو حل کرنے کی یقین دہانی کروائے۔

جناب سپیکر: نہ، دا بہ پنجاب حکومت تہ ڈائریکټ ځی، نہ شی کنہ، تھرو فیډرل گورنمنټ، دا منسټری خو شتہ کنہ زمونږہ۔ اس میں Wording کچھ اس طریقے سے لائی جائے کہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں اس کے ذریعے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان! دا Wording۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: عبدالاکبر خان! کیا کریں؟

جناب سپیکر: دا Wording دوئ سرہ لږ صحیح کړئ کنہ جی؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: (جناب عبدالاکبر خان، رکن اسمبلی سے) کیا فرمارہے ہو، میں آپ کے پاس آرہا ہوں۔

جناب سپیکر: ما خو تاسو تہ اووئیل چہ وروستو بہ دغہ کړو، دے نورو بہ اول کړی وو نو تاسو بہ ډیر بنۀ Proper draft تیار کړے وو۔

Uzma Khan Bibi, to please move her resolution No. 430.

محترمہ عظمیٰ خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you, Mr. Speaker۔ ہرگاہ کہ حکومتی پالیسی کے مطابق تمام سرکاری ملازمین کو تنخواہیں بینکوں سے نکالنے کا پابند بنایا گیا ہے، اس کے علاوہ ضلع دیر پائیں کے لوگ زیادہ تر باہر ممالک سے پیسے بھجواتے رہتے ہیں۔ چونکہ ضلع دیر پائیں میں تحصیل ثمر باغ اور ملحقہ علاقوں کی آبادی تین لاکھ نفوس سے تجاوز کر گئی ہے لیکن مذکورہ تحصیل میں حبیب بینک کی صرف ایک برانچ موجود ہے اور بینک آف خیبر کی برانچ صرف تیمرگرہ میں واقع ہونے کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کو پیسے جمع کرانے اور نکالنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑرہا ہے اور حبیب بینک کی موجودہ برانچ میں کھاتہ داروں کے رش کی وجہ سے سرکاری ملازمین کو صبح سویرے اپنی تنخواہ نکالنے کیلئے قطار میں کھڑا رہنا پڑتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ مذکورہ علاقے کے لوگوں کو درپیش مشکلات کے پیش نظر بینک آف خیبر کی ایک برانچ تحصیل ثمر باغ میں قائم کی جائے۔

جناب سپیکر،زهٔ د دے لړ ډیټیل درکول غواړم۔سپیکر صاحب،د تین لاکھ آبادئ د پاره هلته صرف یو حبیب بینک دے او د بینک آف خیبر برانچ زمونږ نه پچیس تیس کلو میټر فاصله کښے واقع دے او تاسو ته خو پته ده چه پهاړی علاقه کښے پچیس تیس کلامیټر لاره ډیره غټه وی نو زما به دا خواست وی چه زمونږ د علاقے د پاره تاسو د بینک آف خیبر دا یو برنچ Unanimously پاس کړئ نو ډیره مهربانی به وی ستاسو۔

جناب سپیکر: ښه جی۔ دا دغه شته نه، فنانس منسټر بیا نشته جی، آنریبل لاء منسټر صاحب پلیز۔

وزیر قانون: صحیح ده جی، سپورټ کوؤ ئے جی۔

جناب سپیکر: سپورټ کوئ ئے ؟

وزیر قانون: او جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voice: Yes.

جناب سپیکر: تاسو څنګه سپورټ کوئ، هډو د خلے نه 'Yes' یو هم نه اوباسئ تش په----- (قہقہے)

وزیر قانون: د اپوزیشن نه هم څه آواز رانغے جی۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: د هغوی هم دغه حال دے کنه۔

Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously. Mufti Kifayatullah Sahib, resoution No. 335.

Mr. Shah Hussain Khan: Janab Speaker Sahib! On behalf-----

جناب سپیکر: نه On behalf نشی کیدے چه یو ضروری شے وی نو هغے له راتګ پکار وی۔ ډاکټر ذاکرالله صاحب، نشته، نہیں ہے۔ مسز مہر سلطانہ بی بی، جی بی بی۔

محترمہ مہر سلطانہ: تھینک یو۔یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے-----

Mr. Speaker: Resolution No.363.

مہر سلطانہ بی بی کا مائیک آن کریں جی۔ دوسرے سے، آئیں اس طرف Readکریں جی۔

محترمہ مہر سلطانہ: قرارداد نمبر 363۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی پر زور سفارش کرے کہ ملک میں جبری مشقت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے جو کہ انتہائی قابل افسوس بات ہے، لہذا جبری مشقت کو ختم کرنے کیلئے موجودہ قوانین پر سختی سے عملدرآمد کرانے کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ بچوں کی زندگیوں کو آسان بنایا جاسکے، نیز حکومت بچوں کیلئے مناسب کام کا بندوبست کرے تاکہ اس ملک کے بچے اپنے بنیادی حقوق کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ستارہ ایاز بی بی! آپ-----

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں): جی مونږ ئے Fully support کوؤ۔

جناب سپیکر: سپورټ کوئ؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں: او جی او، په دے باندے Already دا چه کوم ایکټ جوړ شو، هغے کښے دا موجود دے نو مونږه ئے Fully support کوؤ جی۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں: چائلډ پروټیکشن ایکټ چه کوم دے جی، هغے کښے دا موجود دے۔

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously. Munawar Sultana Bibi, resolution No. 474.

محترمہ منور سلطانہ: تھینک یو، سر۔ چونکہ آج کل معاشرے میں ' ولور ' کے نام پر یعنی بچیوں پر پیسے لئے جانے کا رواج عام ہو رہا ہے جو کہ اسلامی اور معاشرتی اقدار کے منافی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ 'ولور' یعنی بچیوں کے نام پر پیسے لینے جیسے رواج کے خاتمے کیلئے اقدامات کئے جائیں تاکہ معاشرہ اس طرح کے ناسور سے پاک ہو سکے۔

جناب سپیکر: بی بی! اوس خو د جینئ کور والا غرق شول، هغه خو اوس د ومره ډیر خیزونه کوی چه-----

محترمه منور سلطانه: نه جی، دا ډیر زیات، دا دے کلو طرف ته او په دے فاټا-----

جناب سپیکر: اوس خود هلک کور والا د ومره-----

محترمه منور سلطانه: نه جی، فاټا طرف ته او کلو طرف ته اوس هم دا ډیر زیات دی او باقاعده د جینکو، چه کومے صحت مندے وی او دغه وی، په شکل و صورت ښهٔ وی، د هغے خو قیمت زیات لگی نو که په دے تاسو دغه اوکړو او قانون پرے جوړ شو، قانون سازی پرے اوشوه نو ډیر به ښهٔ وی او بیا د قومی اسمبلئ نه، ولے چه فاټا کښے دا ډیر زیات عام شوے دے۔

جناب سپیکر: په فاټا کښے ؟

محترمه منور سلطانه: او جی، په فاټا کښے دا ډیر زیات دے۔

جناب سپیکر: جی بی بی تاسو-----

وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں: سپیکر صاحب، زهٔ خبره اوکړم؟

جناب سپیکر: ولے نه تاسو، دا د ښځو مسئله ده، تاسو خو به خامخا کوئ۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں: دا جی، دا هغه Custom دے زمونږ چه کوم لږ ډیر ښهٔ دغه باندے شروع شوے وو چه کومے جینکئ به غریبے وے، څه به ئے نه شو ورکولے نو د هلک کور به ورله پیسے ورکړے، هغوی به څه سامان جوړ کړو او کوم جنج به چه راتلو نو هغوی له څه چائے ورکولے خو اوس دے وخت کښے دا ډیر غلط استعمالیږی۔ زمونږه ډیرے جینکئ داسے دی چه د وادهٔ په نوم ورله پیسے ورکړی او نورو صوبو ته روانے دی۔ داسے چه څنگه دوئ اووئیل په فاټا کښے دے نو This resolution should be passed او مونږه ئے Fully support کوؤ۔

جناب سپیکر: دا ټکے څه شے دے، ولول دے که چلول دے ؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں: ولور دے جی، ولور۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: ښکاری خو چلول کنه۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں: ولور دے جی۔

جناب سپیکر: ښه جی۔ The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب سپیکر: چلول که ولول، چلول دے کنه، په دے باندے خو خبرے ډیرے شوی دی خو بیا هم Khushdil Khan Sahib, honourable Deputy Speaker, to please start discussion on adjournment motion No. 230.

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: هاں جعفر شاه صاحب، تاسو، سوری سوری۔ اودریږه جعفر شاه صاحب والا اول واخلو، بیا پاتے کیږی جی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو سر۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت کے بین الصوبائی محکمہ کے ذریعے صوبہ پنجاب کی حکومت سے رابطہ کر کے صوبہ خیبر پختونخوا کے شہد مکھی پال زمینداروں کی حفاظت کا بندوبست کرے کیونکہ آئے روز وہ لوگ ڈاکوؤں کا شکار ہوتے ہیں اور پیشہ ور ڈاکوان کے مکھی فارم لوٹتے رہے ہیں، لہذا میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں اور ہاؤس سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو Unanimously یہ Approve کروائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب! دا ستاسو ایډجرنمنټ موشن په واپډا باندے جی، په دے خو ډیرے خبرے کافی شوی دی، تاسو لږ دغه اوکړئ، وزیر اعلیٰ صاحب به بیا دغه کوی جی۔ جی بسم اللہ۔

تحریک التواء نمبر 230 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ بالکل جی دا مسئله یواځے د پختونخوا نه ده، دا لوډشیډنګ د ټول ملک او پاکستان مسئله ده او په دے باندے هره ورځ زمونږ یو معزز رکن خامخا روشنی د خپلے علاقے، د حلقے په بابت ګزاروی۔ په Monday باندے هم په دے باندے ډیر زیات ډسکشن شوے وو او په Monday باندے بیا زمونږ بعضے ملګرو یو Proposal هم ورکړو چه یره د یولسو تنانو د یوه کمیټی جوړه شی او هغه د په دے سلسله کښے د وزیر اعظم صاحب سره او د پریذیډنټ صاحب سره ملاقات اوکړی او د هغے د پاره سپیکر صاحب، هم که ټائم غواړی او که وزیراعلیٰ صاحب ټائم واخلی او مونږ کښینو۔ جناب سپیکر صاحب، زهٔ لږ غوندے په دے باندے دغه یمه چه یواځے زمونږ د هغوی سره ملاقات کولو باندے دا مسئله نه حل کیږی ځکه چه دا یوه ګهمبیر مسئله ده او خاصکر په پختونخوا کښے دا ډیره زیاته ده۔ زهٔ به د خپلے حلقے په حواله دا اووایم چه درے درے ورځے بجلی نه وی، لکه بعضے ملګری خو زمونږ دا فریاد کوی چه اتهاره ګهنټے نه وی، بیس ګهنټے نه وی، بائیس ګهنټے نه وی خو زهٔ به د خپلے حلقے په باره کښے دا اووایم چه په هغے کښے درے درے ورځے هم نه وی، خلقو ته ډیر زیات تکلیف دے او نن دا بجلی داسے شوے ده لکه څنګه چه مونږ ته د آکسیجن ضرورت دے، مونږ ته د اوبو ضرورت دے نو دریم نمبر بلکه په فرسټ نمبر باندے دا بجلئ ضروری ده ځکه چه د بجلئ سره زمونږ جمات چلیږی، زمونږ حجره چلیږی، زمونږ د طالب العلمانو تعلیم چلیږی، زمونږ هسپتال چلیږی، زمونږ ایګریکلچر چلیږی او چه هر کله بجلی نه وی نو زمونږ دا ټول شومره چه فنکشنز دی، دا ولاړ وی، اودریږی او ختم شی نو د دے وجه نه زما خپل دا دغه دے چه د پختونخوا حکومت د یو Serious view واخلی او دا حکومت د خپل یو میکنزم اختیار کړی، لکه هغه بله ورځ ما اخبار کتلو، کیبنټ میټنګ چه کوم شوے وو، هغے یو ډیر ښائسته Step

واغستو او د آئل اینډ ګیس کمپنی ئے جوړه کړه او منظوری ئے ورکړه نو دا هم یو ډیر خوش آئند دغه دے چه مونږ پخپلو پښو باندے د اودریدو کوشش اوکړو نو زما دا خواست دے چیف منسټر صاحب ته چه هغوی داسے کښینی په دے باندے او سنجیده یو میکنزم جوړ کړی ځکه سر، په دیکښے هیڅ شک نشته دے چه زمونږ جنریشن آف انرجی کم دے د پاکستان په لیول باندے، لکه که اوس هم مونږ د پریذیډنټ صاحب سره ملاؤ شو نو هغه به وائی چه یره په فیصل آباد کښے هم لوډ شیډنګ دے، د ګیس لوډ شیډنګ دے او وزیر اعظم صاحب به هم وائی چه یره دا په ټول پاکستان کښے دے خو زهٔ دا وایمه چه دوئ دا بجلئ والا کومه خبره کوی چه انرجی کمه ده، زهٔ د دے سره نه Agree کومه، دیکښے هیڅ شک نشته دے چه د انرجی پیداوار به کم شوے وی د یخنئ په وجه باندے، د Snowfall په وجه باندے، په ډیمونو کښے د اوبو د کمی په وجه باندے یا د باران نه کیدو په وجه باندے خو چه څومره زمونږ د بجلئ پیداوار دے او کوم ضائع کیږی مطلب دا دے کوم Losses کیږی، لکه زهٔ دا وایمه چه اوس زمونږ دا پیسکو به واخلو، د پیسکو هغه بله ورځ ما د یو چیف انجینئر نه تپوس اوکړو چه یره ته چرته خپلے حلقے ته تلے ئے، نن مطلب دے زمونږ کوم ایس ډی او دے، هغه په دفتر کښے ناست وی او حلقے ته نه ځی، هغه خپلے علاقے ته نه ځی، ایکسیئن چکر نه وهی، نه ځی، چیف انجینئر نه ځی نو د بجلئ Losses به څنګه کنټرول کیږی؟ چه کله زمونږ ټرانسفارمر اوسوزیږی او مونږ لاړ شو نو مونږ ته هغه دا وائی چه بهئ Losses دی، کنډے دی نو دا کنډے به څوک دغه کوی، پیریان به راځی؟ نو زما دا دغه دے چه په دے باندے په سنجیدګئ سره غور کول پکار دی۔ دیکښے هیڅ شک نشته۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> *ستار خان صاحب! جناب معزز اراکین سے گزارش ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو ذرا چھوڑ دیں کیونکہ بہت سے نکتے اٹھائے گئے ہیں، انہوں نے ان کے جوابات دینے ہونگے۔ جی خوشدل خان صاحب۔*

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> مادا عرض کولو چه دا یوه ډیره لویه مسئله ده، دیکښے هیڅ شک نشته دے چه د پختونخوا عوامو زمونږ د حکومت سره ډیره زیاته مرسته اوکړه، په دے وجه باندے چه هغوی ګوری چه یو طرف ته Militancy ده نو مونږ د هغے مقابله کوؤ، مونږ د خپل Writ قائمولو د پاره

کوشش کوؤ او مونږ ډیرے قربانئ ورکړے ، بل طرف ته عوام دا هم محسوسوی چه نن دے حکومت، مثلاً سیلاب دے ، د سیلاب په وجه باندے یو تباه کاری راغله نو په دے وجه مونږ په مهنگائی باندے هم عوامو Compromise اوکړو، په هر یو څیز خو دا بجلی داسے یو مسئله ده چه په دے عوام Compromise نه کوی۔ هغه بله ورځ هم جلوس د بډه بیر نه وتے وو، په هغه مخکښے ورځو کښے هم په متنو کښے په گرډ سټیشن باندے وراغلل، Previous کال کښے ستاسو کلی ته هم جلوس دړغلے وو نو دا یو داسے خبره ده چه په دے باندے حکومت له سنجیده غور کول پکار دی او دا څیز فعال کول پکار دی۔ کله چه اټهارهویں ترمیم راغلو نو د هغے سره هرے یوے صوبے ته خپل اختیارات ملاؤ شول او اوس مونږ ته هم خپل اختیارات ملاؤ دی چه مونږ په دے باندے کښینو او د خپلے صوبے یو میکنزم رااوباسو او مونږه د دغه واکدارانو سره کښینو چه بهئ What are the reason ، څه وجه ده چه یره بجلی نشته دے او چه هغه کومه بجلی شته دے نو ولے تاسو Irregular schedule کوئ؟ مطلب دا دے درے درے ورځے بجلی نه وی، (مداخلت) نشته جی، پرون زهٔ په اسلام آباد کښے ووم، ما ته ټیلیفون راغلو چه سپیکر صاحب درے ورځے اوشوے چه زمونږ بجلی نشته دے۔ ټرانسفارمر چه اسوزی، جوړ ئے کړی نو په وړومبئ یوه گهنټه کښے هغه بیا اسوزی نو د دے اهلکارانو سره مونږ له کښیناستل پکار دی او که سی ایم صاحب اوغواړی نو زما سره یو تجویز شته دے چه کله دوئ اوغواړی نو زهٔ د دے د پاره یو ښهٔ تجویز ورکولے شم، اوس هغه موقع نه ده چه زهٔ هغه تجویز ورکړم خو که چرے دوئ حکم اوکړی او مونږ رااوغواړی او کښینو نو زهٔ د دے د Losses د کمولو د پاره، د انرجی د دغه د پاره یو ښهٔ تجویز ورکولے شم۔ دا یو ښو خبرے وے ، دا یوه مسئله مونږ ته ډیره گهمبیره ده، په دے باندے خامخا غور کول پکار دی۔ ډیره مهربانی، والسلام۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مختصر دغه پرے اووایئ نو بیا به د سی ایم صاحب دغه غواړو جی، لږ وخت به هغوی له ورکوؤ۔

جناب عبدالاکبر خان: میں مشکور ہوں۔ سپیکر صاحب، اس دن بھی میں بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن چونکہ یہ Already admit ہو چکا تھا اور آپ نے اس کیلئے دن رکھنا تھا۔ جناب سپیکر، یہ اور ہی اچھی بات ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ انتہائی گھمبیر مسئلہ ہے اور دن بدن یہ اور بھی گھمبیر ہوتا جا رہا ہے، نہ صرف لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے بلکہ واپڈا کی من مانیوں کی وجہ سے، واپڈا کی کارستانیوں کی وجہ سے جو لوگوں کو تنگ کر رہے ہیں لیکن بات کرنے سے پہلے میری ایک بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے کہ جو واپڈا ہے، یہ ایک ایکٹ کے تحت بنایا گیا ہے اور ہمیں As a Law student یہ پڑھایا گیا ہے کہ قانون آئین کے تابع ہوتا ہے، آئین پہلے آتا ہے اور اس کے بعد قانون آتا ہے اور جو بھی قانون آئین سے متصادم ہو، اس قانون کی حیثیت نہیں ہوتی۔ اب جناب سپیکر، واپڈا کو بنایا گیا Sixties میں اور 73ء میں کانسٹی ٹیوشن آیا، چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کو کانسٹی ٹیوشن میں Incorporate کیا جاتا۔ اگر یہ اختیار فیڈرل گورنمنٹ یا واپڈا کو دینا ہی تھا تو پھر وہ کانسٹی ٹیوشن میں آنا چاہیئے تھا لیکن جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ آئین کے آرٹیکل 157 کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو کہ بالکل کلیئر ہے، جس میں کوئی Ambiguity نہیں ہے، وہ کہتا ہے:

"157. (2) The Government of a Province may: - (a) to the extent electricity is supplied to that Province from the national grid, require supply to be made in bulk for transmission and distribution within the Province"

یعنی یہ صوبائی حکومت کا اختیار ہے کہ جس گرڈ سٹیشن سے ان کو بجلی آتی ہے اور اس کی جو ٹرانسمشن ہے، وہ ان کا اپنا اختیار ہے کہ یہ خود کر سکتی ہے تو ان کی اپنی ٹرانسمشن کا اختیار وہ خود استعمال کر رہا ہے۔

"(b) Levy tax on consumption of electricity within the Province"

یعنی جو بھی ٹیکس بجلی پر لگے گا، وہ صوبے کا اختیار ہے کہ وہ ٹیکس لگائے گا لیکن وہ ٹیکس واپڈا لگاتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ آسان کام ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، پھر-----

Mr. Speaker: Tax already late.

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں صوبے کے اختیار کی بات کر رہا ہوں، کانسٹی ٹیوشنل اختیار کی بات کر رہا ہوں۔

"(c) construct power houses and grid stations and lay transmission lines for use within the Province."

یعنی یہ صوبائی حکومت کا اختیار ہے کہ صوبے کے اندر جتنی بھی ٹرانسمشن لائنز ہیں، جتنے بھی گرڈ سٹیشنز ہیں، جو بھی پاور ہاؤسز ہیں، اس کو صوبائی حکومت Construct کر سکتی ہے لیکن یہاں پر واپڈا کر رہا ہے۔
"(d) determine the tariff for distribution of electricity within the Province" یعنی ٹیرف کا جو Determination ہے، وہ بھی صوبائی حکومت کا اختیار ہے لیکن وہ بھی واپڈا کر رہا ہے۔ اب جناب سپیکر، واپڈا کا اپنا Existence ایک قانون کے تحت ہے اور یہ 73ء کے کانسٹی ٹیوشن میں آیا ہے کہ واپڈا کا جب قانون بن رہا تھا، اس کا جو قانون بنایا گیا ہے، اس کے بعد یہ کانسٹی ٹیوشن آیا ہے، اس کے بعد یہ آیا ہے جو اس میں Incorporate نہیں کیا گیا۔ جناب سپیکر، یہ کانسٹی ٹیوشن واضح اس صوبے کو یہ اختیار دیتا ہے اور پھر آخر میں کہتا ہے کہ: "(3) In case of any dispute between the Federal Government and a Provincial Government in respect of any matter، یہ جو میں نے Matters بتا دیئے، ٹرانسمشن لائنز کا، ٹیرف کا، ٹیکس کا اور ڈسٹری بیوشن کا میں نے جو بتا دیا کہ یہ صوبے کے اختیارات ہیں، اگر اس میں صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت کے درمیان کوئی بات آ جاتی ہے تو under this Article, any of the said governments may move، یعنی صوبائی حکومت کا پھر اختیار ہے، may move the Council of Common Interests for resolution of the dispute۔ اب پہلے یہ کہ یہ اختیار تو صوبے کا ہے لیکن اگر ایک ادارہ مرکزی حکومت کا وہ اختیار صوبے کو نہیں دیتا یا اس اختیار میں رکاوٹ ڈالنا چاہتا ہے یا وہ اس اختیار پہ اثر انداز ہونا چاہتا ہے تو پھر صوبائی حکومت اس بات کو Council of Common Interest کے پاس لے جا سکتی ہے کہ آئین کے تحت ٹرانسمشن، ڈسٹری بیوشن اور ٹیکسز یہ سارا ہمارا اختیار ہے لیکن چونکہ مرکز نہیں کر رہا ہے یا ایک انسٹی ٹیوشن یا واپڈا Undertaking نہیں کر رہا ہے، اسلئے چونکہ واپڈا فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ ہے، اسلئے اس Dispute کو ہم Council of Common Interest میں لاتے ہیں تاکہ یہ اختیار وہ ہمیں دیدے جو آئینی اختیار ہے۔ میرا مقصد جناب سپیکر، یہ ہے کہ ٹھیک ہے ہم کہتے ہیں، جناب سپیکر، آپ دیہاتوں میں جائیں، شہروں میں تو پھر بھی کچھ نہ کچھ کم ہوتا ہے لیکن دیہاتوں میں تو اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ کرتے ہیں۔۔۔۔

<u>ایک آواز:</u> شہروں میں بھی کرتے ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> نہیں دیہاتوں میں تو بہت زیادہ کرتے ہیں اور جب گرمیوں کا موسم آ جاتا ہے جناب سپیکر، تو ایک طرف تو آپ کے ٹیوب ویلز نہیں چلتے، آپ کے کسان سارا دن اس انتظار میں ہوتے

ہیں کہ کب بجلی آئے گی اور کب وہ ٹیوب ویلز چلائیں گے؟ دوسرا جناب سپیکر، وولٹیج کو قصداً کم رکھتے ہیں اور عام لوگوں کے جو فیڈرز ہیں، ان میں وہ وولٹیج جب چھوڑتے ہیں تو وولٹیج کو کم چھوڑتے ہیں تو آپ کے جو Appliances ہیں، جو موٹرز ہیں، Costly، وہ ایک طرف تو چلتے نہیں ہیں اور اگر ایک آدمی چلانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ جل جاتے ہیں، جس سے ہزاروں روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، یہ خود بجلی چوری کرتے ہیں، سب سے زیادہ بجلی کی چوری یہ واپڈا والے خود کرتے ہیں اور جناب سپیکر، جس کے گھر پر محکمہ واپڈا کا بورڈ ہوتا ہے تو اس گھر کا میٹر کوئی چیک نہیں کرتا حالانکہ وہ تندور بجلی سے چلاتے ہیں اور جناب سپیکر، انہوں نے اپنے گھروں سے لوگوں کو کنکشنز دیئے ہوتے ہیں، ان سے مہینے کے پیسے لیتے ہیں، وہ بھی تندور بجلی سے چلاتے ہیں اور ایک پیسہ بل نہیں دیتے اور جناب سپیکر، پھر جب مہینہ ختم ہو جاتا ہے اور فیڈرز میں جتنے یونٹس خرچ ہو جاتے ہیں اور جب Billing ہوتی ہے تو اس میں زمین اور آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اگر ایک لاکھ یونٹس فیڈر سے مہینے میں نکالے گئے ہیں تو بل پچاس ہزار کا اور چالیس ہزار کا آجاتا ہے، وہ چالیس ہزار یونٹ کا آتا ہے اور ساٹھ ہزار کا Difference ہوتا ہے تو جناب سپیکر، وہ غریب لوگوں پر ڈال دیتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ آپ کا میٹر خراب ہے، کبھی کہتے ہیں کہ آپ نے کنڈے لگائے ہوئے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ اس بل کو زیادہ کر لیتے ہیں۔ پھر جب وہ ایک ہزار کا بل دس ہزار کر لیتے ہیں تو وہ بیچارہ ایس ڈی او کے پاس آتا ہے تو وہ اس کو کہتا ہے کہ چلو میں دو تین ہزار روپیہ آپ کیلئے چھوڑ دیتا ہوں، بل اس کا ایک ہزار ہوتا ہے اور وہ بیچارہ آٹھ ہزار دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ نہ دے تو جناب سپیکر، آپ یقین کریں کہ ایسے ایسے لوگوں کو پکڑا جاتا ہے کہ ایک بلب پر پچاس پچاس ہزار روپے مہینے کا بل آیا ہے اور جب وہ بیچارہ دفتر جاتا ہے کہ میں یہ بل کیسے ادا کرونگا تو اس کو ٹھیک کرنے کی بجائے الٹا اس کو پولیس کے حوالے کر دیتے ہیں، ان کو گرفتار کر لیتے ہیں اور ان کو جیلوں میں ڈال لیتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ پراونشل گورنمنٹ کیوں واپڈا کو Facilitate کرتی ہے؟ کیونکہ ان کی جو پولیس ہے، وہ واپڈا کو Facilitate کرتی ہے تو ایسے غلط کاموں سے Resentment تو پراونشل گورنمنٹ کے خلاف پیدا ہوتا ہے۔ لوگوں کی جب بجلی نہیں ہوتی تو لوگ تو یہ نہیں دیکھتے اور وہ جو ہیں نا، وہ کرتے ہیں۔ اسلئے جناب سپیکر، وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور بشیر صاحب کہتے ہیں کہ آپ تقریر کم کر لیں تو میں کم کر لیتا ہوں۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس پر ذرا میں بھی بولنا چاہتا ہوں اور چونکہ Admitted ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Short cut بات ہو گی۔

جناب سپیکر: سر، Short ہی ہو گی، بس چار پانچ منٹ مجھے دے دیں سر۔

جناب سپیکر: اپنے پیچھے دیکھیں، وہ سارے ہر طرف۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! یہ ایشو ہی ایسا ہے کہ مطلب ہے ہر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! میرے خیال میں سب کو موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں تو شام تک بھی تیار ہوں، آپ لوگ پھر بھاگیں گے نہیں؟۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: نہیں، سپیکر صاحب! میں ریکویسٹ کرتا ہوں، اگر مجھے اس بارے میں ایک سیکنڈ کیلئے آپ اجازت دیں۔ میرے خیال میں ہم نے تین چار دفعہ فلور آف دی ہاؤس پہ اس کو ڈسکس کیا ہے اور ابھی اگر آپ دو گھنٹے اس کو دینگے تو پھر تو سی ایم صاحب جائیں گے اور پھر جواب جو یہ چاہتے ہیں، وہ جواب ان کو پھر نہیں مل سکے گا تو میرے خیال میں اگر Cut short کریں تاکہ سی ایم صاحب اس کا جواب دے دیں، پھر اس کے بعد ہم ڈسکشن کرتے رہیں گے۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں تو پھر آپ جواب کس سے مانگیں گے؟ سی ایم صاحب کے اور بھی Commitments ہیں، ادھر بھی انہوں نے جانا ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: جی بی بی! پہلے، فرسٹ شازیہ اورنگزیب بی بی۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: Thank you Mr. Speaker, I am not going to go in corny details of it، because میرے دو کولیگز نے اس پر بڑی ڈیٹیل سے باتیں کی ہیں لیکن جناب سپیکر، میں چاہونگی کہ اگر حکومت میڈیا اور پریس میں ایک ٹائم فریم دیدے کہ اس وقت سے اس وقت تک لوڈشیڈنگ ہو گی کیونکہ جس طرح ہم نے پچھلے دنوں اخباروں میں پڑھا کہ چونکہ ٹائمنگز نہیں بتائی گئی تھیں تو اس میں کافی معصوم جانیں ضائع ہوئی ہیں تو اس میں اگر ٹائم فریم دیا جائے تو کم از کم یہ جو معصوم جانیں ہیں، ان کا ضیاع نہیں ہو گا اور معصوم جانوں کا یہ جو قتل ہو گا، یہ حکومت کے ہاتھوں پر نہیں

ہو گا تو کم از کم اس کو Manage کیا جائے اور جناب، میری اس بات کو بڑا سیریس لیا جائے کہ جو چیز اس وقت حکومت کر سکتی ہے تو کم از کم وہ کر ڈالے۔Thank you very much۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔اسرار خان!ان کی طرح مختصر بولیں جی۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جی سر، کچھ بولونگا سر۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ عبدالاکبر خان صاحب نے جو باتیں کی ہیں، وہ آئینی اور قانونی حوالے سے ہیں لیکن آج جو طریقہ کار یہاں پر Adopt کیا گیا ہے،اس میں نہ آئین ہے، نہ قانون ہے، بس وہاں پر نیشنل گرڈ بیٹھا ہوا ہے، وہاں سے ہدایات آتی ہیں اور وہ ہدایات نیچے آفیسرز Implement کرتے ہیں۔ سر، ایک دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے متعلق، جو گورنمنٹ ہوتی ہے، آپ کی Perception سے چلتی ہے اور سر، انگریزی کی ایک کہاوت ہے کہ A government is the only vessel that leaks from the top،یعنی ہر چیز کا پیندا ہوتا ہے کہ جس سے پانی آئے گا لیکن گورنمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ یہ اگر اوپر ٹھیک ہو تو انشاء اللہ ٹھیک ہی جائے گی۔ سر، Perception یہ ہے کہ یہ جو معاملات خراب ہیں، یہ Justification بن رہی ہے Rental powers کیلئے کیونکہ سر، آپ کی جو میگا واٹ ضرورت ہے، گرمیوں میں انیس ہزار میگا واٹ ہے، سردیوں میں وہ ضرورت بارہ تیرہ ہزار میگا واٹ تک آجاتی ہے۔ سر، ماہ رمضان میں آپ کی گرمیاں Peak پر ہوتی ہیں، اس وقت بھی آپ کی ضرورت انیس ہزار میگا واٹ ہوتی ہے اور وزیر اعظم صاحب اعلان کرتے ہیں کہ ماہ رمضان کا تقدس پامال نہیں کیا جائے گا، لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی اور لوڈ شیڈنگ نہیں ہوتی۔ اگر آپ کے سسٹم میں ایک چیز کی کمی ہے تو وہ وزارت کس طریقے سے ان کے احکامات کو بجالاتی ہے؟ مسئلہ سر یہ ہے کہ آپ کے جو پیسے ہوتے ہیں، وہ آپ دیتے نہیں ہیں جو آپ کے کوٹ ادو میں تھرمل پاور سٹیشنز ہیں، ان کی Liabilities جب تک ساٹھ ارب، اسی ارب تک نہیں جاتیں، پھر جب آپ ان کو Payment کرتے ہیں، انسٹالمنٹ میں کرتے ہیں تو ان کی Capacity اگر ہزار میگا واٹ ہو تو وہ سات سو Generate کرتے ہیں کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ پیسے تو سارے ملنے نہیں ہیں۔ سر، لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ جنرل مشرف کے ٹائم پر اس قسم کا حال نہیں تھا تو آج کیوں ہے؟ عوامی حکومت ہے، Perception یہ ہے کہ Rental powers کیلئے Justification بنائی جا رہی ہے اور ایک Rental powers تو Already آچکا ہے۔ سر، میری یہ گزارش ہے کہ یہ تو ملکی لیول کے فیصلے ہیں، اگر کسی نے اس میں کچھ کمانا ہے تو وہ تو ہو کر ہی رہے گا لیکن بات یہ ہے کہ ہمارے اپنے صوبے کے اندر

ہماری چار ہزار میگاواٹ جنریشن ہے، اس چار ہزار میگاواٹ میں سر ہماری اپنی Consumption ہزار میگاواٹ صوبے کی ہو گی اور آٹھ سو میگاواٹ TESCO کی، اگر آپ فاٹا کو بھی ملالیں، ٹھیک ہے آپ کی جو ہائیڈل پاور ہے، وہ دو تین مہینے آپ کے کام نہیں آتی لیکن اس کے باوجود چار ہزار سے زیادہ آپ کی جنریشن ہے۔ سر، بات یہاں پر ہوتی ہے ٹرانسمشن لائنز کی، ابھی سر، آپ کا Malakand-II or III، دو ہے یا تین، جو بھی ہے Complete ہوا ہے، وہ دوارب میں آپ نے Complete کیا ہے اور آپ نے اس کو واپڈا کو دے دیا ہے کیونکہ Annually وہ دوارب آپ کو دینگے جو اس پر آپ کی Cost آئے گی، وہ اگلے سال سے آپ کی ریکوری شروع ہو جاتی ہے تو گورنمنٹ کی ایک طرف تو فنانشل مجبوری ہے جس کی وجہ سے ٹرانسمشن آپ خود نہیں لے سکتے۔ سر، میری اس میں یہ گزارش ہے کہ منسٹر صاحب تو ٹی وی پر اعلان کر کے مکر جاتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ نہیں میں نے اعلان کیا تھا لیکن ابھی حالات ایسے ہیں اور اوپر سے سیلاب نے بھی ان کو ایک Justification دے دی کیونکہ سسٹم میں پندرہ سو میگاواٹ کا مزید ایک شارٹ فال آگیا تو دو سال تو ہمیں اس پر ٹرخائیں گے کہ مطلب ہے آپ کے سسٹم میں بجلی نہیں آرہی تو میں کیا کروں؟ میری سر، یہ گزارش ہے کہ تین ایم پی او کی دفعہ صوبائی حکومت کے پاس ہر وقت ہوتی ہے، واپڈا کے ان اہلکاروں کی وجہ سے امن وامان کے حالات خراب ہو رہے ہیں اور سر، تیرہ آدمی بنوں میں زخمی ہو گئے، ایک بندہ مارا گیا، اس قسم کے جلوس ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ Unscheduled load shedding کیلئے وزیر اعلیٰ صاحب اس فلور سے یہ احکامات جاری کریں کہ جو بھی Unscheduled load shedding کریگا، وہ چونکہ نفس عامہ کیلئے خطرہ ہے، میں ان کو جیل میں بند کرونگا۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: قلندر خان لودھی صاحب، دو منٹ، دو منٹ سے زیادہ نہیں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب، میں ایک ہی منٹ لونگا۔ جناب سپیکر، میرے بھائیوں نے اس پر بڑی تفصیلاً بحث کر دی ہے، میں اس کی Repetition میں نہیں جاؤنگا لیکن میری ریکویسٹ ہو گی آپ کے توسط سے کہ چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہیں تو ایک آرڈر تو ابھی یہ کر دیں کہ واپڈا والوں کو Free of cost بجلی جو ہے، اس کے ملازمین کو جو بجلی فری مل رہی ہے، اس کو تو بند کریں اور اس کو جب بند کریں گے تو ان کو پھر احساس ہو گا، یہ سب چیزیں اس پر چلا رہے ہیں۔ عبدالاکبر خان نے بھی بات کی اور اس پر اگر میں بھی جاؤنگا تو بات لمبی ہو جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے جی کہ بہت بڑی بات یہ کریں، آج سے سی ایم

صاحب یہ آرڈر کریں کہ یہ شیڈول جو ہے، شیڈول کے Against جو بھی جائے گا، اس کیلئے بھی کوئی Punishment رکھیں جی۔ یہ شیڈول کا اعلان بھی کر دیتے ہیں لیکن وہ Implement نہیں ہوتا۔ تیسری بات میں یہ کرونگا کہ بجلی والوں کے بارے میں ہم لگے ہوئے ہیں لیکن یہ گیس والے بھی ان سے کم نہیں ہیں جی۔ پچھلے دنوں لوڈ شیڈنگ سے میرے علاقے کے چار بچوں اور ان کی والدہ کی Death ہو گئی جی کیونکہ ان کا چولہا لگا ہوا تھا اور جب یہ لوڈ شیڈنگ ہوئی اور دوبارہ گیس آئی جی تو یہ واقعہ ہوا۔ تو یہ ہے کہ یہ ان پر بھی کریں کہ ان کا بھی شیڈول ہو اس بارے میں جی۔ شکریہ جی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: عطیف خان۔

<u>جناب عطیف الرحمان</u>: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب،.....

<u>Mr. Speaker:</u> The last speaker now, جی مختصر جی۔

<u>جناب عطیف الرحمان</u>: څنګه چه زمونږه خوشدل خان ورور د بجلئ خلاف تحریک التواء راوړے ده، عبدالاکبر خان، زمونږه اسرارالله خان ګنډاپور صاحب او دے ټولو پرے ډیر په تفصیل سره خبرے اوکړے او هغه بله ورځ پرے هم خبره شوے وه نو زما خپل ځانی دا ګزارش دے چه یره د کومے لس رکنی کمیټۍ اعلان شوے دے چه یره د صدر صاحب او د پرائم منسټر صاحب سره به په دے سلسله کښے ملاقات کوی نو پکار دا ده چه د هغے د پاره د دے سیشن نه وروستو، دا سیشن چه کله ختم شی نو فوراً د ورسره په دے سلسله کښے ملاقات اوشی، ولے چه تیر ځل هم رحیم داد خان په دے هاؤس کښے زمونږ سره وعده کړے وه چه یره د بجلئ وفاقی وزیر به دلته کښے راولو او چه ستاسو کوم دغه وی، هغه به مونږه ختموؤ۔ بل دا چه کوم لوډ شیډنګ دے جناب سپیکر صاحب، دا بالکل په سر سترګو باندے مونږه منو، لکه څنګه چه تاسو ته پته ده چه زمونږه په دے ایریا باندے او خاصکر زمونږه په دے ورسک ون، ورسک ټو باندے غیر اعلانیه لوډ شیډنګ کوی جی، اتلس اتلس ګهنټے او شل شل ګهنټے لوډ شیډنګ وی، هغه اړے ورته ځائے په ځائے باندے لړه کوی نو مهربانی د اوشی، دا د فوری طور باندے بند کړے شی او په دے باندے که مونږه شپه او ورځ خبرے اوکړو نو دا نه ختمیږی خو پکار دا ده چه فوری ایکشن په دے باندے واغستے شی او حل د دے رااوباسی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: اب میں جناب آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس، امیر حیدر خان ہوتی صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہاؤس میں اٹھائے گئے نکات پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: امیر حیدر خان ہوتی صاحب۔

(تالیاں)

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم سپیکر صاحب، ډیره زیاته مهربانی چه تاسو ما له موقع را کړه۔ په دے هاؤس کښے په ډیر اهم ایشوز باندے چه زما Colleagues کومے خبرے اوکړے، زهٔ به یو کوشش اوکړم چه په هغه ایشوز باندے د حکومت پوزیشن واضح کړم۔ اول خو د خپلو ټولو Colleagues ډیره زیاته شکریه ادا کوم چه هغوی نن په دے هاؤس کښے خپل روایات برقرار اوساتل، په ډیر اهم ایشوز باندے او په ډیر اهم مسئلو باندے هغوی خبرے اوکړے۔ دا داسے ایشوز دی چه دا زمونږ د صوبے سره تعلق ساتی، د اولس سره تعلق ساتی او یقینی خبره دا ده چه په دیکښے کله مسئلے پیدا شی نو د هغے اثرات هم په ټولو باندے هم هغه شان وی، یو شان وی۔ چونکه زیاته خبره په واپډا او په لوډ شیډنګ شوے ده نو ظاهره خبره ده چه په هغے باندے به زما هم دا کوشش وی چه زهٔ لږه تفصیلی خبره اوکړمه خو د دے نه مخکښے چه زهٔ په هغے باندے خبره اوکړمه نو بعضے ایشوز زما نورو ملګرو، ورونړو او زما خوئیندو Raise کړی دی نو زما به دا کوشش وی چه زهٔ په هغے باندے هم اول مختصراً خبره اوکړم۔ زهٔ بخښنه غواړمه چه د سپیکر صاحب د رولنګ او د حکم نه مخکښے کومو ملګرو خبرے کړے دی نو کیدے شی چه هغه ما ډیرے نه وی اوریدلے ځکه چه زهٔ هم دلته د اسمبلئ د خپلو Colleagues په خدمت کښے لګیا وومه او Applications راروان وو او په هغه Applications باندے چه څه احکامات جاری کول وو نو ما هغه کول لګیا ووم او چه کله سپیکر صاحب بیا خپل رولنګ ورکړو نو د هغے نه پس ما کوشش دا کړے وو چه Applications زهٔ Entertain نکړمه او ستاسو چه کوم ایشوز دی چه زهٔ هغه واورمه او بیا د هغے مناسب جواب اوشی۔ په ټولو کښے اول خو محترم سپیکر

صاحب، میاں نثار گل صاحب د آئل اینډ گیس په حواله باندے په دے هاؤس کښے د خپلو مشکلاتو، د خپلو خدشاتو او د خپلو تکلیفاتو اظهار اوکړو او په دیکښے شک نشته دے چه دلته کښے په دے وخت کښے SNGPL، OGDCL او MOL دا Major players دی په دے وخت کښے او د هغوی مختلف Activities په دے وخت کښے زمونږ د خیبر پختونخوا په صوبه کښے او بالخصوص بیا په سدرن ډسټرکټس کښے جاری دی او اکثر زمونږ خلق، مقامی خلق خو ساده خلق وی، هغوی مشکلات وینی، خپلے مسئلے وینی خو کله نا کله داسے هم پکښے اوشی چه هغوی د قصاب په ځائے په حلوائی ورشی۔ مشکل SNGPL پیدا کړے وی او یا OGDCL پیدا کړے وی او خلق ورشی د MOL په دفترو کښے توړ پهوړ اوکړی او MOL والا غریبانان بیا دغه چغے وهی چه زمونږ څه قصور وو، اول راته دا اووایئ چه زمونږ گناه څه وه نو د هغے نه پس بیا خیر دے که دا خلق خپل احتجاج کوی، دا د دوئ حق دے او د دے د پاره زما په خیال په تیرو څه کم درے کالو کښے بار بار ما پخپل لیول باندے، د پارټی لیډرشپ په لیول باندے او د پراونشل منسټرز په لیول باندے بار بار مختلف فورمز ته SNGPL، OGDC او MOL والا راغوښتی دی او زما د سدرن ډسټرکټس ملگری چه کوم دی، هغه د دے خبرے پخپله گواه دی، دوئ د هغه پراسس حصه پاتے شوی دی۔ په هغے کښے بعضے Commitments هغوی سر ته رسولی دی او هغوی خپل ډیر Commitments سر ته نه دی رسولی۔ په یو میټنگ کښے داسے هم موقع راغلے ده چه ما هغوی ته اووئیل چه د دے نه پس که فرض کړه زما په موجود گئ کښے یو Commitment تاسو اوکړئ او زهٔ خلقو له تسلی ورکړم او زما د تسلئ په وجه باندے خلق د احتجاج نه قلار شی او سبا تاسو خپل Commitments honour نکړئ نو سبا که تاسو ته یو تکلیف پیښ شی او تاسو ما له راځئ نو چه ما یو ځل د خلقو سره وعده کړی وی او زهٔ ستاسو په وجه بے وعدے شوے یم نو بیا به زما په خولے باندے څوک اعتماد نه کوی نو بیا به څه کوی، صدر صاحب له او وزیر اعظم صاحب له به ځی، بیا به د هغوی نه Commitment غواړی؟ بعضے جائز مطالبے دی، جائز مسئلے دی، ناجائزه پکار ده چه خلق نه غواړی او نه دوئ ناجائزه غواړی خو چه کوم Already د

SNGPL او د OGDCL Commitments دی، زمونږ به خپل پوره کوشش دا وی چه په هر قیمت باندے هغه Commitments هغوی Honour کړی او که هغه Commitments honour نه شو او په هغے کښے مسلسل رکاوټ راتلو یا پکښے Delay راتلو نو د هغوی خلاف چه کومه سټرے کیږی یا کوم کوشش کیږی، آئینی او قانونی نو هغه بیا تش زما د سدرن ډسټرکټس د Elected representatives responsibility نه ده، هغه بیا د دے سره سره د دوئ نه سیوا زما او د پراونشل گورنمنټ ذمه واری ده چه بیا مونږ خپل قانونی او آئینی لارے اختیار کړو د خیره په دیکښے۔ (تالیاں) اوس چه فوری طور کوم مشکل جوړ دے چونکه میاں افتخار صاحب دلته کښے ناست دے، دوئ هغه کمیټی هیډ کوی، دا فوری چه کوم مشکل جوړ دے، د کوم چه میاں صاحب ذکر اوکړو نو زما به هم میاں افتخار صاحب ته دا خواست وی چه فوری طور زر تر زره د دے هغه آفیشلز رااوغواړی، میاں صاحب د هم رااوغواړی، ایډمنسټریشن د هم رااوغواړی، لوکل چه کومه جرگه ده، د هغوی Representatives د هم رااوغواړی چه کم از کم دا یو ایشو، دا یوه مسئله خو فوری طور زر تر زره مونږ حل کړو او په دیکښے چه څنګه اوویلے شو، زهٔ ټول هاؤس له د خپل طرفه دا مبارکی ورکوم چه دا ستاسو اعزاز دے، دا ستاسو عزت دے، دا ستاسو د مرستے په نتیجه کښے ممکن شوه چه پراونشل گورنمنټ یوه بنیادی فیصله اوکړه چه چونکه یو ډیر لوئے Potential دے په آئل اینډ گیس کښے او مونږ دا غواړو چه د دے نه د فائده پورته کړو نو مونږ ته خو یو خوا د رائلټی په شکل کښے هغه فائده راروانه ده خو بل خوا مونږ هم دا غواړو چه پراونشل گورنمنټ د هم بزنس اوکړی، مونږ د پبلک پرائیویټ پارټنرشپ کښے لاړ شو او په هغے کښے مونږ د کیبنټ نه Approval واغستو چه څنګه تاسو ته پته ده چه شکر الحمدلله اوس مونږ خیبر پختونخوا آئل اینډ گیس کمپنی لمیټډ له خیره دا مونږ Establish کوؤ۔ (تالیاں) دویم دا چه اسرار خان او محمد علی خان د کوم ایشو ذکر اوکړو، چونکه زمونږ مشر محترم نن نشته، مناسب خو به وه چه دا ایشو د بنوں Elected representatives پورته کړے وے خو که اسرار خان یا محمد علی خان دا ایشو پورته کړے ده نو ظاهره خبره دا ده چه د دے صوبے سره

دوئ تعلق ساتی او بل چونکه هغے کښے کوم سړے چه جلوس ئے Lead کولو نو د هغوی سره د دوئ سیاسی تعلقات هم دی، ملګرتیا ئے هم ده نو هغه ئے هم یو حق د دوئ سره جوړیږی چه کم از کم د هغوی د پاره دلته خبره اوکړی۔ په کومه ورځ چه دا واقعه اوشوه نو محترم سپیکر صاحب، ما یو د انتظامیه سره رابطه کړے ده، بیا مے د خپل مشر او سابقه چیف منسټر صاحب اکرم درانی صاحب سره رابطه کړے ده او زهٔ نه غواړم چه زهٔ د دے واقعے په حواله باندے اکرم درانی صاحب چه کومه رائے لری چه زهٔ هغه خبره اوکړم۔ هغه مشر دے، په کومه موقع چه هغه په دے هاؤس کښے موجود وی نو زما په خیال د هغوی علاقه ده، د هغوی ضلع ده، هغوی بهتر پوهیږی، هغوی به د خپلے رائے اظهار اوکړی او هغوی به دے هاؤس ته اووائی چه حقائق څه دی، د چا غلطی ده، دا څه اوشو او ولے اوشو؟ نو دغه زهٔ خپل مشر محترم درانی صاحب ته پریږدم چه هر کله موقع وه، هغوی به په دے باندے خبره اوکړی۔ سپیکر صاحب، زهٔ د پولیس یا د انتظامیے سر نه وینځم خو فرض کړه جلوس خلق رااوباسی د واپډا خلاف او مثال هغه مسلح وی او مثال هغه هوائی فائرنګ کوی او چانسز دا وی چه د هغه هوائی فائرنګ نه بیا کراس فائرنګ جوړیږی نو د هغے نه یو داسے مشکل او تکلیف به ضرور پیدا کیږی خو د دے خبرے بنیاد ته د رسیدو د پاره چه حقائق څه دی، د چا غلطی ده او څوک پکښے Involve دی؟ ځکه چه تش په Allegations باندے څوک ذمه وار ګرځول هغه که هر څوک وی نو دا مناسب خبره نه ده، نه پولیس، نه Crowd، نه ایډمنسټریشن او نه هغه مقامی خلق چه راوتی وو، لهذا زما د ورونړو دا خوښه ده چه په دیکښے د مونږ انکوائری اوکړو، د دوئ دا خواهش دے، بالکل زهٔ په دیکښے د جوډیشل انکوائری آرډر کولو اعلان کوم (تالیاں) او چه کله انکوائری رپورټ راشی د جوډیشل انکوائری نو د هغے نه پس به یقینی خبره دا ده چه بیا به دا فیصله کیږی چه د Compensation د پاره کوالیفائی کوی، که نه کوالیفائی کوی، څوک Responsible دی او څوک پکښے Responsible نه دی۔ سپیکر صاحب، زما انور خان ورور خبره اوکړه چه په دیر لوئر کښے آبیانه چه کومه ده نو دا د معاف کړے شی او په دیر آپر کښے یو ځائے کښے معاف کړے شوے ده، بل ځائے کښے نه ده معاف کړے شوے۔

زما به دوئ ته هم دا گزارش وی او نورو ټولو خپلو ممبرانو صاحبانو ته چه کوم د Affected areas سره تعلق ساتی چه دا ډسټرکټس Categorize کړی۔ زما په خپل هوم ډسټرکټ کښے هم لړ سیلاب راغلے دے خو زۀ خپل هوم ډسټرکټ د سوات سره او د کوهستان سره نه شم Compare کولے چه کوم ځائے کښے ډیره زیاته تباهی شوے ده، ډیر نقصان شوے دے نو هلته کښے مونږ زیات ویورز ورکړی دی او چه کوم ځائے کښے کم تاوان او کم نقصان شوے دے او خلق دومره نه دی Affect شوی نو هلته کښے مونږه د Worst affected districts packages نه دی Introduce کړی او نه پکار دی چه Introduce شی خو چه د کوم ځائے ذکر دوئ کوی، که فرض کړه هغه کوالیفائی کوی او په هغے کښے هم هغه شان تباهی شوے وی او نقصان شوے وی نو چه څومره څه په Worst affected districts کښے شوی دی نو یقینی خبره دا ده چه بیا به مونږه دغه هم د دے د پاره Consider کوؤ۔ زۀ به د دوئ کیس پی ډی ایم اے ته اولیږمه او هغوی به اوګوری، که په Criteria باندے تاسو بالکل پوره خیژئ نو په سر سترګو باندے او چه چرته په نوره صوبه کښے مونږ دا سهولت خپلو خلقو له ورکړے دے، ما ته به هیڅ اعتراض نه وی چه دا سهولت مونږ هلته خلقو ته هم ورکړو۔ سپیکر صاحب، نلوټها صاحب چه کله خبره کوله نو هغه وخت کښے اخیرے درخواست راغلے وو او دا ما د واجد علی خان نه تپوس اوکړو چه نلوټها صاحب څه وئیل؟ نو واجد علی خان چه څه Pick up کړی وو، According to him، میں اردو میں بات کرلیتا ہوں تاکہ آپ کو تھوڑی آسانی ہو جائے، تو انہوں نے مجھے کہا کہ نلوٹھا صاحب شاید کچھ Tax exemption کے حوالے سے بات کر رہے تھے اور انہوں نے Most probably یہ سنا کہ انکم ٹیکس کی آپ Exemption چاہ رہے ہیں۔ تو آپ کی انفارمیشن کیلئے یہ کہ ایک تو انکم ٹیکس پراونشل گورنمنٹ کا مینڈیٹ ہے ہی نہیں اور Secondly میری انفارمیشن کے مطابق انکم ٹیکس کی Exemption کہیں پر بھی نہیں دی گئی جو آپ ایبٹ آباد کیلئے بات کر رہے ہیں اور Secondly اگر پراونشل ٹیکسز میں بھی کچھ ویورز دیئے گئے ہیں تو جس طرح میں نے پہلے گزارش کی کہ وہ Worst affected areas کو زیادہ دیئے گئے ہیں تو اس قسم کی Exemption throughout the province کہیں بھی نہیں دی گئی جو آپ گزارش کر رہے ہیں، اگر کہیں دی ہوتیں تو سر آنکھوں پر جو

آپ کی گزارش ہے۔ دا بنهٔ ده چه زما مشر محترم بشیر بلور صاحب راغے ، هغوی بنوں ته تلی وو ، هغوی او میاں صاحب مونږ ییګا صلاح دا کړے وه چه هلته کومه واقعه شوے ده، د هغے د پاره پکار ده چه پراونشل ګورنمنټ لاړ شی او هلته We should be represented او دواړه سینئر منسټرز، منسټر او آئی جی دوئ هلته تلی وو۔ زمونږ ایم پی اے صاحب اورنګزیب خان یوه ایشو پورته کړه چه د عید ګاه سره څه کنسټرکشن کیږی او د یو 'لیز' ذکرئے اوکړو او دا ګزارش دوئ اوکړو چه مونږ د دا خپل Decision reconsider کړو۔ نو زما به دا خواست وی چه سینئر منسټر صاحب د دوئ سره کښینی، د ایم پی اے صاحب سره او که څه Genuine مشکلات، مسئلے او تکلیف په دیکښے پیدا وی نو چه هغه ضرور Consider کړی او د دے یو Way out رااوباسی۔ بیا د اسمبلئ د روډ ذکر اوشو او سپیکر صاحب، زهٔ په دے تبصره نه کول غواړم څکه چه ما ته به تاسو حکم کوئ چه روډ بند کړه او روډ کهلاؤ کړه چه تاسو او د هاؤس میجارټی ما ته څه حکم کوی، زما Responsibility دا ده چه زهٔ به په هغے باندے عملدر آمد کوم۔ اول روډ بند وو، د اکثریت رائے دا راغله چه روډ د کهلاؤ شی نو روډ اوس کهلاؤ دے خو که بیا اکثریت دا Feel کوی چه روډ د دوباره بند شی، دانګلی نه دانګلی، صحیح بالکل روډ به بیا بند شی خو زما په خیال چه د اکثریت د رائے نه زما د خور رائے قدرے مختلف ده خو بیا هم Let the majority decide چه څه د میجارټی فیصله وی۔ بیا ډپټی سپیکر صاحب ذکر اوکړو د پراونشل اسمبلئ د زمکے ، په دے باندے به بالکل په سر سترګو چه کله تاسو وایئ، مونږ به بیا هم کښینو ، خبره به اوکړو خو Basically په یو وخت کښے Decision دا وو چه دا پراونشل اسمبلی به مونږ یو بل مناسب ځائے ته وړو او هلته به ئے بیا جوړوؤ۔ تاسو دا زاړه پارلیمنټیرینز دلته ناست یئ، ستاسو په علم کښے به وی دا ټولے خبرے۔ بیا په دے دوران کښے هم دا هال او دا نوے سیکشن چه چرته چه اوس مونږ نن ناست یو، د دے Approval اوشو، په دے باندے کار شروع شو او په دے باندے ډیر لوئے Expenditures اوشو نو چه کله په دے باندے Expenditures اوشو او دا 'کمپلیټ' شو نو بیا د اسمبلئ د بلډنګ د شفټ کولو سره چه زهٔ ستاسو سره بالکل Agree کوم چه په هر لحاظ باندے که تاسو نن خپل

ټریفک ته ګورئ، که تاسو ورته په Security point of view باندے ګورئ نو دا Site مناسب نه دے خو چونکه Already اوس د پراونشل ګورنمنټ دلته دومره Resources لګیدلی دی چه زما په خیال په یو بل ځائے کښے بیا په اربونو روپئ لګول زمونږ غوندے صوبے د پاره، چه کوم زمونږه فنانشل پوزیشن دے، زما په خیال مونږ دا نه شو Afford کولے۔ هاں، هغلته چه کومه زمکه وه، دوه سوه کناله، په هغے کښے 180 کنال زمکه چه کوم ده نو هغه مونږه الاټ کړے ده او زۀ به دا هم وایم چه مونږ چا ته الاټ کړے ده؟ څنګه چه تاسو ذکر اوکړو چه ایس او ایس ویلج ته مونږه الاټ کړے ده، ایډورډ سکول ته مونږه الاټ کړے ده او د ټولو نه لوئے چه کوم دے، او Parallel way چه کوم دے، زمونږ په صوبه کښے پراپر د کینسر هاسپټل یو هم نشته، د ارنم یو Facility شته، لهذا دا اعزاز هم تاسو ته ځی چه مونږه شوکت خانم والا Convince کړل، هغوی Agree شو، Agreement مونږ Sign کړو، د هغوی bid مونږه Sign کړو، Construction activity به ئے هغوی شروع کوی او Free of cost د دے پراونشل اسمبلئ زمکه ما شوکت خانم هاسپټل ته Donate کړه په حیات آباد کښے چه هلته پرے هغوی خپله Facility جوړه کړی۔ هغے کښے که فرض کړه دا سے پراجیکټس وی چه ستاسو په رائے د هغے د پاره متبادل زمکه موجود ده، بالکل په سر سترګو به کښینو، هغه متبادل ځایونه که موجود وی نو هغه به مونږ د هغے د پاره Consider کوؤ۔ هغه ځائے چه کوم دے نو هغه به بیا تاسو ما له رائے راکړئ چه څنګه ایس او ایس ویلج دے، شوکت خانم هاسپټل دے، دغه شان که نور د خیر ښیګړے پراجیکټس مونږ راوړے شو نو چه هغه مونږ راوړو او هغه مونږه د دے د پاره Consider کړو۔ بیا محترم سپیکر صاحب، زما ورور عبدالستار خان، آپ نے بات کی کہ انہوں نے جو Separation کی ہے مینجمنٹ اور ٹیچنگ کیڈر کی تو اس میں آپ کو مشکلات آرہی ہیں۔ ایک تو آپ کی انفارمیشن کیلئے یہ ہے کہ ایک تو نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2009 کے جو Principles ہیں اور جو Recommendations ہیں، یہ اس کے عین مطابق کیا گیا ہے۔ آپ اگر نیشنل ایجوکیشن پالیسی کو دیکھیں تو اس میں یہ بڑا واضح ہے، اس کے جو Basic principles ہیں، جو Recommendations ہیں، جو Findings ہیں، اس میں سے ایک Major

یہ بھی ہے کہ ہمارے جو مینجمنٹ اور ٹیچنگ کیڈرز ہیں، ان کو الگ recommendation اور Finding ہونا چاہیئے اور کیوں الگ ہونا چاہیئے کیونکہ مینجمنٹ ایک الگ Speciality اور ٹیچنگ ایک الگ Speciality ہے۔ اگر آپ مینجمنٹ کے لوگوں کو ٹیچنگ کا کام حوالے کریں گے تو وہ ان کے بس کی بات نہیں ہوگی اور اسی طریقے سے اگر آپ ٹیچنگ کیڈر کے لوگوں کو جا کر کہیں گے کہ آپ مینجمنٹ کی Responsibilities کو نبھائیں تو وہ بھی ان کے بس کی بات نہیں کیونکہ Specialities different ہیں، اسی لئے یہ Seperation کی گئی ہے لیکن منسٹر صاحب کو اتنا میں نے ضرور کہا ہے کہ اس Seperation کے نتیجے میں اگر کہیں پر، چونکہ آپ کا Remote area ہے، اگر کہیں پہ کوئی مشکلات پیدا ہوئی ہوں تو کچھ Vacancies ہیں اور وہ ہمارے پاس Already available ہیں تو اس کو ضرور انشاء اللہ ہم Priority basis پر Consider کریں گے۔ بیا مولانا عبیداللہ صاحب خبره اوکړه او دوئ ذکر اوکړو چه د پاکستان کومه پالیسی ده د Terrorism، هغه د Foreign interest او غالباً دوئ د ډرون اټیکس هم خبره اوکړه. په ټولو کښے اول خو محترم سپیکر صاحب، په دیکښے شک نشته، دا خو بار بار مونږ وئیلی دی چه په دے وخت کښے یو Undeclared third world war په یو Limited scale په دے خطه کښے لګیا دے کیږی او په دے وخت کښے د ضرورت نه زیات Interference دے The external elements or the forces د پاکستان په خاوره او د هغے Interference په نتیجه باندے که ډرون اټیکس دی، هغه که Across the border movements دی، د هغے په نتیجه کښے نن دلته کښے مونږ د یو ډیر لوئے مشکل سره مخامخ یو او مونږ ته دا مشکلات نن پیښ دی خو زهٔ په دے نه پوهیږم چه آیا د دے ډرون اټیکس منظوری د خیبر پختونخوا اسمبلئ ورکړے ده که نه دا د ډرون اټیکس Approval پراونشل کیبنټ ورکړے دے؟ مونږ په هره موقع باندے برملا دا خبره کړے ده چه Terrorism یو ناسور دے، دهشت گردی یو ناسور دے خو تر څو پورے چه د ډرونز تعلق دے نو په هر لحاظ او په هر قیمت دا د پاکستان د Sovereignty خلاف یو حرکت او یو عمل دے، (تالیاں) نو زهٔ په دے نه پوهیږم، زهٔ په دے نه پوهیږمه چه ډرون اټیک کوی څوک، د چا په Approval کیږی او Reaction چرته کیږی؟ آیا د بنوں د پولیس سټیشن نه دا ډرون الوتے وو او که نه

د دے ریموټ کنټرول والا د بنوں په پولیس سټیشن کښے چرته ناست وی یا د بنوں د ډی پی او په آفس کښے ناست وی چه هغه دا ډرون کنټرول کړی او آیا که دغه سکول کوم الوتے دے نو دغه سکول استاذ یا ماشومان ناست وو او دوئ دا ډرون الوزولے وو؟ آیا چه په دے جمات کښے کوم تبلیغ کیدو، په دغه وخت کښے جمع شوے وه او دغه وخت کښے ئے تبلیغ کولو، دلته خلق تبلیغ ته ناست وو یا دا د تبلیغیانو خدائے مه کړه یا د دے تبلیغ مشران لګیدلی وو او دوئ دا ډرون اټیکس کړی وو چه Reaction کوی او خپل زور ښائی نو ځائے ورته معلوم دے خو کم از کم دا نه شی کیدے چه کوی ئے یو څوک او زور ئے د بل چا نه اوځی نو که مونږ ډرون Condemn کوؤ نو بیشکه مونږه ئے Condemn کوؤ خو د هغے په نتیجه کښے چه کوم بے ګناه خلق قتل کیږی، مسلمانان قتل کیږی، سکولونه تباه کیږی، جماتونه شهیدان کیږی، بیا به دومره ایمان تیروؤ چه د ډرون سره سره به بیا دغه خلق هم Condemn کوؤ او دغه Acts به هم ټول Condemn کوؤ۔ (تالیاں) بیا یوه ایشو راغله دلته، د دے نه مخکښے چه زهٔ د لوډ شیډنګ په ایشو باندے راشم خو محترم سپیکر صاحب، دلته کښے د یوے واقعے ذکر اوشو چه زما په خیال هغه د ظلم انتها ده، بحیثیت د انسان او د مسلمان زهٔ دا سوچ نه شم کولے چه کوم یو کم بخته انسان او یو بد بخته انسان به وی چه هغه به د داسے حرکت سوچ هم کولے شی او هغه دا چه د یوے وړے ماشومے سره چه کوم زیاتے او کوم ظلم شوے دے، بالکل دا فلور آف دی هاؤس د حکومت Commitment دے او Commitment څکه دے چه دا زمونږه په Responsibilities کښے راځی، په دیکښے د غفلت ګنجائش نشته، پولیس ته Already ما انسټرکشنز ورکړی دی او انشاء الله دا مے یقین دے چه هر څوک په دیکښے ملوث دی، که هر څوک وی، انشاء الله د قانون لاس به ډیر زر د هغوی ګریوانونو ته رسی نمبر ایک۔ (تالیاں) Secondly ما منسټر فار سوشل ویلفیئر ته دا ریکوسټ اوکړو چه د دغے ماشومے Treatment already روان دے، She is being provided with free treatment او نور هم د هغے د فیملی سره د پخپله ملاؤ شی او اوګوری که د هغوی څه قسمه نور مشکلات، ضروریات وی، فنانشل سپورټ، Moral support, whatever is required نو

هم دا پراونشل گورنمنټ حاضر دے ، هر قسمه سپورټ به انشاء الله مونږه د هغے فیملی ته هم ورکړو که خیر وی۔ (تالیاں) اوس به محترم سپیکر صاحب، زهٔ د چا خبره چه هغه خلق ئے وائی چه Mother of all battles, mother of all problems، واپډا ، یو خو زهٔ په دے نه پوهیږم چه زما بعضے Colleagues او ورونړه دلته پاځیدل نو چونکه یو مشکل دے ، یو تکلیف دے ، ما ته پته ده او زه په دے هم پوهه یم چه یو خوا خو دا د هغوی په Responsibility کښے هم راځی او Secondly دوئ که سبا خپلو حلقو ته ځی او د لوډ شیډنګ خلاف د دوئ په اخبار کښے بیان نه وی راغلے ، دوئ ته پخپلو حلقو کښے هم یو ډیر لوئے مشکل دے خو زهٔ په دے پوهه نه شومه، ستاسو چه کوم بعضے Recommendations دی، په هغے زهٔ لږ پوهه نه شومه ځکه چه زهٔ دلته ناست ووم نو ما دا سوچ کولو چه زهٔ د پراونس چیف ایګزیکټیو یمه او که زهٔ ایم ډی PEPCO نن سبا لګیدلے یمه خو بهرحال یو Basic problem دے او پکار ده چه په دے باندے مونږه ځان پوهه کړو۔ دا ټولے خبرے چه راغونډے کوے ، دا ټولے خبرے چه Sum up کوے ، دلته که تاسو خبرے کړی دی د ډسټری بیوشن په حواله باندے ، د ټرانسمشن په حواله باندے او د Circular debt په حواله باندے دا ایشوز په خپل ځائے باندے دی خو د ټولو نه لوئے پرابلم دا دے چه زمونږه په ډیمانډ او سپلائی کښے دے وخت کښے یو واضح Gap دے او اسرار خان ډیره ښهٔ خبره اوکړه چه په روژو کښے دا Gap ولے نه وی، په روژو کښے دا Gap ځکه نه وی چه په هر قیمت وی خو د Circular debt چه کوم پرابلم دے او مسئله ده، مشکل دے نو کوشش دا کیږی چه هغه سر نه پورته کوی او قرض اخلی حکومت، که د هر ځائے نه پیسے پوره کوی خو Circular debt پوره کوی۔ دے وخت کښے ستاسو پرابلم څه دے ، چونکه د زرګونو په تعداد کښے یعنی میګاواټس کښے دے وخت کښے ستاسو Gap دے په مینځ کښے ،اوړی کښے زمونږ پرابلم دا راشی چه په اوړی کښے زمونږه ډیمانډ زیات شی، Consumption زیات شی، لهذا هغه Gap خو Already هلته دے ، Severe loadsheding شروع شی۔ په ژمی کښے مونږ ته پرابلم څه راشی چه په ژمی کښے بیا زمونږ پرابلم چه کوم دے نو زمونږ Flows چه کوم دی د Hydel in particular هغه په خپل پوره Capacity باندے کار نه

کوی ځکه چه زمونږ Flows کم شی او د نیش برابر شی، لهذا په اوږی کښے هم پرابلم او په ژمی کښے هم پرابلم او بنیادی وجه څه ده سپیکر صاحب چه په ډیمانډ او سپلائی کښے یو ډیر لوئے Gap دے۔ بنه اوس د دے Responsibility په چا باندے راځی؟ په ټولو باندے راځی۔ زهٔ او ما سره چه نن څومره په حکومت کښے دی، په هغوی باندے هم راځی او زمونږ نه مخکښے چه شل دیرش کاله څومره خلق په حکومتونو کښے پاتے شوی دی نو په هغوی باندے هم دا Responsibility راځی او ولے دا Responsibility راځی؟ پکار ده چه مونږ د وخت سره سره د سپلائی مطابق خپله Capacity سیوا کړے وے، مونږ د وخت سره سره خپله Capacity سیوا نکړه نو زهٔ تش د دے خپلو ورونړو نه تپوس کومه چه په دے هاؤس کښے ناست دی او په دے حکومت کښے، په دے حکومت کښے به تاسو څومره Electrification په خپلو حلقو کښے کړے وی نوے؟ که نور څه نه وی نو کم از کم یو ففټی ففټی کورونو ته خو به مو بجلی ورکړے وی کنه، یو دیرشو کورونو له خو به مو بجلی ورکړے وی کنه۔ تش دا Multiply کړئ او بیا دے ته اوګورئ چه زمونږه Capacity څومره Increase شوے ده، More or less خو بهرحال نوره اوس زمونږ په هغه ځائے باندے ولاړه ده او سپلائی چه کوم ده نو د هغے نه زمونږه ډیمانډ ډیر زیات دے، د دے واحد حل دا دے، ما ته د شا ته نه وینا دا کیږی چه په اردو کښے خبره اوکړه، Live روان دے۔ آنریبل سپیکر صاحب، مشکل یہ ہے کہ یہاں پر بجلی کی جو ڈیمانڈ ہے اور جو سپلائی ہے، اس میں ایک بہت بڑا Gap ہے اور اس کیلئے ہم سب Responsible ہیں۔ پچھلے پچیس تیس سالوں میں جتنے بھی لوگ گورنمنٹ میں آئے ہیں ہمارے سمیت تو ہم سے یہ کوتاہی ضرور ہوئی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہم نے اپنی Capacity کو Increase نہیں کیا اور آج ہم سب یہ رونا رو رہے ہیں۔ اس میں سب سے Important چیز جو اس وقت سمجھنے کیلئے ہے، وہ یہ ہے کہ ہمیں سب سے پہلے تو اپنی Energy mix کو ٹھیک کرنا ہوگا۔ پاکستان میں جہاں پر شکر الحمد للہ ہائیڈرل جنریشن کی بہت زیادہ گنجائش ہے، نیوکلیئر پہ ابھی ہم گئے ہی نہیں ہیں، ہائیڈل کی بہت زیادہ گنجائش ہے، اگر ان حالات میں بھی آپ کی انرجی Mix یہ ہو کہ One third آپ کی ٹوٹل جنریشن صرف ہائیڈل سے ہو تو ہم اس مشکل سے کیسے چھٹکارا پائیں گے؟ ہائیڈل جنریشن ہماری جتنی بڑھے گی، جتنے ہماری ہائیڈل جنریشن کے مزید یونٹس آئیں گے، ایک طرف تو

لوگوں کو Comparatively سستی بجلی ملے گی اور دوسری طرف اس وقت نیشنل لیول پر ڈیمانڈ اور سپلائی میں جو Gap ہے، وہ کم ہو گا اور میرے خیال میں ابھی اس گورنمنٹ نے کم از کم اتنا کیا ہے کہ چار پانچ بڑے میگا پراجیکٹس ہم شروع کرنے والے ہیں، میرے خیال سے انشاء اللہ عنقریب اگر ایک بھاشا ڈیم کی Ground breaking ceremony ہو جائے، اس پر کام ہی شروع ہو جائے، کئی سال اس پر لگیں گے لیکن سات آٹھ سال بعد کم از کم یہ پرابلم نہیں ہو گا۔ منڈا ڈیم اگر شروع ہو جائے تو پرابلم نہیں ہو گا لیکن ابھی جو Immediate issues ہیں اور میرے خیال میں فیڈرل گورنمنٹ کو ہر قیمت پر ان Immediate issues کو Address کرنا ہو گا تاکہ Maximum possible relief کم از کم لوگوں کو مل سکے۔ ایک Circular debt کا جو ایشو ہے، جب تک Circular debt issue کو Address نہیں کیا جائے گا تو محترم سپیکر صاحب، یہ Crises جاری رہیں گے۔ Secondly جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ ہمارا Hydel mix جو اس وقت مناسب نہیں ہے۔ Thirdly ٹرانسمشن اور ڈسٹری بیوشن کا ہمارا جو سسٹم ہے، وہ جب تک ہم اپ گریڈ نہیں کریں گے، اس کو Up to date نہیں کریں گے تو لوگوں کی مشکلات بڑھتی رہیں گی اور جب تک لائن لاسز کو کنٹرول نہیں کیا جائے گا تو سپیکر صاحب، ہماری یہ مشکلات بڑھتی جائیں گی And more importantly محترم سپیکر صاحب، پورے خیبر پختونخوا کے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اور اس ہاؤس کی نمائندگی کرتے ہوئے میں اتنا ضرور کہونگا کہ اگر نیشنل لیول پر ایک Gap ہے، ایک مشکل ہے تو سر آنکھوں پر، یہ ہمارا ملک ہے، ہم بھی اتنا ہی بوجھ ضرور اٹھائیں گے جتنا بوجھ ہمارے حصے کا بنتا ہے لیکن جتنا ہمارے حصے کا بوجھ نہیں بنتا اور اس سے زیادہ بوجھ واپڈا کی طرف سے ہم پر ڈالا گیا تو کسی صورت وہ اضافی بوجھ اٹھانے کیلئے ہم سب تیار نہیں ہیں (تالیاں) اور اس کیلئے ہر قیمت پر اس ہاؤس کی سپورٹ کیساتھ، اس کی راہنمائی کیساتھ اپنی سیاسی، آئینی اور قانونی جدوجہد کو ہم جاری رکھیں گے انشاء اللہ۔ میرے بھائی عبدالاکبر خان نے بات کی CCI کی تو ان کی انفارمیشن کیلئے اور ہاؤس کی انفارمیشن کیلئے کہ Determination of tariff, fifty mega watts کی جو Limitation ہیں، Unscheduled load shedding اور اس کیساتھ ساتھ More importantly, water user charges already پراونشل گورنمنٹ CCI میں لیکر گئی ہوئی ہے اور اس پر سب کمیٹی بن چکی ہے اور رضا ربانی صاحب اس کو ہیڈ کر رہے ہیں اور Next CCI meeting میں انشاء اللہ اس سب کمیٹی کی Recommendations آئیں گی جن کو انشاء اللہ

ہم Approve کریں گے۔ (تالیاں) محترم سپیکر صاحب، یہاں پر ایک جو Recommendation ہے، میرے خیال میں وہ بڑی اچھی Suggestion ہے کیونکہ اس دوران جتنے بھی مسئلے آئے ہیں اور جب ہم گئے ہیں، یہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا مسئلہ کب حل ہوا ہے؟ اسی گورنمنٹ میں حل ہوا ہے، یہی پراونشل گورنمنٹ تھی اور یہی فیڈرل گورنمنٹ تھی کہ یہ مسئلہ حل ہوا ہے۔ (تالیاں) یہ جو ہم اپنے ہائیڈل یونٹس پراونس کے شروع کر رہے، یہ کب شروع ہو رہے ہیں؟ ابھی شروع ہو رہے ہیں اور شکر الحمد للہ اسی پراونشل گورنمنٹ اور اسی فیڈرل گورنمنٹ کی موجودگی میں پانچ چھ یونٹس انشاء اللہ ہمارے Launch ہو رہے ہیں انہی دو مہینوں میں۔ میرے خیال میں یہ بڑی اچھی Suggestion ہے، ہم ہمیشہ جب بھی پریذیڈنٹ صاحب کی طرف گئے ہیں تو انہوں نے ہمیں سنا ہے اور انہوں نے کوشش کی ہے کہ ہمارے مسئلوں کا حل نکلے۔ ہم جب پرائم منسٹر صاحب کی طرف گئے ہیں تو ہمیشہ انہوں نے ہمیں سنا ہے اور انہوں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ ہمارے مسئلوں کا حل نکلے۔ بالکل محترم سپیکر صاحب، چونکہ یہ ہاؤس کی Recommendations تھیں، میں یہی چاہونگا کہ آپ یہاں پر ہاؤس کے سرپرست کی حیثیت سے، کسٹوڈین کی حیثیت سے آپ وہ دس نام اپوزیشن کے صلاح و مشورے کیساتھ دے دیں کیونکہ یہ ہمارا ایک ہی ایشو ہے، ایک ہی پرابلم ہے، اس میں کوئی Division ہے ہی نہیں اور نہ Division کی گنجائش ہے، تو آپ وہ دس نام پلیز ہمیں Recommend کریں تاکہ Earliest possible میں پریذیڈنٹ صاحب اور پرائم منسٹر صاحب سے ٹائم لے سکوں اور میرے خیال میں مناسب یہ ہوگا کہ پہلے پرائم منسٹر صاحب سے بات کرنی چاہیئے، ٹائم ہم لے سکیں ان سے اور ہم جائیں اور وہاں پر ہم بات کریں اور میری ایک اور گزارش ضرور ہوگی کہ وہ جو نام ہونگے، باقی تو ہاؤس کی مرضی اور آپ کی مرضی لیکن میں گزارشات کرنا چاہونگا کہ دو نام آپ ضرور Include کرلیں، اگر ہاؤس کے میرے یہ دوست، ساتھی اور میری بہنیں میرے ساتھ Agree کریں تو اس میں ایک عبدالاکبر صاحب کا نام ضرور ڈالیں اور ایک ملک قاسم خان صاحب کا نام ضرور ڈالنا ہے، (تالیاں) یہ میری Recommendation اور ریکویسٹ ہے۔ زۀ په اخر کښينے يو ځل بيا محترم سپيکر صاحب، ستاسو ډير مشکور يمه، د دے هاؤس د خپلو ټولو Colleagues ډيره شکريه ادا کومه چه په دومره صبر او استقامت ئے زما دا خبره واوريدله او کوشش به هم داوی چه هم دغه شان وقتاً فوقتاً د دوئ نه رهنمائی حاصلوؤ او د

دوئ نه چه کومه رهنمائی حاصلیږی، د هغے مطابق به وړاندے له خیره مونږه خپل اقدامات پورته کوؤ۔ ډیره مهربانی، ډیره مننه محترم سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: یہ ممبرز کے نام انشاءاللہ کل پرسوں تک آپ کو ہم بھیج دیں گے جی۔
Now the sitting is adjourned till 10:00 a.m of tomorrow morning, thank you.

(اسمبلی کا اجلاس کل بروز جمعہ مورخہ 14 جنوری 2011ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)

ضمیمہ (الف)

237 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ نے مالی سال 2006-07 اور 2007-08 کے دوران ضلعی حکومت کرک کے مختلف محکموں کے سرکاری اہلکاروں کو ٹی اے ڈی اے اور میڈیکل (MRC) کی مد میں رقم ادا کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ مدوں میں کل کتنی رقم ادا کی گئی ہے، نیز جن اہلکاروں کو ادائیگی کی گئی ہے، ان کے محکموں کے نام عہدہ اور رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ دونوں مالی سالوں کے دوران ٹی اے ڈی اے اور میڈیکل (MRC) کی مد میں جتنی رقم ریلیز/ادا کی گئی ہے، آیا یہ میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے یا پسند و ناپسند کی بنیاد پر کی گئی ہے، اگر پسند و ناپسند کی بنیاد پر دی گئی تو حکومت کب تک ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) صوبائی محکمہ خزانہ ہر سال صوبائی فنانس کمیشن کے مروجہ فارمولہ کے تحت ضلعی حکومتوں کو تنخواہ (Salary)، غیر تنخواہ (Non-salary) اور ترقیاتی اخراجات کی مد میں رقم فراہم کرتا ہے۔ تنخواہ (Salary) کی مد میں رقم ماہانہ بنیاد پر جبکہ غیر تنخواہ (Non-salary) اور ترقیاتی اخراجات کیلئے رقم سہ ماہی بنیادوں پر فراہم کرتا ہے۔ ضلعی حکومتیں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001، 2005 اور بجٹ رولز 2003 کی روشنی میں مروجہ طریقہ کار کے مطابق یہی رقوم مختلف مدات کیلئے میڈیکل (MRC) تنخواہ کی مد سے تعلق رکھتی ہیں جبکہ ٹی اے ڈی اے غیر تنخواہ (Non-salary) سے تعلق رکھتا ہے۔ ضلع کرک کو مالی سال 2006-07 اور سال 2007-08 میں جو فنڈ صوبائی حکومت کی جانب سے بطور Salary اور Non-salary فراہم کی گئی ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	تنخواہ (Rev: est)	غیر تنخواہ
2006-07	809.509	
58.915		
2007-08	838.105	
84.463		

مزید ضلعی حکومت کی فراہم کردہ تفصیلات کے مطابقMRCاورTA/DAکی مدات میں ضلعی محکموں کو درجہ ذیل رقوم مہیا کی گئی:

مالی سال	MRC	TA/DA
2006-07	88, 45,290	50, 72,310
2007-08	1, 13, 45,530	38, 59,100

(ب) (i) مذکورہ مدات یعنی میڈیکل (MRC) اور ٹی اے ڈی اے کیلئے ضلعی محکمہ جات کو جو رقم ضلعی حکومت کرک نے فراہم کر دی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی گئی، تاہم جن اہلکاروں کو میڈیکل (ایم آر سی) اور ٹی اے ڈی اے کی رقم الاٹ کی گئی ہے، ان کی تفصیل ضلعی حکومت کرک نے متعلقہ محکمہ جات کے ای ڈی اوز اور ڈی ڈی اوز سے طلب کی ہے جو کہ بعد از وصولی ملاحظہ کیلئے پیش کی جائیگی۔

(ii) ڈی سی او کے مطابق ضلعی حکومت کرک نے افسر مجاز کی منظوری کے بعد مالی سال 2006-07 اور 2007-08 کے دوران میڈیکل (MRC) اور ٹی اے ڈی اے کی مدات میں رقوم صرف اور صرف میرٹ کی بنیاد مختص کی ہیں، جس میں کسی ذاتی پسند و ناپسند کا عنصر شامل نہیں ہے اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001، 2005 و بجٹ رولز 2003 کے تحت حاصل شدہ اختیارات و قواعد و ضوابط کے عین مطابق ہے۔

ضمیمہ (ب)

358 _ <u>**ملک قاسم خان خٹک:**</u> کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2008 کے دوران گریڈ 1 سے گریڈ 10 کے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نئے بھرتی شدہ نائب قاصدین، ویٹرز وغیرہ کے پے بلز گزشتہ تین ماہ سے پاس نہیں کئے گئے ؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) تاحال کتنے اہلکاروں کے بلز پاس کئے جاچکے ہیں اور کتنے مختلف اعتراضات کی وجہ سے پاس نہیں کئے گئے ؛

(ii) جو پے بلز تاحال پاس نہیں کئے گئے کو کب تک پاس کر لیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے ؟

<u>**جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ):**</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2008 کے دوران ضلع کرک میں گریڈ 1 سے گریڈ 10 تک کے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مختلف محکموں کے تقریباً 6 بھرتی شدہ ملازمین کی تنخواہوں کے بلز ابھی تک پاس نہیں ہوئے کیونکہ 5 ملازمین کے بلز متعلقہ محکموں نے مقررہ مدت میں ملازمت کیلئے حاضر نہ ہونے کی بناء پر دفتر خزانہ میں جمع نہیں کرائے ہیں جبکہ 1 ملازم کا بل دفتر خزانہ کرک میں عمر کی حد سے زیادہ ہونے کی وجہ سے واپس کیا ہے۔

(ج) (i) 109 بھرتی شدہ اہلکاروں میں سے ان تمام 103 اہلکاروں کے بلز پاس / کمپیوٹرائزڈ ہو چکے ہیں، جن کے کاغذات درست پائے گئے ہیں اور 5 ملازمین کے بلز جمع نہیں کئے گئے کیونکہ انہوں نے مقررہ وقت میں ڈیوٹی کیلئے رپورٹ نہیں کی جبکہ 1 ملازم کا بل دفتر خزانہ کرک نے عمر کی حد سے زیادہ ہونے کی وجہ سے واپس کیا ہے۔

(ii) عمر کی میعاد زیادہ ہونے کی وجہ سے واپس کیا جانے والا بل صرف اس صورت میں زیر غور لایا جاسکتا ہے، اگر حاکم مجاز قانون کے مطابق عمر کی بالائی حد میں رعایت کا حکم جاری کرے۔

ضمیمہ (پ)

474 _ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ای ڈی او فنانس اینڈ پلاننگ کرک نے سرکاری گاڑیاں مہیا ہونے کے باوجود پرائیویٹ ٹیکسی کرایہ پر لے کر ہزاروں روپے سرکاری خزانے سے نکلوائے ہیں؛

(ب) آیایہ درست ہے کہ ای ڈی او (ایف اینڈ پی) کی موجودگی میں فنڈز جاری کرنااور دیگر دفتری امور نمٹانے کیلئے ضلعی فنانس افسر کے دستخط ہیں؛

(ج) آیایہ درست ہے کہ سالانہ فنڈز سہ ماہی اقساط کے بجائے یکمشت جاری کئے گئے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) غیر سرکاری طریقے سے سرکاری خزانے سے نکالے گئے فنڈز کی ریکوری کیلئے محکمہ اقدامات کرے گا؛

(ii) مذکورہ ضلعی آفیسر فنانس کی مالی امور پر دستخطوں کی کیاقانونی حیثیت ہے، تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) ضلعی حکومت کرک کے مطابق ای ڈی او (فنانس) کرک کو مہیاکردہ گاڑی KK-1002 کی حالت کافی فرسودہ ہے اور قانونی میعاد بھی پوری کر چکی ہے اور لمبے سفر کی متحمل نہیں ہے، اسلئے ای ڈی او فنانس کو سرکاری کام کیلئے پشاور جانے کے دوران سپیشل ٹیکسی کی اجازت دی گئی تھی، جس کے وہ مجاز ہیں، نیزیہ کہ سپیشل ٹیکسی کلیم کرنے سے ہر بار مبلغ 1780 روپے فی مسافت ضلعی حکومت کو بچت ہوتی ہے۔

فی مسافت کرک تاپشاور ٹیکسی خرچہ

کرک تاپشاور فاصلہ:	170x2=340KM
5روپے فی کلو میٹر کے حساب سے خرچہ:	340x5=1700

فی مسافت کرک تاپشاور سرکاری گاڑی کا خرچہ

تخمینہ پیڑول کرک تاپشاور اور واپسی:	22x2=44Ltr
پیٹرول فی لیٹر بحساب 70روپے اوسطاً:	44x70=3080
ڈرائیور کی ٹی اے (اوسطاً دو یوم):	200x2=400
فی ٹریپ بچت:	3480-1700=1780

(ب)ای ڈی او(ایف اینڈ ایف) کی موجودگی میں فنڈز جاری کرانے یا دیگر جملہ دفتری امور ضلعی آفیسر نے حاکم مجاز ڈی سی او / پرنسپل اکاؤنٹنگ آفیسر کی جانب سے بمطابق مقامی حکومت آرڈیننس مجریہ 2001 ترمیم شدہ 2005 دفعہ 28 اور شمالی مغربی سرحدی صوبہ ضلعی حکومت قواعد و ضوابط طریقہ کار مجریہ 2001 قاعدہ 7 ضمنی قاعدہ (4) کے مطابق حاصل اختیارات کے تحت جاری احکامات کی تعمیل میں نمٹائے گئے، لہذا کوئی بھی کام خلاف قانون نہیں کیا گیا۔

(ج) صوبائی حکومت اضلاع کو غیر تنخواہ (Non-salary)اور ضلعی ترقیاتی مدات میں فنڈ کا اجراء اور اس کی ضلعی اکاؤنٹ فور میں منتقلی سہ ماہی اقساط کی بنیاد پر کر رہی ہے جبکہ تنخواہ کی مد میں فنڈ کا اجراء ماہانہ اقساط کی بنیاد پر ہو رہا ہے۔ یکمشت فنڈ کا اجراء صوبائی حکومت کیلئے ناممکن ہے، تاہم اگر ضلعی حکومت نے ضلع اکاؤنٹ فور میں موجودہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے کسی خاص مقصد کیلئے ایسا کیا ہو تو تفصیلات مہیا ہونے پر صوبائی حکومت اس کا جائزہ لے گی۔

(د) (الف) تا(ج) کے جوابات میں ضروری تفصیل فراہم کر دی گی/اور:

(i) کوئی غیر قانونی فنڈز جاری نہیں ہوئے، لہذا کسی ریکوری کی ضرورت نہیں۔

(ii) جواب جز(ب)ملاحظہ ہو۔